New Era Magazine
NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry
وحشتِ آوارگی
از عینا بیگ
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وحشتِ آوارگی

ازعینا بیگ

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاءاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

☆☆☆☆☆

وہ پاگلوں کی طرح چیختا ہوا اس کی سمت بھاگا تھا۔ شانزہ آنکھیں پھاڑے بس اس گرے شخص کو دیکھ رہی تھی جو اس کا شوہر تھا۔۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ ایک شخص جو کسی کی نہیں سنتا وہ اپنے بھائی کی باتوں سے اس قدر دلبرداشتہ ہوگیا؟ زمان اسے بری طرح جنجھوڑ رہا تھا۔ اس کا دل پھٹنے کو تھا اور حالت ڈاؤن ہورہی تھی۔ سامنے بےہوش اس کا بھائی تھا اور بھائی بھی وہ جو اسے اپنی جان سے بڑھ کر تھا۔

گاڑی نکالو "وہ چیخ رہا تھا۔ بہت کچھ افراتفری میں ہوا۔ شانزہ کے" بےاختیار آنسو بہے۔ وہ فق ہوتی رنگت سے زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔۔ کلثوم دل پر ہاتھ رکھ کر کھڑی تھی۔ زمان نے دونوں ہاتھوں سے بھائی کو اٹھایا تھا اور بھاگتے ہوئے گاڑی کے پیچھے سیٹ پر بیٹھ کر اسے لٹایا۔ شہنواز ڈرائیونگ سیٹ پر آبیٹھا۔

جلدی شہنواز "وہ ٹوٹے مگر بلند آواز میں بولا تھا۔ شہنواز نے بیک" مرر سے اسکی آنکھوں میں چمکتے آنسؤں کو دیکھا اور گاڑی نکالی تھی۔

ان کے جاتے ہی کلثوم شانزہ کی طرف بڑھی اور اسے تھام کر اٹھایا۔ شانزہ کی سانسیں بےربط چل رہی تھیں۔ وہ اپنے حواس میں نہیں تھی۔ وہ اس سے محبت نہیں کرتی تھی مگر وہ اس کا شوہر تھا۔ اس نے کبھی زندگی میں ایسا منظر نہیں دیکھا تھا۔ زمان جب غصہ میں چیخ رہا تھا اس دوران شانزہ نے امان کے تاثرات جانچے تھے جو نارمل نہیں تھے۔ آنکھوں میں کیا نہیں تھا" !بے یقینی "، "خوف"، "سفید کپڑے جیسی رنگت"۔ اس کے سامنے ایک شخص زمین پر ڈیرھ ہوا تھا۔۔۔

بی بی کچھ نہیں ہوگا انہیں۔۔ اللہ ہے نا۔۔۔ بس وہی کرے گا اور" دیکھیں زمان دادا اور لالا بھی تو گئے ہیں۔۔۔ بس سب کچھ ٹھیک ہوجائے گا۔۔ انشاءاللہ "کلثوم نے اسے گلے لگایا اور تھپکنے لگی۔

مگر شانزہ کے دماغ میں بہت سے سوالات تھے جو ابھر رہے تھے۔ منہاج شاہ کون تھا؟ زمان ہر بات میں منہاج شاہ کا نام کیوں لے رہا تھا؟ کس دیس کا باسی تھا منہاج شاہ اور ایسا کیا تھا اس کی کہانی میں جس کا نام سن کر امان کی رنگت سفید ہوگئی تھی؟ وہ حواس باختہ ہوئی تھی۔ امان کے گرنے پر وہ چیخی تھی کیونکہ وہ یہ سب اس سے توقع

نہیں کررہی تھی۔ اسے لگا تھا کہ وہ زمان کے ساتھ بھی اپنا مخصوص برتاؤ رکھے گا مگر وہ سہہ نہیں پایا۔ کلثوم اسکا ہاتھ تھاما اور کمرے میں چلی گئی۔

--------------------------------------------------*

وہ نڈھال سا ہسپتال کے کوریڈور میں بیٹھا تھا۔ آنکھیں ایک طرف جمائے، آنکھوں کی پتلیاں حرکت کئے بغیر بے سدھ سا۔ دل میں ہول اٹھ رہے تھے۔ ایک شخص جو چٹان کی مانند تھا آج بے حس و حرکت دوسروں کے بس پر تھا۔ وہ جانتا تھا تو صرف اتنا کہ اگر اسے کچھ ہوگیا تو---------- کیا ہوگا؟؟؟ "اس آگے بھی سوچنے" کی ہمت نہ تھی اندر روم میں موجود زمان کے لئے یہ وہ شخص تھا جس نے اپنے بھائی کو ایک ایک قدم خود آگے بڑھایا۔ زمان کو پڑھنے کا شوق کبھی نہیں تھا۔ امان نے خود بھی پڑھا اور اسے بھی زبردستی پڑھایا اور آج وہ جس مقام پر کھڑا تھا اللہ کے بعد امان نے ساتھ دیا تھا۔ وہ اس کا عکس تھا۔ اس کا وجود تھا۔ وہ رو نہیں رہا تھا مگر تڑپ رہا تھا۔ وہ امان کے لئے کچھ کرنا چاہتا تھا۔ اگر زمان شاہ کو اجازت ہوتی تو وہ

اپنے بھائی کے قدموں میں دنیا کی تمام خوشیاں لا رکھتا اور پھر بھی یہی کہتا "یہ بھی کم ہے "۔ امان کا اندر روم میں معائنہ چل رہا تھا۔ کاش وہ آج آتا ہی نہ بلکہ ٹکٹ ہی نہ ملتی اسے !وہ کوریڈور میں چیئر پر بیٹھا تھا، کچھ دور ہی شہنواز دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔ دروازہ کھلا اور ڈاکٹر باہر آئے۔۔ وہ بجلی کی تیزی سے اٹھ کر ڈاکٹر کی سمت بڑھا تھا۔

کیا ہوا ڈاکٹر "شہنواز نے ہوچھا کیونکہ زمان کے منہ سے الفاظ نکل" نہیں رہے تھے۔

کیا وہ ڈپریشن کے مریض ہیں؟"ڈاکٹر نے الٹا سوال کیا۔"

ہاں شاید۔۔۔ "وہ بس اتنا ہی کہہ پایا۔"

"کیا وہ زیادہ سوچتے ہیں؟"

"اسے فلیش بیک ہوتے ہیں اور پھر وہ انہیں دہرایا کرتا ہے"

"دوائیاں جاتی ہیں؟"

کبھی لی نہیں۔۔۔ خدارا آپ مجھے بتائیں کیا ہوا ہے۔۔۔ امان کیسا" ہے؟ "زمان سے مزید اب نہیں گیا۔

کوئی ایسی بات ہوئی ہوگی جس سے ان کو صدمہ پہنچا ہے۔ وہ"
برداشت نہیں کرپائے اور بےہوش ہوگئے۔۔۔ اللہ نے خیر کیا ہے
زمان صاحب۔۔ وہ ٹھیک ہیں اور اب دوائی کے زیرِ اثر سو رہے ہیں۔۔
اللہ نے زندگی رکھی تھی ان کی۔۔ مگر آئیندہ احتیاط کرنی ہوگی۔۔۔
"کوشش کیجیئے کہ یہ کسی بھی چیز کو اپنے اوپر زیادہ حاوی نہ کریں.
وہ ٹھیک تھا۔۔۔ زمان کا دل گویا ہلکا ہوا تھا وہ شہنواز کے گلے لگا اور
اس کے کندھے ہر سر رکھ دیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب آگے بڑھ گئے وہ کتنے
ہی لمحہ اس کے گلے لگے رہا۔
سب ٹھیک ہے دادا۔ اللہ نے کرم کیا ہے "شہنواز مسکرایا۔"
اور وہی تو ہے جو موت کی دہلیز پر کھڑا کرکے بھی واپس لے آتا ہے۔
اس کے دل میں سکون کی لہر دوڑی تھی۔ قدم بے اختیار بڑھے۔۔۔
مگر امان کے روم کی جانب نہیں بلکہ پرئیر روم میں۔۔۔ وہ اللہ کا شکر
کرنا چاہتا تھا جس نے امان کو زندگی بخشی۔ جس نے دلوں میں سکون
اتارا۔ اس نے وضو کرکے شکرانہ پڑھا۔ دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو ایک
لفظ منہ سے نہیں نکلا۔ بس آنسو تھے جو بےربط بہہ ہی چلے جارہے

تھے۔ وہ خدا کا شکر کرنے کے لئے کون سے الفاظ لبوں سے ادا کرے؟ ہر لفظ کم تھا۔

تیرا احسان یا خدایا۔۔۔ ہم بھول جاتے ہیں مگر تو یاد رکھتا ہے۔۔ "سچ تو یہ ہے کہ سچی محبت ہم سے تو ہی کرتا ہے یا اللہ۔۔۔۔" وہ سجدے میں گرگیا اور اشک بہادیئے سجدوں میں۔۔۔ کتنے سالوں بعد وہ یوں رویا تھا۔ پہلی بار تب رویا تھا جب اس کا باپ نے خودکشی تھی۔ وہ دو دن اپنا درد چھپانے کی کوشش کرتا رہا۔۔۔ دوسروں کے سامنے ظاہر کرتا کہ اس کوئی فرق نہیں پڑتا بلکل اماں کی طرح کہ اس کا باپ مرگیا۔ مگر تیسرے دن وہ بچوں کی طرح بلک پڑا۔۔۔

سجدوں میں۔۔۔ اس کے سارے آنسو اس کے وارڈروب میں تہہ ہوئی رکھی جائے نماز میں جذب تھے۔ وہ جب بھی رویا سجدے میں رویا۔ اور وہ اب بھی سجدے میں ہی تھا۔ جب اسے محسوس ہوا کہ اس کا دل کافی ہلکا ہوگیا تو اٹھ بیٹھا۔ دل کا حال خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔۔۔۔

وہ اس ایک گھنٹے میں یا تو رو کر امان کی صحتیابی کی دعا مانگتا رہا یا اللہ کا شکر ادا کرتا رہا۔۔۔۔

"فبای الا ء ربکما تکذبان"

"اور اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے"

آیت اس نے خود پر محسوس کی تھی اور اب وہ اس آیت کو پڑھ پڑھ کر زاروقطار رونے لگا تھا۔ اب سجدے سے اٹھنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔ چاہتا تھا تو بس دعائیں مانگنا۔۔۔ شکر ادا کرنا۔۔۔ اور بس رونا۔۔۔ اور رونا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

----------------------------------------------------*

رات کے ڈھائی بج رہے تھے اور ان کا کچھ پتا نہیں تھا۔ اپنے آپ کو مطمئن ظاہر کرنے والی شانزہ کے دل گھبرا رہا تھا۔ وہ کمرے میں آکر بیڈ پر آنکھیں بند کرکے لیٹ گئی تھی۔ وہ خود کو بھی یہ بات باور کروارہی تھی کہ اسے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔ اس شخص نے اس کی زندگی برباد کردی اور اس لحاظ جو امان کے ساتھ ہوا وہ بھی کم ہے۔۔ دس منٹ بعد ہی بے چینی سے اس کی آنکھ کھلی تھی۔ سینہ مسلتے ہوئے

وہ اٹھ بیٹھی۔ تھوڑی دیر بعد اسے محسوس ہوا کہ اسے سانس کم آرہی ہے۔ کمرہ اندھیرے میں ڈوبا تھا۔ وہ اٹھ کر ڈوپٹہ پھیلاتی نیچے کی جانب بڑھی۔۔ کچن کی لائٹ جلی ہوئی تھی کیونکہ کلثوم کچن میں تھی۔ کچن میں سے کھٹ پٹ کی آوازوں پر وہ چونکی۔

"کلثوم تم اس وقت کچن میں ہو؟ گھر نہیں گئی؟"

نہیں بی بی جی !میں تو لالا کے ساتھ جاتی ہوں نا۔۔ مگر وہ تو زمان" دادا کے ساتھ گئے ہیں اور ابھی تک نہیں لوٹے۔۔ خدا کرے سب خیر ہو "کلثوم گیلے ہاتھ کپڑوں سے پونچھتی ہوئی بولی۔ شانزہ نے بےاختیار پریشانی سے لب بھینچے۔۔۔ خود کو بہت قابو کرنے کے باوجود آنسو بےاختیار گالوں پر بہہ گئے۔ کلثوم اسے یوں روتے دیکھ کر لب بھینچ گئی۔

"آپ روئے نہیں بی بی۔۔ خدا سب خیر کریگا بی بی جی۔۔۔"

مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے کلثوم !میرے ساتھ آؤ "وہ آنسو" صاف کرتے باہر گارڈن میں آگئی۔۔ ٹھنڈ ایسی تھی کہ خون جمادے۔۔۔ موسم دیکھتے ہوئے کلثوم کمرے سے دو شالیں اٹھالائی۔ وہ

جب تک گارڈن تک پہنچی شانزہ گارڈن میں رکھی ٹیبل کے ساتھ چیئر پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ ایک شال اسے اوڑھا کر کلثوم دوسری شال میں خود کو ڈھک کر کپکپاتی چیئر پر بیٹھی۔

ہائے بی بی جی رات کے اس وقت آپ کو کیا سوجی جو اتنی ٹھنڈ میں" بیٹھنے کا دل کررہا ہے "کلثوم نے ہتھیلیوں کو آپس میں رگڑا۔ وہ چپ رہی۔۔۔

"آپ مجھ سے کیا جاننا چاہتی ہیں؟"

کلثوم کیا تم مجھے یہ بتاسکتی ہو کہ "منہاج شاہ "نامی شخص کون تھا؟"

مجھے ان دونوں بھائیوں کی گفتگو کا ایک لفظ سمجھ نہیں آئے گا اگر مجھے یہ نہیں معلوم ہوگا کہ "منہاج شاہ "کون تھا۔ ان کی پوری گفتگو منہاج "نامی" شخص کے گرد گھوم رہی تھیں ۔۔۔لگتا ہے کوئی گہرا رشتہ" ہے ان کے درمیاں "ٹھنڈی ہوا چلی اور اس کے چہرے کو چھونے لگی۔ کلثوم نے اپنی بڑی سی آنکھیں اٹھا کر شانزہ کو دیکھا۔ یہ سوال اور اس کا جواب !دونوں اذیت ناک اور مشکل تھے۔ کلثوم خاموش رہی۔

گارڈن میں کوئی لائٹ نہیں جلی ہوئی تھی۔ لاؤنج میں موجود جلتے بلب کی مدھم روشنی سے وہ اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

تم نے مجھے بتایا نہیں کلثوم؟ "وہ نرمی سے بھنویں اچکا کر بولی۔ کلثوم" نے جھکی نگاہیں اٹھائیں۔

آپ کیوں جاننا چاہتی ہیں شانزہ بی بی۔۔۔ جبکہ آپ تو اس گھر سے" اور اس گھر کے مکینوں کو چھوڑ کر جانا چاہتی ہیں جس طرح سمیع صاحب کی بیگم چھوڑ گئیں ."وہ کہہ کر نظریں پھیر گئی۔ شانزہ جھنجھلا اٹھی۔

اب یہ سمیع صاحب کون ہیں؟؟؟؟ "شانزہ نے پہلو بدلا۔"

"امان اور زمان دادا کے خود کے دادا"

اب ان سے بڑا بھی کوئی غنڈا ہے؟ "شانزہ نے برا سا منہ بنایا۔"

نہیں بی بی جی امان اور زمان دادا غنڈے کب ہیں؟ بی بی ایسا تو نہ" کہیں "کلثوم تڑپ اٹھی۔

کسی لڑکی کو اغوا کرکے نکاح کرنا یہ غنڈا گردی نہیں؟؟؟ "شانزہ" آنسوؤں کو قابو کرتے ہوئے سخت لہجے میں دانت پیس کر بولی۔

کیا انہوں نے آپ کو شادی کی پیشکش نہیں کی تھی شانزہ بی بی؟ کیا" آپ کو علم نہیں تھا کہ اگر آپ نے ان کی بات نہ مانی تو وہ زبردستی کرنے کے قائل ہیں؟ حقیقت یہ ہے شانزہ بی بی کہ انہوں نے صحیح نہیں کیا تھا مگر آپ جانتی تھیں اس بارے میں۔۔۔ وہ آپ سے محبت نہیں کرتے شانزہ بی بی۔۔۔ آپ وہ واحد عورت ہیں ان کی ماں کے بعد جس سے وہ عشق کرتے ہیں۔ انہیں کسی سے محبت ہی نہ مل سکی۔۔۔ چودہ سال کے تھے وہ جب باپ بھی مرگیا اور ماں تو پہلے ہی مرچکی تھی۔۔ یہ باتیں مجھے میرے بابا اور شہنواز لالا نے بتائی۔۔
کیونکہ اس وقت لالا بھی چھوٹے تھے۔میرے بابا امان اور زمان صاحب کے دادا کے پاس اسی گھر میں نوکری کیا کرتے تھے۔ منہاج دادا کی شادی سے پانچ سال قبل لالا پیدا ہوئے۔۔ پھر جب لالا پانچ، چھ سال کے ہوئے تو بابا جانی لالا کو بھی اپنے ساتھ یہاں لے آتے۔۔لالا چھوٹے تھے اس لئے بابا کے ساتھ ہی یہاں آیا کرتے تھے۔۔۔ میں اس وقت تو پیدا نہیں ہوئی تھی، مگر یہ تمام باتیں مجھے بابا اور لالا نے مل کر بتائی ہیں۔ اب بابا تو نہیں ہیں مگر میرے لئے میرے لالا ہیں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور میری ماں۔۔۔ "جملہ مکمل کرنا چاہا مگر الفاظوں نے ساتھ نہ دیا۔

سامنے کی جانب دیکھتے ہوئے وہ سب بتارہی تھی۔ آنکھوں میں آنسو کا جگنو چمکا تھا جسے سرعت سے ہٹادیا گیا تھا۔ وہ بےپایاں مسکرائی۔ جب غم بڑھنے لگے اور آپ کو محسوس ہو کہ آپ کمزور پڑرہے ہیں تو آپ کے چہرے پر عیاں ہونے والی مسکراہٹ آپ کا بھید رکھ لیتی ہے۔۔۔

شانزہ نے لب بھینچے۔

اللہ ان کی مغفرت کرے۔۔ آمین "وہ بس اتنا ہی کہہ پائی۔۔"

آمین۔۔۔ وہ مجھے بتایا کرتے تھے منہاج صاحب کے بارے میں۔۔"

" کبھی کبھی۔۔۔

میں گہرائی تک جاننا چاہتی ہوں منہاج صاحب کے بارے میں"۔"

کلثوم نے نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا تھا جو سنجیدگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

یہ سب بتانے کے لئے الفاظ چاہیئے بی بی جو فالحال کہیں گم ہوگئے" ہیں ."نظریں پھیر کر گھنے موٹے درخت کی جانب ٹکائیں۔

کیا کیا تھا منہاج صاحب نے جو تمہارے زمان دادا امان کو ان سے" "تشبیہہ دے رہے تھے؟

"اس گھر کے مکینوں کے دو رخ ہیں شانزہ بی بی !منہاج دادا کے ظلم کی داستان سنیں گی تو آپ کو منہاج دادا سے نفرت ہونے لگے گی۔۔۔ مگر جب ان پر ہوئے ظلم سنیں گی تو خون کے آنسو روئیں گی۔۔۔ امان دادا کا سخت رویّہ اور اذیت پسندی دیکھیں گی تو کانپ اٹھیں گی اور جب ان کی رحم دلی دیکھیں گی تو متحیر ہوجائیں گی۔۔۔ اور بلکل اسی طرح زمان دادا کو ہنستے دیکھیں گی تو دل چاہے گا خود بھی ہنسیں اور جب ان کی آنکھوں میں چھائی اداسی اور وحشت دیکھیں گی تو ہمدردی محسوس ہوگی۔۔۔ اس گھر میں گھاٹیوں کا اندھیرہ اور وحشت ہی قائم رہتی اگر زمان دادا کا پہلا رخ اس سب کو ختم نہ کرتا۔۔۔ کوئی سوچ نہیں سکتا کہ اس گھر میں اب زمان دادا کی وجہ سے قہقہہ گونجتے ہیں۔۔۔" بات ختم کرکے وہ سرعت سے نگاہیں نیچے جھکا گئی۔۔۔

شانزہ یہ جان گئی تھی کہ اسے اس گھر کے مکینوں کو پڑھنے کے لئے ایک الگ رخ کی ضرورت ہے۔۔۔

--------------------------------------------------*

وہ کرسی پر بیٹھا امان کا ہاتھ تھامے اس کے بیڈ ہر سر جھکا کر لیٹا ہوا تھا۔ امان کو ابھی ہوش نہیں آیا تھا۔ وقت کا ہوش نہیں تھا۔ تھوڑی دیر اور گزری تھی کہ زمان کے ہاتھ میں موجود امان کے ہاتھ نے حرکت کی۔ اس نے جھٹکے سے سر اٹھایا تو امان ادھ کھلی آنکھوں سے اسے تک رہا تھا۔۔ آنکھیں جو رو رو کر تھک چکی تھی ایک بار پھر رونے لگیں۔ اس نے امان کا ہاتھ مضبوطی سے تھام کر لبوں سے لگایا۔ اس اثناء میں دونوں گال آنسوؤں سے بھیگ گئے۔

تم ٹھیک ہو امان۔۔ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔۔"وہ بھیگے لہجے میں بولا۔"

امان کچھ نہ بولا صرف تکتا رہا۔۔۔ نہ اس کی پتلیوں نے ذرا حرکت کی اور نہ اس نے پلکیں جھپکیں۔ وہ شخص جو دن رات بس حکم چلاتا تھا آج خاموش تھا۔

کک۔کچھ بولو نا "اسے اور زیادہ رونا آیا۔"

کیا بولوں؟ یہی کہ اللہ تو ہمارے ساتھ ہے مگر تم میرا ساتھ چھوڑنے" کی بات کررہے تھے ."امان کے یوں شکوہ کرنے پر زمان تڑپ اٹھا۔

یوں نہ کہو امان۔۔ میں تمہارے ساتھ ہی ہوں۔۔ ہمیشہ سے ہمیشہ" "تک۔۔۔ جب تک ہوں تب تک تمہارے ساتھ ہی رہوں گا۔۔۔

میرے ساتھ رہنا زمان !میں نہیں رہ سکتا تمہارے بغیر, مجھے چھوڑ کر" مت جانا۔۔۔ مم۔میں نہیں سہہ سکتا تمہاری جدائی۔۔۔ اور مجھے خدارا منہاج شاہ مت کہنا آئیندہ۔۔۔ "آنسو بہنے لگے تھے۔۔۔ ضبط کھو گیا کہیں۔۔۔ اور اشک قابو میں نہ آئے۔

اس شخص نے ہمارے ساتھ اچھا نہیں کیا ہے زمان۔۔۔ ہم نے اپنی" ماں کھو دی اس کی وجہ سے۔ وہ قاتل ہے ہماری ماں کا، ہماری خوشیوں کا زمان۔۔۔ میں ایک نفسیاتی مریض ہوچکا ہوں بلکل منہاج شاہ کی طرح۔۔۔ وہ بھی نفسیاتی مریض تھا۔۔۔ اس نے ہماری ماں ہم سے چھین لی کیونکہ اسے اس کی ماں چھوڑ گئی تھی ."وہ دانت پیس کر بولا۔ باتوں کے درمیان مسلسل ہچکیاں آرہی تھیں۔۔ ایسا جیسے خود کو قابو کررہا ہو۔

زمان ساکت ہوا۔ اسے اپنے باپ کی ڈائری کے وہ الفاظ یاد آئے۔۔

میں نہیں چاہونگا کہ وہ بڑے ہوکر تمھارے صفحوں میں لپٹی میری" داستان پڑھیں اور اپنے باپ کو ایک نفسیاتی مریض سمجھیں۔ میں نہیں چاہوں گا کہ وہ اپنے باپ کو ایک پاگل سمجھیں جسے جس کی ماں بھی دھتکار گئی تھی۔ "لب کپکپائے اور آنسوؤں میں تیزی آگئی۔۔ اس نے خود کو قابو کرنے کے لئے لب بھینچے ۔۔۔ وہ باپ کی ڈائری کا موضوع نہیں نکالنے والا تھا۔

تم نے خود کو پاگل بنادیا ہے امان۔۔۔ ماضی کو اس قدر حاوی کر ڈالا" کہ ہر جگہ تمھیں وہی شخص نظر آتا ہے۔۔جلدی سے ٹھیک ہوجاؤ امان ۔۔ ہمیں گھر بھی جانا ہے۔۔۔ "زمان نے اس کے ہاتھ پھر سے چومے۔

تم مجھے شانزہ کو چھوڑنے کا تو نہیں کہو گے نا؟ مم۔میں نہیں چھوڑنا" چاہتا زمان۔۔۔ وہ میری خوشی ہے۔ اس شخص کی خوشی ہے جس کو کوئی خوشی ہی راس نہ آئی۔ تم اور شانزہ میری خوشی ہو۔۔ میری محبت ہو۔۔۔ میں تم دونوں کے بغیر اب ادھورا ہوں زمان۔۔۔ تتت۔ تمھیں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پتا ہے زمان۔۔۔ مم۔میں تمہارے جانے سے بے حد اداس ہوگیا تھا مگر جب سے وہ آئی ہے نا میری زندگی میں تمہیں معلوم ہے میں اب خوش رہنے لگا ہوں اور دیکھو اب تو تم بھی آگئے۔۔ مم۔میری خوشی دگنی ہوگئی۔۔۔ بس مجھے زندگی میں چھوڑنا مت اور نہ مجھے شانزہ کو چھوڑنے کا کہنا۔ میں دونوں ہی صورت میں مرجاؤں گا۔۔۔۔ "وہ شخص ٹوٹ کر بکھر رہا تھا۔ امان کے منہ سے نکلنے والے ہر لفظ زمان کو اپنے دل میں اترتے محسوس ہورہے تھے۔ وہ شانزہ کے ساتھ ہوتی زیادتی نہیں دیکھ سکتا تھا اور اپنے بھائی کو مرتا۔ انصاف کا دم گھٹتا دکھائی دیا۔ اور بلآخر رات کے اس پہر جہاں ٹھنڈی ہواؤں کا بسیرا تھا وہ ہار گیا۔ اپنے اس بھائی کے سامنے جو دنیا میں آنے سے پہلے سے اس کے ساتھ اپنی ماں کے بدن میں تھا اس کے لئے شکست کھاگیا۔ اس نے آنکھیں موند کر کھولیں اور کچھ توقف سے بولا۔

کوئی دور نہیں جائے گا امان۔۔ تمہاری خوشیاں تمہاری ہی رہیں گی۔۔۔" زندگی میں بہت کم ہی لوگ خوش رہ پاتے ہیں اور تم ان کی فہرست

میں داخل ہوجاؤ گے۔۔ اس قول کی ذمہ داری آج سے میرے ذمے۔

تم سے تمہاری کوئی خوشی دور نہیں جائے گی چاہے وہ میں ہوں میری

بھابھی۔ اس بات کی ذمے داری بھی آج سے میں لیتا ہوں "اذیت اور

تکلیف کے درمیاں کیسے مسکرایا جاتا ہے زمان نے آج سمجھا تھا۔ زمان

جب بھی رویا بلک بلک کر رویا اور تب تک روتا جب تک دل ہلکا نہ

کرلیتا۔۔ مگر آج وہ پہلی بار روتے میں مسکرایا صرف اپنے بھائی کی

خوشی کے لئے۔۔۔ درد کو چیرتے ہوئے لبوں پر مسکراہٹ لایا تھا اور

اب ہنستے ہوئے امان کو دیکھ رہا تھا۔

اس کے یوں "بھابھی "کہنے پر امان نے ناقابل یقین ہوکر اسے

دیکھا۔۔ ایک خوشگوار حیرت سے دوچار ہوا۔

اب ایسے کیا حیرانی سے دیکھ رہے ہو؟ اسے بھابھی بولنے کے بجائے"

تمہیں اپنا بہنوئی بنالوں؟ پھر وہ تو بہن ہی رہے گی جیسے ابھی ہے مگر

تم میرے بہنوئی بن جاؤ گے۔۔۔ "کھکھلا کر جملہ مکمل کیا تھا۔

امان نے زوردار قہقہہ لگایا۔

مگر میری ایک بات ماننی ہوگی "وہ اس کا ہاتھ اپنی طرف کھینچ کر" بولا۔

ہر بات منظور ہے "امان مسکرا کر بولا۔"

اسے اذیت نہیں دو گے۔۔۔نہ اس پر ہاتھ اٹھاؤ گے "زمان سنجیدگی" سے لہجے میں ہلکی سختی لاکر بولا گویا وارن کررہا ہو کہ مانو بات ورنہ اپنی بات سے مکر جاؤں گا میں۔۔۔۔

تمہیں پتا ہے زمان۔۔۔ جب بھی میں اس کی وجہ سے غصے میں قابو" سے باہر ہونے لگا تو میں نے خود کو سنبھالا۔۔۔ کیونکہ میں نہیں چاہتا تھا کہ میں منہاج جیسا بنوں۔۔۔ تمہیں پتا ہے مجھے خود پر بھی یقین نہیں آرہا تھا زمان کہ میں نے خود ہر کیسے قابو کیا جبکہ وہ تمہارے بھائی کو غصے کی آخری حدوں پر پہنچا چکی تھی"۔ زمان کو وہ اس چھوٹے بچے کی مانند لگا جو اپنی ہی کی گئی چھوٹی اچھی باتوں کو بڑے صفائی اور فخر سے بتارہا تھا۔

بیوی شہہ ہی ایسی ہے۔ غصے کی آخری حدوں پر پہنچادیتی ہے اور آپ" کو آپ کی اوقات بھی دکھا دیتی ہے۔۔۔ "وہ ٹھنڈی آہ بھر کر بولا جیسے خود اس نے چار شادیاں کر رکھی ہوں۔

کہیں تو نے تو شادی نہیں کر رکھی "اب ماحول بہت چینج تھا۔" ادسیوں کی جگہ قہقہوں نے لے رکھی تھی۔

ویسے ان باتوں کو چھوڑو !مجھے زندگی بھر دکھ رہے گا کہ تم نے اپنے" بھائی کو شادی ہر نہیں بلایا۔۔ بھلا سادگی سے بھی کوئی شادی ہوتی ہے۔۔ میں ہوتا تو شاید ایک، دو کروڑ طرح طرح کی رسموں میں تجھ سے نکلوا ہی لیتا"۔

ہاں اور پھر میں اپنی بیوی کے ساتھ جوگی میں رہتا۔۔۔ ایک ، دو" کروڑ بولنے سے پہلے ایک دفعہ آئینے میں شکل تو دیکھ کر آتے"۔ زمان نے صدمے اسے دیکھا۔

معاف کرنا امان اب تم اپنی بیوی کے جیٹھ کی بےعزتی کرنے کی" کوشش کررہے ہو "اس کے واقع دل پر لگی تھی۔

جی نہیں کوشش نہیں کررہا بلکہ بےعزتی ہی کررہا ہوں۔۔۔ اور" دوسری بات کون جیٹھ؟ میری بیوی کا ایک ہی دیور ہے۔۔۔نام زمان شاہ!"

اور یہ لگی زمان کے دل پر ٹھاہ کرکے۔۔۔

میں تم سے بڑا ہوں امان یہ مت بھولو۔۔ پانچ منٹ بڑے کو بڑا" کہتے ہیں چھوٹا نہیں۔۔۔ اور پانچ منٹ شوہر کے بڑے بھائی کو جیٹھ کہتے ہیں دیور نہیں"

جو بھی ہے یہ "دیور "والا موضوع بہت بکواس ہے۔۔ دوسری باتیں" کرتے ہیں"۔

ہاں ٹھیک کہہ رہے ہو جیٹھ والے موضوع پر پھر کبھی لڑیں گے"۔"

زمان "دیور "کی اصلاح کرچکا تھا۔

"ہاں دیور ہی تو ہے۔۔ بعد میں چھیڑیں گے یہ موضوع"

"ہاں چلو کوئی بات نہیں جیٹھ ہی تو ہے"

اس کے یوں کہنے پر امان نے قہقہہ لگایا .زمان اس کو ہنستے دیکھ کر مسکرا دیا۔

اچھا بس آرام سے لیٹ جاؤ۔۔ تھوڑی دیر کے لئے سوجاؤ تو بہتر ہے۔۔۔ میں ذرا اپنی جیب سے پیسے بھر کر آؤں تاکہ تمہاری فیس ادا ہوجائے۔۔"وہ اٹھ کھڑا ہوا اور اسے چادر اوڑھانے لگا۔

جتانا ضروری تھا کہ اپنی جیب سے بھر رہے ہو؟ "امان نے آبرو اچکا" کر اسے دیکھا تھا۔

بہت ضروری ہوتا ہے تمہیں نہیں پتا۔۔۔ اور تم جیسے بھائی کو تو جتانا" ہی چاہئے۔ کبھی زندگی میں اگر تم نے مجھے طعنہ دیا کہ میں نے تمہارے لئے آج تک کیا ہی کیا ہے تو میں بھی یاد دلاسکوں کہ اس موقع پر تمہارے لئے پیسے میں نے اپنی جیب سے بھرے تھے"۔ وہ آبرو اچکا اچکا کر ایسے بات کررہا تھا جیسے کوئی سائنس سمجھا رہا ہو۔۔

امان مصنوعی انداز میں جیسے اس کی باتیں سمجھ رہا ہو اثبات میں سر ہلانے لگا۔

اچھا اب ایسا کرو کہ ذرا والٹ دیکھنے دو مجھے "امان نے اس کی جیب" سے والٹ نکالا اور کھول کر دیکھنے لگا۔ پھر ہزار کا نوٹ نکالا اور اس کے ہی آگے بڑھایا۔

"اب میرے لئے بسکٹ، چائے وغیرہ لے کر آؤ"

زمان کا دل اس کے حلق میں آگیا گویا۔

ہزار کے بسکٹس کھاؤ گے؟ پاگل ہو؟ سو کے لادوں گا بس !موٹے" ووٹے ہوجاؤ گے فضول میں "اس کے ہاتھ سے پیسے چھینتا ہوا بولا.

"بسکٹ سے موٹا کون ہوتا ہے بھلا؟"

زمان کوئی نیا بہانہ ڈھونڈنے لگا۔

بس ایک دفع کہہ دیا موٹے ہوتے ہیں تو ہوتے ہیں۔۔ اب بھلے " بسکٹ تمہارے پاس خود آکر بھی بولیں کہ نہیں ہوتے موٹے تو مت ماننا"۔ زمان امان کے قریب اس کی چادر کا کونا پکڑ کر کھڑا تھا۔

امان نے اس کے پیٹ پر مکا مارا۔۔۔

آؤچ۔۔ بیماری دماغ پر حاوی ہورہی ہے کیا؟؟؟ "خونخوار نظروں سے" اسے گھورتے ہوئے بولا۔ اس کے یوں گھورنے ہر امان نے اپنے مخصوص انداز سے دیکھا۔۔ سنجیدگی سے امان کو اپنی طرف دیکھتا پایا تو اپنے حواس بحال کرگیا۔

جارہا ہوں میں تمہاری فیس بھرنے جو کہ میرے والٹ سے جارہی " ہیں اور پیسے تقریبا ست۔۔۔ "وہ جاتے جاتے بول رہا تھا کہ امان نے سرعت سے بات کاٹی

بس کردو زمان اور کتنا جتاؤ گے؟ ذرا شرم و لحاظ ہی کرلو ورنہ میں" "اٹھ کر بتاتا ہوں تمہیں

امان کے اس انداز پر وہ کھلکھلاتا باہر کی طرف بڑھا۔

--------------------------------------------------*

زمان دادا اگر اب سب کچھ بہتر ہے تو میں جاؤں؟ کلثوم بھی انتظار" کررہی ہوگی۔۔۔ "زمان بل پے کر کے آیا تھا جب شنہواز نے اجازت مانگی۔۔

اوہ ہاں۔۔۔ ٹھیک تم جاؤ اور گھر میں شانزہ کو بھی اطلاع دیدینا کہ "سب ٹھیک ہے اور یہ کہ ہم فجر کے بعد امید ہیں کہ گھر آجائیں، امان کی طبیعت اب بہت بہتر ہے۔۔۔ ویسے بھی ساڑھے چار بجنے لگے ہیں"۔

"جی ٹھیک ہے۔۔۔۔"

اور ہاں۔۔۔۔ چوکیدار چلا گیا ہوگا تو شانزہ سے کہنا دروازہ لاک کرکے" کمرے میں چلے جائے اپنے۔۔۔ اور کوشش کرے کہ کمرہ بھی لاک رکھے اندر سے۔۔۔ حالات ٹھیک نہیں آج کل۔۔۔ اور کل صبح تمھیں جلدی آنے کی ضرورت نہیں، آرام سے آنا۔۔۔"شہنواز سر ہلاتا ہوا باہر کی جانب بڑھ گیا اور زمان امان کی طرف۔

ساڑھے چار بج رہے تھے۔۔۔ آسمان گہرا نیلا ہورہا تھا۔ شانزہ کرسی پر سوگئی تھی جبکہ کلثوم کی بھی ابھی تھوڑی دیر پہلے آنکھ لگی تھی۔ وہ دونوں باتیں بگھارتے یہیں سوگئی تھیں۔ کوئی گھر کے باہر کھڑا تقریباً

دس منٹ سے دروازہ بجا رہا تھا۔ کلثوم آنکھیں مسلتی اٹھی تھی۔۔۔

دروازہ کی آواز نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔

شانزہ بی بی اٹھ جائیں لگتا ہے وہ آگئے "شانزہ نے دھیرے سے" آنکھیں کھولیں اور اسے دیکھا۔

"کیا وہ آگئے"

ہاں شاید "پاؤں چپلوں میں اڑستی وہ دروازے کی سمت بھاگی۔۔ پیچھے" شانزہ بھی آنے لگی۔ دروازہ کے تالا کھول کر اس نے دروازے سے کنڈی ہٹائی۔۔ باہر شہنواز کھڑا تھا۔

لالا سب ٹھیک ہے نا؟ اور وہ کہاں ہیں؟ "کلثوم کی دیکھا دیکھی شانزہ" نے بھی شہنواز کو لالا کہا۔ شہنواز مدھم سا مسکرایا۔

جی بی بی وہ ٹھیک ہیں۔۔۔ صبح تک آجائیں گے انشاءاللہ۔۔۔ زمان دادا" کہہ رہے تھے کہ آپ اچھی طرح دروازے کو کنڈی لگالیں اور کمرے میں چلے جائیں۔۔۔ کوشش کیجیے گا کہ کمرہ بھی لاک رہے۔۔۔ میں کلثوم کو لے کر جارہا ہوں اگر آپ کہیں تو کلثوم کو آپ کے پاس

"چھوڑ جاؤں؟

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Fiction|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں لالا آپ لے جائیں میں تالا لگادوں گی۔۔ "وہ چاہتے ہوئے بھی"
کلثوم کو روک نہیں پائی۔
شانزہ بی بی اپنا خیال رکھئے گا۔۔ میں صبح آپ سے ملوں گی اب "وہ"
اس کا ہاتھ تھپکتے ہوئے اپنی اندر اندر لینے بھاگی۔۔
کیا امان صاحب ہوش میں ہیں؟ "چہرے پر فکر مندی عیاں تھی۔"
جی بی بی اللہ کا کرم ہے۔ اللہ جو کرتا بہتر کرتا ہے۔۔ وہ آپ کو"
"سات دلدل سے بھی نکال سکتا ہے چاہے وہ برائی کی ہی کیوں نہ ہو
شہنواز نے ذو معنی لہجے بات کی۔۔ شانزہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔
اتنے میں کلثوم آگئی۔ شہنواز کلثوم کو دیکھتا گیٹ سے باہر نکل گیا۔
اچھا بی بی اللہ حافظ۔۔ اپنا خیال رکھئے گا وہ بات الگ ہے مجھے آپ"
کے لئے پریشانی رہے گی "کلثوم نے فکر مندی سے کہا تو شانزہ نے
مسکراتے اسے لگالیا۔
تم بے فکر رہو۔۔ میں اکیلی نہیں ہوں اللہ ساتھ ہے میرے"۔ کلثوم"
بے اختیار مسکرائی اور اللہ حافظ کہہ کر باہر نکل گئی۔ آسمان سے سیاہی
ہٹ رہی تھی۔۔ وہ گیٹ اچھی طرح لاک کرکے اندر آرہی تھی۔ کبھی

یوں تنہا اکیلے رہی نہیں تھی۔ ایک ڈری سہمی سی لڑکی تھی جس کی ماں بھی اس کے پاس نہ ہو تو رو جایا کرتی تھی اور اب حال ایسا تھا کہ اتنے بڑے گھر میں تنہا وقت گزار رہی تھی۔ گھر کی تمام بتیاں جلا کر وہ اپنے کمرے میں آگئی۔۔ نماز فجر ادا کی اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھایا۔ اللہ کا شکر ادا کیا اور پھر اپنی کٹھن مسافت کی جانب آئی۔

سجدے میں گر کر یوں روئی جیسے ایک شخص کو ملک و الموت نے زندگی کی آخری نماز پڑھنے کا کہا ہو پھر تم اللہ کی جانب پلٹا دیئے جاؤ گے۔۔ جو مانگ سکتے ہو مانگ لو۔ کوئی نہیں اس دنیا میں سوائے اللہ کے۔ اسی سے مانگو کیونکہ اسی جانب پلٹا دیئے جاؤ گے۔۔ وہ اس گھر میں تنہا ایک کمرے میں بیٹھی تھی۔ آنسو بے ربط بہہ رہے تھے۔ اپنوں کی یاد اس کے درد کو اور چیرا لگارہی تھی۔ اشک بہہ جارہے تھے اور وہ بکھری جارہی تھی۔۔ وہ اب آواز کے ساتھ رونے لگی۔

ماما "وہ چیخنے لگی۔ ہچکیوں کے درمیاں وہ بار بار ماں کا نام لے رہی" تھی۔۔۔

یا اللہ تیری بشر یوں تڑپ تڑپ کر مرجائے گی۔۔ مجھے کوئی راستہ" دکھا۔ تو دلوں کا حال جاننے والا ہے مجھے میری ماں سے ملوادے "وہ تڑپ رہی تھی۔۔۔ جائے نماز اس کے آنسو ضبط کررہی تھی۔

اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے "اسے لگا اس کے کان میں" کسی نے سرگوشی کی۔ ایک عجیب سنسنی سی لہر اس کے بدن میں دوڑی۔ وہ ساکت ہوئی۔۔ متحیر ہوئی

ہاں صحیح کہا۔ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے "مدھم سی" مسکراہٹ اس کے لبوں پر پھیلی اور وہ ماحول کا اپنا اسیر کرگئی۔

____

فجر کی نماز ادا کرکے وہ ڈاکٹر سے لمبی گفتگو کر آیا تھا۔

چلو تھوڑی دیر تمہیں ڈاکٹرز یہاں سے نکال رہے ہیں "ماحول کو" لائٹ کرتے ہوئے وہ اس کے قریب کرسی پر بیٹھ گیا۔

اچھا ہے۔۔۔ کتنے بج رہے ہیں؟ ابھی لے چلو گھر پلیز۔۔۔ شانزہ گھر" میں اکیلی ہوگی میں اس کی جانب پریشان ہورہا ہوں۔ میں جارہا ہوں بس بہت ہوگیا"۔ وہ اٹھ بیٹھا۔ چہرے پر فکرمندی عیاں تھی۔۔

ساتِ بج رہے ہیں۔ ہاں انشاءاللہ تھوڑ دیر تک نکلتے ہیں تم ٹینس نہ ہو۔۔ میں آتا ہوں ذرا تمام ڈیوز دیکھ کر"۔ وہ اٹھا اور اثبات میں سرہلاتا باہر نکل گیا۔

امان کا دل گبھرا رہا تھا۔ شانزہ گھر میں اکیلی تھی۔۔ کہیں وہ مجھ سے دور جانے کے چکر میں خود کچھ نہ کرلے۔ جانے کتنے گھنٹے گزر گئے اور اس کا چہرہ بھی نہ دیکھا۔ دل میں بے چینی جنم لے رہی تھی۔

تھوڑہ دیر بعد زمان کمرے میں آیا۔

آجاؤ۔۔ بلکہ ٹھہرو مجھے خود کو تھامنے دو "وہ تیزی سے اس کے قریب آیا اور کمر سے پکڑا۔

چھوڑو میں سنبھال سکتا ہوں۔۔۔ "امان نے اس کا ہاتھ اپنی کمر سے دور کرنا چاہا مگر وہ مضبوطی سے تھاما ہوا تھا۔

دماغ خراب ہے کیا؟ گر جاؤ گے پھر دس دن یہاں رہ لینا "زمان نے اسے گھورا۔

پاگل مت بنو۔۔ چھوڑو مجھے زمان۔۔۔ میں چل سکتا ہوں۔۔۔ میں" نے کہا چھوڑو مجھے۔۔۔ "وہ اپنے پرانے رویے میں واپس آرہا تھا۔ امان کے پیشانی پر پٹی بندھی تھی۔ گرنے کی وجہ سے سر پر چوٹ آگئی تھی۔

ٹھیک ہے "زمان نے اسے چھوڑدیا۔ امان سنبھل نہ پایا اور گرنے لگا۔" زمان نے قریب آکر اسے تھاما۔

پھر سے چھوڑ دوں؟ اب مجھے یہ کھیل کھیلتے مزہ آرہا ہے "وہ طنز و" تفریح کے ملے جلے تاثرات سے بولا۔ چہرے پر دبی دبی مسکراہٹ تھی جو اس وقت امان کو بے حد زہر لگ رہی تھی۔

بکواس کم کرو۔۔۔۔ اور اب مجھے مت چھوڑنا "وہ منہ پھیر کر غصہ " سے بولا۔

ہاہاہا کوئی اپنی اسٹیٹمنٹ چینج کرنا تم سے سیکھے۔۔۔ چلو ایک بار پھر" ٹرائے کرتے ہیں "یہ کہتے ساتھ اس نے امان کو پھر چھوڑا اور جیسے ہی وہ گرنے لگا زمان نے اسے پھر سے پکڑلیا۔

تمہیں میں چھوڑوں گا نہیں "امان دانت پیس کر بولا۔"

ہاں یہی میں بول رہا ہوں۔۔مجھے کبھی مت چھوڑنا "زمان کھلکھلاتا ہوا"

بولا۔ اب وہ اسے تھام کر کوریڈور سے گزر رہا تھا۔

آؤ پھر چھوڑتے ہیں تمہیں۔۔۔ دیکھو مجھ میں ایک بات ہے۔۔ میں"

تمہیں چھوڑتا ہوں تو تھامتا بھی خود ہوں "وہ دانت دکھاتا اسے دیکھنے لگا

اور ساتھ ہی اسے پھر چھوڑا۔ یکدم امان کی چیخ نکلی اور وہ گرنے لگا

مگر پھر سے زمان نے اسے پکڑ لیا اور قہقہہ لگایا۔

تم گھر چلو میں تمہیں بتاتا ہوں "وہ غصہ کی آخری حدوں پر تھا۔"

ہاں ہاں گھر چل کر مجھے ضرور بتانا کہ میری شادی میں سب زیادہ"

پیسے تم ہی خرچ کرو گے "کہتے ساتھ اس نے پھر چھوڑا اور پھر سے

تھام لیا۔

امان کو سر پر گہری چوٹ آئی تھی جس کی وجہ سے خود کو سنبھال نہیں

پارہا تھا اور سہارے سے چل رہا تھا۔

تمہاری ایسی کی تیس۔۔ایک دو پستول کی گولیاں تمہارے بےکار چلتے"

دماغ میں ٹھوکوں گا ذرا صبر کرو "امان کا بس چلتا تو وہ یہیں دفن

کردیتا مگر وہ جانتا تھا کہ زمان اسکی حالت کا فائدہ اٹھا رہا ہے۔۔ ہسپتال

میں موجود لوگ انہیں حیرت سے دیکھ رہے تھے۔ زمان نے پھر وہی حرکت کی تو آتی جاتی نرسز کا دل حلق میں آگیا۔ انہیں زمان کی دماغی حالت پر شک ہوا جو مریض کے ساتھ ایسا سلوک کررہا تھا۔ مگر زمان مطمئن بے غیرت تھا۔ وہ ہنسا سب کو دانت دکھاتا ہوا مستیاں کرنے میں مصروف تھا۔

ارے امان کیوں میرے قدموں میں گرے جارہے ہو میں تمہیں" معاف کیا یار۔۔۔ ہاں لیکن کبھی دوسری شادی کرو تو مجھے انوائٹ ضرور کرنا "اس بار زمان نے اسے چھوڑا تھا تو وہ بے قابو اس کے قدموں میں گرنے لگا تھا جس پر زمان نے اسے تھاما اور سنجیدگی سے کہا تھا۔ امان کا دل چاہا وہ اس کا سر پھاڑ دے۔۔۔

اتنا برا وقت نہیں آیا کہ تمہارے قدموں میں گروں۔ گھر پہنچنے دو" ایک دفع بتاتا ہوں تمہیں۔۔میرے سر میں گہری چوٹ ہے جس کے باعث مجھے کمزور ہورہی ہے "وہ خون آلود نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

ارے ارے اتنی محبت سب بتانا اتنی جلدی کیا ہے "وہ قہقہ لگاتا اب" وہ اسے ہسپتال سے باہر لے آیا تھا۔

آؤ لے چلتا ہوں تمہیں تمہارے زوجہ کے پاس "وہ مسکراتا ہوا اسے" چھیڑتے ہوئے گاڑی کی سمت لے جانے لگا۔

+--*

فاطمہ نے اپنی تیاری کو آخری شکل دی اور بیگ اٹھا کر نیچے آگئ۔۔ امی میں جارہی ہوں کالج "کہہ کر وہ باہر نکلنے لگی کہ قدم روک" لئے۔۔ اسے یاد آیا وہ کبھی بھی شانزہ کے بغیر نہیں گئ تھی۔ دل میں درد اٹھا۔ اگر وہ کبھی شانزہ کے ساتھ باہر نہیں گئ تو ایک عورت بھی تھی جو شانزہ کے بغیر اپنی صبح نہیں کرتی تھی۔ قدم پیچھے کئے اور دھیرے سے چلتی ہوئی نفیسہ کے کمرے میں آگئ۔

چاچو رمشا کو چھوڑنے یونیورسٹی گئے تھے۔ کمرے میں داخل ہوئی تو وہ سجود میں تھیں۔ وہ لیٹ ہورہی تھی اور ان کی نماز ختم ہونے کا انتظار نہیں کرسکتی تھی۔۔ وہ ان کے قریب آئی اور جھک کر ان کے گال پر بوسہ دیا اور پلٹ گئی۔۔ وہ اپنے آپ کو ایسا کرنے سے روک نہ پائی۔۔ سجود میں بیٹھی اس عورت کے بےاختیار گال بھیگ گئے تھے۔ محبت سے، کسی یاد سے۔۔۔

تیری بیوی نے آج دروازہ نہیں کھولنا۔۔ وہ ہمارے گھر سے ہمیں"
ہی بےدخل کر گئی ہے "وہ دس منٹ سے کھڑا دروازہ بجا رہا تھا۔۔ امان
فکر مند ہوا۔

"کہیں اسے کچھ ہو نہ گیا ہو"

میں نے شہنواز سے کہا تھا کہ اسے کہنا کہ کمرے کو لاک کرکے"
بیٹھے۔۔ لگتا ہے بےحد سیریس لے گئی ہے۔۔ پردے بھی لگالئے ہیں
"اس نے کمرے کے۔۔۔ آواز نہیں جارہی ہوگی کمرے تک

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو اب کیا کرنا ہے؟؟ "امان دیوار کے سہارہ لئے کھڑا ہوا۔"
دروازہ توڑ دوں؟ "زمان کو مستیاں سوج رہی تھیں۔"
میں تمہیں توڑ دوں؟؟؟؟؟ "امان نے اسے گھورا۔"
نہیں نہیں۔۔۔ ہم انتظار کر لیتے ہیں کہ کب تمہاری بیوی اٹھے گی"
پھر دروازہ کھولے گی "وہ مسکرا کر اپنے لہجے سے بہت کچھ کہہ گیا تھا۔
امان شانزہ کے ذکر ہر مسکرا کر رہ گیا

ہٹو میں کچھ کرتا ہوں "وہ سہارا لے کر دروازے تک آیا۔"

کونسا سحر ہے تمہارے ہاتھوں میں جس سے نہیں کھٹکھٹا سکا؟ "زمان" طنزیہ بولا۔

وہ یہاں تقریباً دس منٹ سے کھڑے تھے۔ امان دروازے کو لات مارنے کے لئے تھوڑی دور ہٹا۔۔ مگر چکر آنے کے باعث لڑکھڑا گیا۔

بس ہوگیا؟ کردیا کام؟ کھل گیا دروازہ؟ اٹھ گئی تمہاری بیوی ؟ چلے گئے ہم اندر؟ اور دکھاؤ اپنی طاقت۔۔۔ صبر کرو میں گیٹ پھلانگتا ہوں۔۔۔ "وہ اسے دیوار سے سہارا دے کر خود آستین چڑھانے لگا۔

دھیان سے "امان صرف اتنا کہہ پایا۔"

بیوی نہیں ہوں میں جو بول رہے ہو دھیان سے۔۔۔ پرے ہٹو" یار۔۔۔ اور کہاں گیا وہ تمہارا مخصوص برتاؤ۔۔۔ ویسے عام طور پر بڑا "چلاتے ہو؟؟؟

کام کرو اپنا اور اب بکواس کی تو دو لگاؤں گا "امان زوردار آواز میں" چیخا۔ زمان کی سٹی گم ہوئی۔

ک۔کررہا ہوں"ہکلا کر کہتا ہوا دروازہ پھلانگ گیا۔"

امان شاطرانہ انداز میں مسکرایا۔ اندر سے اس نے دروازہ کھولا اور اسے پکڑ کر اندر لایا۔ امان کے لبوں سے مسکراہٹ سکڑی اور وہ ماتھے پر بل لا کر اندر آیا۔

پکڑو ہاتھ میرا "زمان نے ہاتھ بڑھایا۔۔ امان نے اپنے آستین" چڑھائے۔۔۔ اب جو ہونے والا تھا وہ زمان کے فرشتوں کو بھی علم نہ تھا۔

امان نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اس کی کمر پر موڑدیا اور گدی سے پکڑتا ہوا اسی کے سہارے لاؤنج میں لانے لگا۔ زمان کو جھکی گردن دے رہی تھی۔۔۔

چھوڑو مجھے "وہ چیخا۔"

اب بتاتا ہوں تجھے صبر کر "امان نے اپنی گرفت مضبوط کی۔ زمان" بلبلا کر رہ گیا۔

میں نے کیا کیا ہے "زمان معصومیت سے بولا۔"

میرا مذاق بنایا ہے ہسپتال میں۔۔۔ ابھی بناتا ہوں تیرا مذاق۔۔۔ "اس" کو گدی سے پکڑ کر اور نیچے کی جانب کیا۔

نہیں امان مجھے پنکھے سے الٹا مت لٹکانا ! تمہیں نہیں پتا خون آنکھوں" پر اتر آتا ہے اور نیند بھی بہت آتی ہے ...اوپر سے تم خنجر مارنے کی دھمکیاں دیتے ہو۔۔۔ ایسا نہ ہو کبھی مذاق میں مار وار دیا مجھے تو میں کنوارا مر جاؤں گا۔۔ پوری رات تمہاری وجہ سے جاگا ہوں اب سونا ہے مجھے۔۔۔۔ نہ کرو تمہاری بیوی بھی اندر ہے۔ کیا پڑیگا پہلا ایکسپریشن میرا؟ جیٹھ کو پٹتے دیکھے گی وہ؟ اب بھلا بتاؤ تمہیں شکر کرنا چاہئے کہ ہسپتال سے سیدھا تمہیں گھر لایا ہوں ورنہ جو تمہاری حالت تھی اگر میں تمہیں کچرے میں بھی پھینک دیتا تو کسی کو پتا بھی نہیں چلتا "وہ گویا احسان جتا رہا تھا۔

"تم نے امان شاہ کو ایسا گرا پڑا سمجھا ہے؟"

نہیں سمجھا تبھی سیدھا گھر لایا ہوں یار "معصومیت کی انتہا تھی جو" زمان شاہ کے چہرے پر تھی۔ امان نے اسے لاؤنج میں آکر جھٹکا دے کر کھڑا کیا۔۔

ہاں اب بولو؟ "وہ غصے سے زمان کو دیکھ کر بولا۔"

ایک تو تم پر اتنے پیسے خرچ کئے میں نے اور تم اب۔۔۔ "یہ کہنا" تھا کہ امان نے اس کے گریبان کا کالر پکڑا اور کھینچتے ہوئے اوپر لے کر جانے لگا۔ میز سے پستول اٹھا کر جیب میں رکھی۔

تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے امان "وہ چیختا رہ گیا۔۔"

میری طبیعت بھاڑ میں گئی۔۔ جب تک تمہیں سزا نہیں دوں گا تب تک سکوں سے نہیں بیٹھوں گا "وہ اسے کھینچتا ہوا بےدھیانی میں اپنے کمرے میں لے جانے لگا مگر پھر اسے یاد آیا کہ اب وہ شادی شدہ ہے اور اس کی زوجہ کمرے میں ہے تو رخ زمان کے کمرے کی طرف موڑدیا۔

واہ جگہ بھی تبدیل ہوگئی سزا دینے کی "زمان کھسیانی ہنسی ہنسا اور جب" اپنے کمرے کے دروازے پر نظر ماری تو چیخ اٹھا۔

میرے دروازے سے تختی کس نے ہٹائی "اب اسے اس بات کا" صدمہ لگا تھا۔

نہ کرو امان مجھے ویسے ہی بہت صدمہ ہے یار "وہ دل پر ہاتھ رکھ کر" بولا۔

تم نے مجھے آپے سے باہر کیا ہے "وہ آنکھیں پھاڑ کر اسے گھورتا ہوا" بولا۔

کیا بولا ہے میں نے؟ سوائے اس کے کہ میں نے تم پر پیسے خرچ" کئے !میں نے تمھیں کچرے میں نہیں پھینکا۔۔۔ اور بس میں نے ہسپتال میں تمہارے ساتھ مستیاں ہی تو کی تھیں۔۔۔ وہ بات الگ میرے پاؤں پر گررہے تھے بار بار۔۔۔ "زمان نے کندھے اچکائے۔۔۔ اور وہ یہ جانتا تھا کہ کس حد امان کو غصہ دلا چکا تھا۔

"ہاں بس مستیاں ہی تو تھیں"

امان مسکرایا۔۔۔کھل کر گہری سانس بھی لی اور اب مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ زمان کی مسکراہٹ سمٹی۔ اب جو محسوس ہورہا تھا وہ ٹھیک نہیں تھا۔۔۔ یعنی خطرہ!!!

چیخ و پکار سے ڈر کر اس کی آنکھ کھلی تھی۔۔۔ بےساختہ ہاتھ دل پر گیا تھا۔ یاد آیا کہ گھر تو خالی ہے پھر یہ آوازیں؟ جھٹکے سے بستر سے اٹھی اور ڈوپٹہ اپنے ارد گرد پھیلا کر دروازے سے باہر آئی۔ شور زمان کے

کمرے سے آرہا تھا۔ اسے خوف محسوس ہورہا تھا .دھیرے سے چلتی کمرے میں گئی تو منظر دیکھ کر اس نے دل پکڑ لیا۔

امان اپنے سر پر بندھی پٹی پر دو انگلیاں رکھے آرام دہ کرسی پر بیٹھا تھا۔ چہرے پر اطمینان تھا جبکہ پنکھے سے الٹا لٹکا زمان اب شانزہ کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا.۔

اٹھ گئی لڑکی تم۔۔۔ مین گیٹ پھلانگ کر آنا پڑا ہے تمہارے وجہ" سے مجھے۔۔۔اوپر سے پورے گھر کی بتیاں جلائی ہوئی ہے تم نے۔۔ بل بہت آئے گا تو کون بھرے گا؟"زمان نے خوش دلی سے شکوہ بھی کر ڈالا۔

شانزہ کی چیخیں تھیں جو اب عروج پر تھیں۔

امان نے چونک کر اسے دیکھا۔ وہ ڈری سہمی سی الٹا لٹکے زمان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

کیا یہ شخص اتنا ظالم ہے کہ اس نے اپنے بھائی کو بھی تکلیف دینے سے گریز نہ کیا۔ وہ پیلی ہوئی رنگت سے اب امان کو دیکھ رہی تھی۔ امان اسے دیکھ کر مدھم سا مسکرایا۔ زمان نے شانزہ کو اڑی رنگت سے سہمتے ہوئے امان کو تکتے پایا تو باز نہ آیا۔

"بس دیکھ لو اپنے میاں کو۔۔۔ مجھے بھی نہیں چھوڑتے یہ"

امان نے سرعت سے اسے دیکھا اور ایک گھوری دی تو زمان نے کندھے اچکائے۔۔۔

اے چھوٹی لڑکی اپنے میاں کو بولو یہ رسی کاٹ دے "وہ چہرے پر" مسکراہٹ سجا کر بولا۔

"چپ رہو زمان !تم اٹھ گئے؟ اور کیا س۔۔۔"

نہیں نہیں ابھی بھی سو رہی ہے۔۔۔ "زمان نے منہ کے زاویے" بگاڑے۔ امان نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا۔

کیا تم تھوڑی دیر خاموش رہ سکتے ہو یا میں بتاؤں ابھی؟ "امان" اطمینان سے سے گہری سانس لیتا ہوا بولا۔ اور جب وہ اطمینان سے کوئی بات کہے تو سمجھ جاؤ کہ بس وہیں خطرہ ہے۔۔

ٹھیک ہے ٹھیک ہے مگر تم میری رسی کھول جاؤ۔۔۔ "وہ امان کے ضبط کا امتحان لے رہا تھا۔ امان اپنے پیروں پر کھڑا ہوا اور چلتا ہوا شانزہ کے قریب آیا۔ شانزہ کو سانپ سونگھ گیا۔ وہ تھوک نگلتے ہوئے دروازہ سے لگ گئی۔

آؤ کمرے میں چلو۔۔ میں اپنی طبیعت بہتر نہیں محسوس کررہا تھوڑی دیر آرام چاہتا ہوں "سر میں زخم موجود ہونے کے باعث درد ہورہا تھا۔ آنکھیں تکلیف سے بند ہورہی تھیں اور وہ کچھ دیر آرام کرنا چاہتا تھا۔ طبیعت کے باعث دھیرے قدموں سے خود کو سنبھالتے ہوئے شانزہ کا ہاتھ تھام کر باہر نکلنے لگا۔ شانزہ نے پلٹ کر زمان کو دیکھا۔۔۔ بظاہر مسکراتا ہوا وہ اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ کچھ نہ بولتی اگر اس کی آنکھوں تکلیف کے آثار نہیں دیکھتی۔ صاف لگ رہا تھا کہ ہنسنے کا دکھاوا کررہا ہے۔

اا۔امان "وہ آخر بول پڑی۔۔۔ امان نے رک گیا"

"جی؟"

ان کو چھوڑدیں پلیز۔۔۔ انہیں کچھ ہوجائے گا "وہ سہم کر کہتی ہوئی" روہانسے لہجے میں بولی۔۔۔

شانزہ کی زمان کی طرف پیٹھ تھی جبکہ امان زمان کو باآسانی دیکھا سکتا تھا۔ زمان نے بتیسی پھیلائی۔۔

اسے کچھ نہیں ہوگا تم کمرے میں چلو "سنجیدگی سے کہتا ہوا وہ پلٹا۔"

م۔مگر ان کی یوں طبیعت خراب ہوجائے گی ایسا نہ کریں۔۔۔۔ ایسا" نہ ہو انہیں کچھ ہوجائے "وہ کبھی بھی امان کو مخاطب نہیں کرتی اگر زمان کو تکلیف میں نہیں دیکھتی۔ وہ کہہ کر لب بھینچ گئی۔ امان نے ایک نظر پیچھے زمان پر ڈالی جو اب اکڑ کر سینے پر ہاتھ باندھے الٹا ہوئے اسے دیکھ رہا تھا اور ایک نظر شانزہ کو۔

اب وہ اسے کیا بتاتا کہ اسے زمان کی زمان سے زیادہ فکر ہے۔۔۔ مگر بظاہر مسکراتا ہوا اثبات میں سرہلاتا زمان کی جانب آیا اور خنجر دراز سے

نکالنے لگا۔ خنجر کو دیکھ کر شانزہ کی رونگٹے کھڑے ہوئے۔۔۔ امان نے
زمان کی رسی کاٹی تو وہ بیڈ پر گرا۔۔۔

شکریہ چھوٹی لڑکی "زمان نے ادب سے کہا۔"

بہت ہوا تماشہ۔۔ امید ہے تم آئیندہ ایسی حرکت نہیں کروگے "وہ"
پلٹ گیا۔

ہاں اور تم بھی کچھ نہیں کرو گے۔۔۔ کئے گئے وعدے سے مکرنا"
نہیں "زمان ذومعنی لہجے میں گویا ہوا۔

میں اپنے وعدے سے مکروں گا نہیں۔۔۔ تم جانتے ہو میں وہ شخص"
نہیں۔ خود کو باور کروالو۔۔۔ خیر میں گہری نیند لینا چاہتا ہوں۔ تم بھی
سو جاؤ "اس کے کمرے کی لائٹ آف اور دروازہ بند کرتا وہ شانزہ کا
ہاتھ تھام کر باہر نکل گیا۔ شانزہ کھینچتی ہوئی اس کے ساتھ آنے لگی۔۔
میرا ہاتھ "اسے تکلیف ہوئی۔۔ امان نے گرفت ڈھیلی کی اور کمرے"
میں لاکر اسے چھوڑا۔۔۔۔

کمرے میں کونے کی جانب جائے نماز بچھی تھی۔۔ کھڑکیوں پر پردے
لٹکے تھے جس کے باعث کمرہ اندھیرے میں ڈوبا تھا۔

ایک پل کو خیال آیا تھا گھر میں کوئی نہیں ہے اور تم اس بات کا" فائدہ اٹھا کر پھر بھاگ جاؤ گی۔۔۔ "بات کا آغاز ہوا۔ وہ سر کو سنبھالتے بیڈ پر لیٹ گیا اور تکیہ سر کے پیچھے رکھ کر ٹیک لگالی۔ شانزہ سنگھار میز کی جانب تھوگ نگلے نظریں جھکائے کھڑی تھی۔ امان ایک ہاتھ اپنے سر کے پیچھے کئے اس کے تاثرات جاننے کی کوشش کرنے لگا۔

ہوسکتا ہے تم نے وہ موبائل بھی نکال لیا ہو مگر افسوس کے اس میں" نمبرز نہیں۔۔۔ مگر کچھ اپنے ایسے ہوتے ہیں جن کا نمبر بھی زبانی یاد ہوتا ہے۔۔۔ کیا تم نے یہ سب کیا؟ "سنجیدہ تاثرات بنائے وہ اب آرام سے لیٹا تھا۔ شانزہ بغیر کوئی جواب دیئے خاموشی سے فرش کو تک رہی تھی۔

میں کچھ پوچھ رہا ہوں؟ "نہ چاہتے ہوئے بھی وہ بلند ہوا۔ سہم کر" شانزہ نے نگاہیں اٹھائیں اور اس کی بائیں ہاتھ کی بھینچی مٹھی کو دیکھا۔ وہ خود پر ضبط کررہا تھا۔ کیا شخص تھا یہ جو اپنا معمولی سا غصہ بھی قابو نہیں کرپاتا تھا۔ شانزہ نے نفی میں سرہلایا۔ امان کے چہرے پر فخریہ مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

اچھا ہے کہ تم جان گئی کہ اس معملے میرے آگے تم بےبس ہو۔۔۔" تم یہاں سے کہیں نہیں جا سکتی یہ بات تم تاخیر سے سہی مگر جان گئی ہو۔۔ بھاگنے کی کوشش نہیں کرنا اب !زمان کی باتوں کو سنجیدہ مت لینا۔۔ میں کم از کم تمہیں چھوڑنے والا نہیں۔۔ "وہ اسے بتا رہا تھا یا باور کروا رہا تھا وہ جان نہ پائی۔ امان کے لئے خوف اتنا کہ نظر ملانے کا بھی ظرف نہیں۔ وہ ٹکٹکی باندھے اب اسے تکنے لگا تھا۔ کافی دیر ہوگئی مگر امان کی آواز نہ سنائی دی۔ شانزہ لگا وہ سو گیا ہے۔ اس نے بےاختیار نظریں اٹھائیں تو وہ بے حد ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اسے تک رہا تھا۔ شانزی نے جھجک کر نظریں جھکا لیں۔

ادھر آؤ شانزہ امان "امان نے نرمی سے اس کا نام لیا۔ شانزہ کے" ہاتھ ٹھنڈے پڑنے لگے۔ لب بھینچتی اس کی جانب بڑھی گویا اپنے وجود کو دھکیل کر اس کے سامنے لا کھڑا کیا۔ امان نے ہاتھ بڑھا کر اس کا ہاتھ تھاما اور برابر بٹھادیا۔ وہ ایک ہاتھ سر کے گرد رکھے اسے قریب سے دیکھنے لگا۔

"تمہیں پتا ہے شانزہ انسان سب سے زیادہ مجبور کب ہوتا ہے؟"
آنکھیں اس پر سے ہٹا کر سامنے مرکوز کیں۔ شانزہ نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر نگاہیں جھکا لیں۔ اس کا ہاتھ امان کے ہاتھ میں دبا تھا۔

جب آپ کا اپنا آپ سے دور ہونا چاہے۔ مگر آپ جانتے ہو کہ اس" کے بغیر آپ کی سانسیں نہیں چل سکیں گی اس لئے آپ کو اس کی ہر بات ہر شرط پر آنکھیں جھکانی پڑتی ہیں خواہ وہ شرط آپ کی آدھی خوشی کیوں نہ چھین لے۔ میں بس اتنا بتانا چاہتا ہوں کہ دنیا کی کسی بازی میں تمہیں نہیں ہاروں گا۔۔۔ ایک بازی تو میں جیت چکا ہوں جس کی جیت میں تم میرے نام ہوچکی ہو۔۔ امید ہے آئندہ ایسا کوئی کھیل نہ ہو مگر وقت ایک سا نہیں رہتا۔ ہوسکتا ہے آج وقت میرا ہے تو کل تمہارا ہو مگر میں شطرنج میں ماہر ہوں۔ ایک بے انتہا اچھا کھلاڑی ہوں۔ شروع سے ہی کھیل ایسا رکھتا ہوں کہ اختتام میرے نام کے ساتھ ہوتا ہے۔ اب تک تو جان ہی گئی ہوگی"۔ اس کا ہاتھ اپنے سینے پر رکھ کر اسے دیکھ رہا تھا۔ "وہ تمہارا دیور اور میرا جڑواں بھائی! وہ

بہت اچھا ہے شانزہ۔۔ وہ صرف ہنستا ہے اور ہنساتا ہے۔۔۔ کبھی کبھی میں اسے دیکھ کر یہ سوچنے پر مجبور ہوجاتا ہوں کہ ایک شخص اتنا کیسے خوش رہ سکتا ہے۔۔۔ وہ کچھ بھی کر لے میری نظر میں میرا بچہ سا ہے۔ میں نے بھائی نہیں بلکہ باپ بن کر سنبھالا ہے۔۔ وہ بات الگ ہے جو اصل باپ تھا وہ وحشی بن گیا مگر میں موضوع نہیں نکالنا چاہتا کیونکہ میرے لئے یہ ناپسندیدہ ٹاپک میں سے ایک ہے۔ اس کی باتوں کو سنجیدہ مت لینا۔۔۔ وہ تمہیں ہنسانے کے لئے درخت پر الٹا بھی لٹک سکتا ہے۔۔۔ وہ بہت اچھا ہے۔۔۔ شاید اس سے زیادہ اچھا۔۔۔ میرا بھائی ہے۔۔۔ بہت محبت ہے مجھے اس سے"

امان نے اسکا ہاتھ چھوڑ کر اپنا بایاں بازوں پھیلایا اور اسے بازو پر لٹادیا۔ شانزہ کا دل ایک عجیب احساس سے پھٹنے لگا۔ وہ کترائی مگر امان کو کوئی فرق نہ پڑا۔

"زندگی ایک کھیل کا میدان ہے مگر اسے کھیلنے والے کھلاڑی زبردست ہونا چاہیئے۔۔۔ ہاں ہوسکتا ہے کہ کچھ شرارتیں بھی کرے مگر وہ کبھی

بھی ایسی حرکت نہیں کریگا جس سے تمہیں یا کسی کو نقصان پہنچے ."وہ ٹاپک جلدی جلدی بدل رہا تھا۔ ایک موضوع سے دوسرا موضوع۔

مگر میں چاہوں گا کہ اس بات کو ذہن نشین کرلو اور ساتھ ساتھ مان" بھی لو کہ تم یہاں سے ایک قدم میرے بغیر اکیلے باہر نہیں نکالو گی۔۔۔ "وہ غصہ میں نہیں تھا اور نہ سختی سے کہہ رہا تھا۔۔ یہ بھی ایک انداز تھا اسے ہر بات ذہن نشین کروانے کا!

یہ بات حیران کن ہے کہ میں خود اپنے منہ سے کہوں مگر میں اپنا" غصہ قابو نہیں کرپاتا۔ حقیقتاً میں ایک اذیت پسند ہوں۔ غصہ میں میری رگیں پھول جاتی ہیں اور میں خود کو بے قابو پاتا ہوں۔ اس بات کو بھی کوئی نہیں جھٹلا سکتا کہ میں غصہ میں بہت کچھ ایسا کرجاتا ہوں جو میں عام زندگی میں نہیں کرنا چاہتا اور بعد میں جب میرا غصہ ٹھنڈا ہوجاتا ہے تو مجھے پچھتانا بھی پڑجاتا ہے۔۔۔کوئی ایسی بات جو میرے خلاف جاتی ہے میں بات کرنے والے کو بھی نہیں چھوڑتا .دھیان رکھنا کہ کوئی ایسا کام نہ ہوجائے تم سے جو میرے مرضی کے خلاف ہو۔

تمہارا اپنے گھر والوں کے لئے رونا مجھے شرمندہ نہیں کرتا شانزہ !اگر

تمہیں لگتا ہے کہ تم رو گی اور انہیں یاد کروگی تو کیا میں مان جاؤں گا؟ اگر ایسا سوچتی ہو تو تم غلط ہو شانزہ۔ اپنے گھر والوں کو بھول جاؤ کہ میرے ساتھ زندگی بسر کرنا تمہارا مقدر بن چکا ہے۔ مجھ سے الگ تمہیں صرف موت کریگی۔۔۔ "شانزہ نظریں جھکائے لیٹی تھی۔۔ اس کے آنسو بہہ نکلے۔ تکلیف ہوئی گویا دل مسل دیا۔ اس کی ماں۔۔ وہ بے آواز رونے لگی۔ دس منٹ یونہی گزر گئے۔ امان دس منٹ سے خاموش تھا۔ اسے حیرت ہوئی اور اس نے سر اٹھا کر امان کو دیکھا۔ وہ سوچکا تھا۔ نیند کی وادی میں اتر کر اس کا چین برباد کرگیا۔ آنسو بے ربط بہنے لگے۔ ایک آس تھی۔۔۔ بس ایک آس!

یہ وقت بھی گزر جائے گا "اسے دیکھتے ہوئے وہ سوچ رہی تھی۔"

اسے اپنے ساتھ سوئے شخص کے چہرے پر سکون کے تاثرات نظر آئے تھے۔

کسی کا چین برباد کرکے سکون سے سونا کوئی امان شاہ سے سیکھے۔۔۔

اب بس وہ تھک چکی تھی۔ کوئی پریشانی یا مشکل لمحے میں جب وہ بے بس ہوتی تو صرف رویا کرتی تھی اور پھر اس کی ماں ہی تھی جو اس کی

ہر مشکل سلجھا دیا کرتی تھی۔ مگر جو اب ہوا تھا وہ پہلے کئی واقعات سے زیادہ مشکل اور تکلیف دہ تھا۔۔ یہ بات شانزہ کے لئے ناقابلِ یقین تھی کہ اس نے شیر کے منہ میں ہاتھ ڈالا ۔۔۔ ہاں وہ کامیاب نہیں ہوئی۔۔ امان نے اسے جیتنے نہیں دیا مگر جو لڑکی چھوٹے حادثوں سے ڈر جایا کرتی تھی شیر کے منہ میں ہاتھ ڈال گئی مگر کامیاب نہ ہوئی۔

"ہیلو؟ کیا تم کراچی آ گئے؟"

ہمم "نیند میں جواب دیا گیا۔"

"تو؟"

"تو کیا؟"

مجھے تم سے ملنا ہے "وہ جنجھلائی۔"

تمہارے گھر میں باپ بھائی نہیں ہیں لڑکی؟ ہو کون تم؟ "وہ خمار آلود" لہجے میں کہتے تکیہ سے ہوئے حیرت سے موبائل کی اسکرین پر نام پڑھنے لگا۔ "فاطمہ "نام دیکھ کر موبائل چھوٹ کر اس کے ہی منہ پر

گرا۔ ہزار بجلیاں بھی ساتھ دل پر گریں۔ قریب تھا کہ وہ غصہ سے چیخ اٹھتی کہ زمان بولا۔

"ہاں ہاں ٹھیک ہے فاطمہ نیازی مل لیں گے"

ہو از فاطمہ نیازی؟ میں فاطمہ جاوید ہوں"۔"

زندگی میں تم ہی رہ گئی اکیلی فاطمہ؟ ہزار فاطمہ ہوتی ہیں اور تم سے" اچھی فاطمہ ہوتی ہیں۔۔۔ خیر اتنی صبح صبح کیسے کال کرلی؟ نیند نہیں آتی تو کیا دوسرے کی خراب کروگی؟ "وہ اول فول بکتے ہوئے اب بات کو جان بوجھتے لمبی کررہا تھا۔

اللہ کی قسم اگر میرا مطلب نہیں ہوتا نا تو تمہیں فون نہ کرتی" کبھی۔۔۔ "وہ دانت پیس کر کہہ رہی تھی۔۔

ہاں مطلب کے لیے ہی یاد کیا کرتی ہو تم لڑکیاں۔ اب جیسے پہلی بار" شانزہ کی اماں کھوگئی تھیں تو ہم سے بات بھی تم اپنے مطلب کے لئے ہی کررہی تھیں"۔

بکواس کم کرو۔۔۔۔ کب ملنا ہے یہ بتاؤ "فاطمہ تڑخ کر بولی۔"

صبح صبح نیند خراب کر ڈالی تم نے میری "وہ آنکھیں مسلتا ہوا بولا۔"

ہاں صبح ہی تو ہورہی ہے بس دوپہر کے ایک بج رہے ہیں "طنزیہ" کٹیلا لہجہ۔

"اسے صبح کہتے ہیں ڈیئر۔۔"

"ابھی ملو پلیز۔۔ میں اس موضوع ہر بات کرنا چاہتی ہوں"

تم کہاں ہو؟ کیا کہہ کے آؤ گی گھر والوں کو مجھ سے ملنے؟ کہہ دینا" شانزہ کے جیٹھ سے مل کر آرہی ہوں جو بہت ہینڈسم سا ہے" وہ سوال کرکے مشورہ بھی دے گیا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شٹ اپ مسٹر زمان۔۔۔ میں اس موضوع پر تم سے بات ملنے بعد ہی "کروں گی۔۔۔

تمھیں شک ہے کہ میں ہینڈسم ہوں؟ پھر ہمیں اس ہینڈسم والے" موضوع پر ابھی بات کرنی چاہیۓ "فاطمہ کا دماغ سن ہوا۔

مسٹر زمان میں گھٹیا موضوع کو چھیڑنے کی عادی نہیں۔۔۔ میں شانزہ" "کے بارے میں بات کررہی ہوں۔۔۔۔

اچھا ہے تم تو ویسے ہی جلتی ہو مجھ سے "شرمندگی کے آثار بھی عیاں نہ ہوئے۔

"جلے ہوئے سے کیا جلوں۔۔۔ خیر میں ابھی کالج میں ہوں اس لئے میں چاہتی ہوں ابھی مل لوں۔۔۔ کسی قریبی ریسٹورنٹ میں بیٹھ کر گفتگو ہوگی"

وہ اس کا جلا ہوا کہہ گئی تھی گویا اسے ایک بار پھر صدمہ لگ چکا تھا۔

"ریسٹورینٹ کے پیسے نہیں ہے میرے پاس "وہ جل بھن کر بولا۔۔۔ لیٹے لیٹے ہی سائڈ ٹیبل سے اپنا والٹ نکال کر کھولنے لگا۔ پانچ پانچ ہزار کی لاتعداد نوٹ تھے۔

کیا کہا؟ "فاطمہ کو لگا اس کے سننے میں غلطی لگ گئی۔۔ "

"کوئی فرینچ نہیں بولی۔۔۔ بی ایم ڈبلیو اور سیوک والا بھی غریب ہوسکتا تھا۔۔۔ ضروری نہیں جس کے گھر چار گاڑیاں کھڑی ہوں وہ امیر ہو۔۔؟ ہوسکتا ہے وہ اپنے بھائی کے پیسوں پر بسر کررہا ہو"۔

افو ہو "وہ جنھجلا ہی گئی تھی"

مجھے کھانا کھلانے کے پیسے ہیں تمہارے پاس؟ "وہ آئبرو اچکا کر فون" کان میں لگائے بولا۔ فاطمہ کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے۔ اس شخص سے گفتگو کرنا بھی کتنا مشکل تھا۔ اس نے اپنا بیگ کنگھالا۔

شکر ہیں پیسے موجود ہیں "وہ بڑبڑائی۔۔"

کیا بڑبڑا رہی ہو؟ "وہ دوبدو بولا۔"

یہی کہ تمہارا منہ بند کرانے کے لئے پیسے ہیں میرے پاس !!خیر" آدھے گھنٹے کا ٹائم ہے تمہارے پاس۔۔۔ میں اپنے کالج کے قریبی ریسٹورینٹ جارہی ہوں آجانا "وہ کال رکھنے لگی تھی کہ وہ جلدی سے بولا۔

ہاں ہاں میں آجاؤں گا۔۔۔ کراچی میں دس ہزار ریسٹورینٹ ہے اور" میری گاڑی تو رکے گے ہی اس ریسٹورینٹ میں جہاں فاطمہ جاوید بیٹھی ہونگی "وہ طنز کرنے لگا "بی بی کوئی نام بھی ہوتا ہے ریسٹورنٹ کا۔۔۔ "اور تمہارے کالج کا

فاطمہ نے عجیب نظروں سے فون کو دیکھا۔۔ کیا عجیب و غریب شخص ہے یہ۔۔۔ طنز اور طعنوں میں عورتوں سے بھی بدتر۔

اس نے اپنے کالج کا نام بتایا۔

دی ڈساززٹر ریسٹورینٹ۔۔۔ آجاؤ "کہہ کر کال کاٹ دی۔"

عجیب لڑکی ہے بھئی اپنی بات کہہ کر کال کاٹ دیتی ہے"۔ فون کو" برابر میں رکھتے وہ پانچ منٹ کی نیند لینے کے لئے آنکھیں بند کرگیا۔

اب اسے بھی پتا چلے جب لڑکے لڑکیوں کا انتظار کرتے ہیں تو کیسا" لگتا ہے اور یہ بھی تو پتا چلے اپنے جیب سے پیسے جاتے ہوئے کتنا دکھ ہوتا ہے"وہ سوچ کر مسکرادیا۔

*---

-*

ماما ہوسکتا ہے میں لیٹ ہوجاؤں کیونکہ آج پریکٹیکل ہے ۔۔ تین بج" سکتے ہیں لیکن امید ہے جلدی آجاؤں گی کیونکہ مجھے جرنل بھی بنانا ہے "اسے جھوٹ بولتے خود اچھا نہیں لگ رہا تھا مگر وہ یہ موقع گنوانا

نہیں چاہتی تھی۔۔۔ اس نے صبور کو میسج کردیا اور موبائل جیب میں رکھ کر کالج سے نکل گئی۔

*---

--*

کون کہتا ہے جب تم پر ظلم ہو تو آواز نہ اٹھاؤ؟ بشر کچھ نہیں کرسکتا" جب تک اس کا مالک نہ چاہے۔ آواز اٹھاؤ اور اپنے الفاظ سے آگ لگادو اگر تم حق منجانب ہو تو!

اگر تمہیں دبایا جائے اور تم پر ظلم ہو تو کون کہتا ہے آواز نہ اٹھاؤ۔ حقیقت تو یہ ہے کہ تم خود کے لئے آواز نہ اٹھا کر خود پر ہی ظلم کرتے ہو۔۔۔۔

کل کو یہ نہ کہنا مجھ پر بہت ظلم ہوا اور ظلم سہنا میری مجبوری تھی۔ دنیا میں لوگ کیا کہیں گے والی بات کو بھاڑ میں ڈال کر اپنے لئے لڑو ہاں اگر تم حق منجانب ہو تو "!سامنے بیٹھی عورت اس کی ہر بات کو غور سے سن رہی تھی گویا ذہن نشین کررہی تھی۔

تو کیا مجھے۔۔ "بات ادھوری چھوڑدی۔"

ہاں تمہیں خود کے لئے لڑنا ہے۔۔۔ کہہ دو آنکھوں میں آنسو لانے" والوں سے کہ یہ آنسو کہیں تمہارا مقدر نہ بن جائے اور یہ کہ عورت کمزور نہیں ہوتی ."ڈھلتا سورج اب اس عورت کی آنکھیں کھول رہا تھا۔ وقت کی رفتار تیز ہورہی تھی اور سورج ڈھل رہا تھا۔ سائے لمبے ہوتے ہوتے ختم ہورہے تھے۔ اس عورت کی آنکھوں میں امید کے جگنو چمکے وہ سامنے بیٹھی خوبصورت سی "بیگم صاحبہ "کو دیکھ کر مسکرا اٹھی۔۔

ڈھلتے دن کا دیا بن جاؤ۔۔ باقی اللہ ہم سب کے ساتھ ہے "چاند" اب واضح نظر آرہا تھا۔ ٹھنڈی ہوائیں اس کے چہرے کو چھوتی آگے بڑھ رہی تھی۔ وہ بھی یہاں ٹھہرنا نہیں چاہتی تھی۔ خواہش تھی تو آگے بڑھ جانے کی۔ چہرے پر تبسم پھیلا گویا محفل لوٹ لی گئی۔

*---

--*

اس نے گاڑی پارک کی اور تقریباً بھاگتا ہوا ریسٹورنٹ کے دروازے تک پہنچا۔

ایکسکیوز می۔۔۔ مجھے جلدی ہے "وہ لوگوں کے ہجوم سے نکلتا اندر" پہنچا۔۔

دور ایک ٹیبل پر وہ بیٹھی ہوئی نظر آئی جو اب اسے دیکھ رہی تھی۔۔

اسی دم گھنٹا بجا۔۔

اس نے وقت دیکھا۔ دو بج گئے تھے۔ ایک مسکراہٹ اچھالتا ہوا وہ اسکی جانب بڑھا۔

"ہیلو لیڈی ڈائن۔۔۔ او سوری لیڈی ڈیانا۔ ارادتاً نہیں کہا سو سوری" شروعات اتنی بے عزتی سے ہوگئی تھی آگے پتا نہیں کیا ہوگا۔ زمان سوچ کر خود کو کوسنے لگا۔

ٹائم دیکھا ہے؟؟؟ "وہ بھنویں آچکا کر بولی۔"

صرف دو ہی تو بجے ہیں "وہ قدرے حیرانی کا مظاہرے کرتے ہوئے" ڈھٹائی سے بولا۔

ہاں مگر میں نے ڈیڑھ بجے کا وقت دیا تھا خیر آپ مجھے بتایئے۔ امید" ہے آپ کو اپنے بھائی کی شادی کی خبر ہوچکی ہوگی۔۔۔ "وہ اسے سپاٹ

لہجے میں بولی۔ وہ چپ رہا۔ بلکل ایسے جیسے سن کر کسی کی بات رد کردیتے ہیں۔

جواب؟ "اس نے بنھویں اچکا کر زمان کو دیکھا جو سینے ہر ہاتھ" باندھے ٹیک لگائے اسے دیکھ ہی دیکھ رہا تھا۔

کیوں دوں جواب؟ "وہ بھی اکڑ سے بولا۔"

ہماری ملاقات کا مقصد یہی ہے "وہ غصہ قابو کرتے ہوئے بولی۔"

اچھا؟ آپ کی ملاقات کا مقصد ہے یہ نہ کہ میری !اور ویسے بھی" جہاں تک میری ملاقات کا مقصد ہے وہ صرف کھانا ہے جو آپ نے کھلانے کا ٹھیکہ لیا ہے۔۔۔ "فاطمہ کا حیرت منہ کھل گیا .کیا کوئی اتنا بھی غیر سنجیدہ ہوسکتا تھا۔

"ٹھیک ہے میں نے مان لیا لیکن میں پہلے گفتگو کرنا چاہتی ہوں۔۔۔" وہ ہاں میں سرہلاتی بولی۔

میری بات سنے لیڈی ڈائی۔۔۔ چھوڑیں پھر نامناسب الفاظ نکل جائے" گے منہ سے۔۔۔ تو بات یہ ہے کہ کیا آپ میرے ساتھ ڈیٹ پر آئی ہیں؟" فاطمہ کے تیور چڑھے۔

"کیا بکواس ہے؟"

ہاں یہی تو میں کہہ رہا ہوں فاطمہ نیازی کہ ہم ڈیٹ پر نہیں آئے" ہیں مگر ہماری ٹیبل پر اسپیشل کپل والی کینڈلز موجود ہیں اور گلاب کے پھول بھی"۔

وہ آنکھوں سے ٹیبل پر موجود گلاس کے اندر گلاب کے پھول اور برابر میں رکھی کینڈلز کی طرف اشارہ کرکے بولا۔

یہ اس ریسٹورینٹ کی تمام میزوں پر ہیں "اس نے ارد گرد دیکھا تو" چونک اٹھی۔۔ اکثر میزیں سادہ تھیں۔۔ سوائے ایک دو کے۔۔۔

آپ کپل میز پر بیٹھ گئی ہیں محترمہ" اس نے فاطمہ کے قریب چہرہ" کرکے سرگوشی کی اور مسکرا کر اس کے تاثرات جانچنے لگا۔ وہ سٹپٹائی۔

م۔مجھے نہیں معلموم تھا ورنہ۔۔۔ میزیں نہیں دکھیں مجھے وہ "وہ پتا" نہیں کیا بول رہی تھی۔

ہاں ہاں اس میز کو چھوڑ کر آپ اندھی ہیں آپ کو اس میز کے" سوائے ہر جگہ اندھیرا دکھائی دیا تھا۔۔ "وہ ہر کام اطمینان سے کرتا تھا۔۔ چاہے زچ کرنے کا ہی کیوں نہ ہو۔

NEW ERA MAGAZINE Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شٹ اپ "وہ جھینپی۔"

چلو میز چینج کرو۔۔۔ میں جلد از جلد یہ میز بدلنا چاہتا ہوں کیونکہ "
مجھے آپ کے پیسوں کا آرڈر بھی کروانا ہے۔۔۔ کھانا کیسے ایڈجسٹ
ہوگا اس ٹیبل پر؟ پھول اور کینڈلز نے جگہ گھیری ہوئی ہے۔۔ میں یہ
برداشت نہیں کرسکتا۔۔۔ اب کھانے کا موقع تو میں نہیں چھوڑ سکتا نا
صرف اس میز کی وجہ سے۔۔۔ آؤ سامنے والی میز پر بیٹھیں "وہ
سرعت سے اٹھا اور دوسری میز پر جانے لگا۔ ایک نظر پلٹ کر دیکھا تو
وہ بھی اب اٹھ کر اس کے پیچھے پیچھے آرہی تھی۔۔۔ بے دھیانی میں وہ
پرس میز سے اٹھانا بھول گئی۔۔۔ وہ پھر سے میز کی طرف پرس اٹھانے
جانے لگا۔ پرس اٹھا کر حیران اور الجھی فاطمہ کو پکڑایا۔

پرس بھول گئی فاطمہ نیازی تم !اسے پکڑنے کبھی نہیں جاتا اگر میرے"
"کھانے کا بل تم اسی پرس میں موجود پیسوں سے ادا نہ کررہی ہوتی۔۔۔
وہ اطمینان سے بولا۔ فاطمہ اسے عجیب سی نظروں سے دیکھنے لگی۔

"افو ہو "وہ جنجھلا ہی اٹھی تھی۔ "کرلیں آرڈر کیا کرنا ہے آپ نے"
وہ کہہ کر منہ پھیر گئی۔

ویٹر "زمان نے اسے دیکھتے ہوئے ویٹر کو آواز دی۔"

جی"۔ زمان نے مینیو دیکھا"

میرے لئے ایک چیز پاستہ، چکن برگر اور پالک پنیر لکھ لو "وہ بے دھڑک آرڈر لکھوارہا تھا۔ فاطمہ اسے حیرت اور غم سے دیکھ رہی تھی۔ اتنے تو اس کے پاس پیسے بھی نہیں تھے شاید۔۔ وہ پریشان ہوئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور سوئیٹ ڈش میں کیک لکھ لیں۔۔۔ اور جی فاطمہ نواز آپ کچھ "کھائیں گی؟"

پہلے نیازی کافی نہیں تھا جو اب نواز بھی لگادیا۔ وہ دل دل میں کڑھتی رہ گئی۔

"فاطمہ جاوید نام ہے میرا۔۔ اور جی نہیں مجھے کچھ نہیں کھانا۔۔۔"

وہ دانت پیس کر بظاہر مسکرا کر بولی۔۔۔

ٹھیک ہے میڈم "وہ شائستگی سے مسکرایا اور ویٹر کو آرڈر دے کر" بجھوادیا۔

تو کیا ہم اب گفتگو کرسکتے ہیں؟ "وہ بظاہر بہت نرمی سے بولی مگر لہجے میں طنز چھپا تھا۔

جی نہیں۔۔۔ جب تک کھانا نہیں آئے گا تب تک گفتگو شروع نہیں "کرسکتے۔۔۔ مجھے تمام آئڈیاز کھانے کے دوران آتے ہیں فاطمہ مصطفیٰ فاطمہ جل بھن کر رہ گئی۔۔۔ مگر وہ اتنا تو سمجھ گئی تھی کہ زمان بھی ایک سائنس ہے جسے سمجھنا ناممکن سا ہے۔۔۔ وہ مطمئن بے غیرت کے ساتھ ساتھ مطمئن ڈھیٹ بھی تھا۔

ہیلو "وہ ایک ہاتھ سے پاستہ کا چمچ منہ میں ڈالتا ہوا دوسرے ہاتھ سے" فون کان پر لگائے بے حد مصروف تھا۔

کہاں ہو؟ "دوسری طرف کسی نے سختی سے پوچھا۔"

شادی کرلی ہے اور بیوی کے ساتھ ریسٹورنٹ میں بیٹھا ہوں"۔ سامنے" بیٹھی اس کی بات پر طیش میں آئی لڑکی کو دیکھ کر بولا۔

.کیا بکواس ہے یہ؟ "امان غصہ سے بولا"

یار نہیں کی شادی !اب تمہارا جیسا بندہ بننے کے لئے بھی ظرف" چاہیۓ ہوتا ہے بھائی !خیر میں کمال صاحب کی بیٹی کے ساتھ بیٹھا ہوں۔ بس ایک چھوٹی سی ملاقات ہے جلد ہی گھر پہنچوں گا !سب باتیں گھر آکر ہی بتاؤں گا اور ہاں خدا کا واسطہ ہے میری جاسوسی کے لیے گارڈز نہ بجھوادینا یار۔۔ "!کہہ کر کچھ دیر بعد کال کاٹ دی۔ میز پر موبائل پر رکھا اور اس کی جانب دیکھا جو کاٹ کھانے کو دوڑ رہی تھی۔

کون بیوی؟ اور کون کمال کی بیٹی؟ میں فاطمہ جاوید ہوں یہ بات دماغ" میں بٹھالو "وہ دانت پیس کر میز پر ہاتھ مار کر بولی۔

"جہاں تک بیوی کی بات ہے تو میں آپ کو نہیں کہہ رہا تھا"

آپ نے کہا آپ اپنی بیوی کے ساتھ ریسٹورینٹ میں بیٹھے ہیں "اس" نے اسے یاد دلایا۔

اس ریسٹورینٹ میں دس سے زائد لڑکیاں بیٹھی ہیں ہوسکتا ہے انہیں" کہا ہو۔۔۔ آپ کیوں یہ بات اپنے آپ پر لے رہی ہیں؟ "وہ بات اسی کے جانب گھما گیا۔۔۔ فاطمہ بےاختیار شرمندہ ہوئی۔۔۔ کیا ٹیڑھا بندہ تھا وہ۔۔۔!

تو کیا اب میں کھانا کھالوں "وہ پاستہ میں پگھلتی چیز کو دیکھتے ہوئے" بولا۔

تو پہلے کونسا اجازت سے کھارہے تھے آپ؟ "وہ بھی تڑخ کر بولی"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میرے کھانے سے نظریں دور کرو فاطمہ اکرم۔۔۔ میں گندی نگاہیں" اپنے کھانے پر محسوس نہیں سکتا"۔ وہ اسے گھورتا ہوا بولا۔ وہ جو واقعی پاستہ کو دیکھ رہی تھی بےاختیار شرمندہ ہوئی۔ یہ شخص اسے ہر موقع ہر شرمندہ کروارہا تھا۔ فاطمہ کے منہ میں پانی آنے لگا تھا مگر اب آنکھوں میں پانی آنا باقی تھا۔

میں نے پوچھا تھا تم سے کہ کیا تمہیں کھانے میں کچھ چاہیے؟ "مگر آپ نے منع کردیا۔۔۔ "وہ پاستہ کی جانب جھک گیا"۔ فاطمہ نے تھک کر نظریں دوسری طرف کرلیں۔ اس بندے سے نبٹنا کم از کم اس کے بس کی بات نہیں تھی۔۔۔ وہ کبھی آپ سے مخاطب کرتا کبھی تم سے۔

مجھے سمجھ نہیں آرہی جب میں نے تم کو لاہور کال کی تھی اس وقت" تم غصہ بھی تھے اور پریشان بھی ! مگر اب ایسا کیا ہوا ہے جو آپ یہ "شانزہ اور امان صاحب والا موضوع چھیڑنے سے ہی گریز کررہے ہیں

زمان نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

یہ مت بھولئے فاطمہ جاوید کہ میں نے آپ سے کہا تھا کہ تاخیر سے" نہ آیئے گا "...فاطمہ نے تھوک نگلا۔ وہ کچھ دیر تک بعل نہ پائی۔

تو کیا میں واقعی۔۔۔؟ "بات ادھوری چھوڑدی کہ مکمل کرنے کی" ہمت نہ تھی۔ زمان نے کھانے پر سے ہاتھ اٹھالیئے اور اثبات میں سرہلایا۔

بہت تاخیر سے۔۔۔ میں شانزہ کو وہاں سے نکال کر اپنی بھائی کی" جان نہیں لے سکتا "وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔ فاطمہ کو رونا سا آنے لگا۔

ہاں اگر شانزہ خود بھاگ جائے یا نکلنے کی کوشش کرے تو میں اسے" وہاں سے نکلوا لوں گا مگر میں خود سے نہیں بھائی سے کہہ سکتا کہ وہ شانزہ کو چھوڑدے ."فاطمہ کی ہمت بندھی۔

"تو اب کیا؟"

تو یہ کہ میں صرف کوشش کروں گا اور اگر کچھ وقت بعد شانزہ الگ"

"نہ ہونا چاہتی ہو امان سے تو پھر مجھے بے حد خوشی ہوگی

فاطمہ جلدی سے نفی میں سرہلایا۔

وہ میری بھائی کی منگیتر تھی زمان شاہ "فاطمہ طیش سے بولی۔۔"

مت بھولو وہ اب میرے بھائی کی بیوی ہے فاطمہ جاوید۔۔۔ کون سا" منگیتر؟ وہ عدیل؟ اگر ایسا تھا تو وہ کیوں نہیں آیا شانزہ کے پیچھے؟ شانزہ

کی مدد کرنے؟ اگر اتنی محبت تھی تو چھڑالیتا امان سے اس کو !لگتا ہے امان کے سامنے وہ بھی نہیں ٹھہرا۔۔۔"زمان طنزیہ بولا۔

زبردستی نکاح ہوا ہے جس میں شانزہ کی مرضی نہیں تھی "وہ بلند آواز میں بولی۔

تو کس نے منع کیا ہے آواز نہ اٹھانے کے لئے؟ اٹھائے آواز لگادے" الفاظوں سے آگ ...اور میں اس سب میں اس کا ساتھ دوں گا !پھر۔۔۔ امان کو میں نہیں سمجھا سکتا۔ یہ کام شانزہ امان ہی کرسکتی ہے وہ اسے جنجھوڑ کر بتا سکتی ہے کہ امان نے غلط کیا !لیکن ایک بات یاد رکھنا۔ امان معافی مانگنے والوں میں سے نہیں !ہاں مگر بیوی کے سامنے کوئی نہیں ٹھہر سکتا وہ وقت آنے پر مانگ سکتا یے معافی مگر صرف اس سے !اور ہاں یہ بات بھی ذہن نشین کرلو کہ وہ اسے چھوڑے گا نہیں کسی بھی حال میں۔۔۔ اور خدا کا واسطہ اپنے بھائی کا ذکر نہ لاؤ بیچ میں۔۔۔ مجھے اچھا نہیں لگ رہا کہ تم بار بار شانزہ کو عدیل کی منگیتر کہہ رہی ہو !بھابھی ہے وہ میری اور امان کی بیوی۔۔۔ ہاں میں اس کی

مدد کروں گا تم فکر مت کرو "وہ ایک ہی بات میں معاملہ سلجھا گیا تھا۔

یعنی تم اس شخص کے سامنے ہار گئے جس کا ذکر تم نے ہماری تیسری" ملاقات پر کیا تھا"۔ وہ دکھ سے بولی۔۔

جی اور وہ شخص میرا بھائی ہی تھا فاطمہ جاوید "تاثرات سنجیدہ تھے۔۔"

کھانا ٹھنڈا ہوچکا تھا۔

میرے بھائی کی زندگی برباد کردی گئ ہے زمان شاہ۔۔۔ اس کا کیا" قصور تھا؟؟؟؟ "وہ دانت پیس کر میز پر ہاتھ مار کر بولی۔

پہلی بات آہستہ مس فاطمہ !!یہ پبلک پلیس ہے۔۔۔ اگر اتنا بھائی" بھائی کی رٹ لگائے رکھی ہے تو بھائی کو سمجھاتی اپنے !!!کہتیں کہ اس کے پیچھے جائے۔۔۔ ڈھونڈے شانزہ کو۔۔۔؟ عاشق اپنے محبوب کے لئے پورا شہر چھان مارتے ہیں مگر وہ تو گھر سے بھی نہیں نکلا !کیوں نہیں بولا کچھ جب امان کے بارے میں پتا چلا تھا؟؟؟؟ کیا یقین اٹھ گیا تھا شانزہ پر سے؟؟؟ اتنا کمزور تھا اعتبار شانزہ پر؟ محبت کی پہلی سیڑھی ہی اعتبار کی ہوتی ہے۔۔۔ اگر رشتے میں اعتبار نہ ہو تو وہ محبت نہیں

بلکہ کھوکھلا رشتہ کہلاتا ہے۔۔۔ امان شانزہ سے محبت کرتا ہے۔ میں حقیقت تسلیم کرکے یہ کہتا ہوں کہ امان نے جو کیا وہ غلط ہی تھا تو عدیل نے چپ رہ کر اچھا کیا؟؟؟ میں آج کی ملاقات یہیں پر ختم کرنا چاہتا ہوں فاطمہ جاوید لیکن آپ فکر نہ کریں شانزہ جو چاہے گی وہ کرسکتی ہے مگر خود سے۔۔۔ میں امان کے سامنے کچھ کہہ سکتا۔۔۔ مجھے اپنے بھائی سے بہت پیار ہے۔ ہم اس وقت سے ساتھ ہیں جب ہم دنیا میں بھی نہیں آئے تھے۔۔۔"۔ زمان اٹھ کھڑا ہوا۔ فاطمہ روہانسی ہوگئی۔

آپ سے ملاقات ہوگی اور جلد ہوگی۔۔ میں آپ سے ایک اور" ملاقات چاہوں گا مگر شانزہ سے بات کرکے۔۔۔ "وہ پلٹنے لگا کہ کچھ یاد آنے پر مڑا۔

"تو کیا بل آپ پے کرینگی؟"

جی "وہ مختصراً بولی"

شکریہ۔۔۔ کال کرکے آگاہ کروں گا کہ اگلی ملاقات کب اور کہاں" ہونی چاہیئے۔۔۔ اور ہاں رمشا نامی لڑکی بری نہیں ہے !!اور نہ تو وہ

دل برے کرتی ہے کسی کے لئے کسی کے۔۔۔ ہم اپنے گناہ اور برائیاں اس کے ذمہ کیوں ڈالیں؟ محبت کرنے والوں ہر اعتبار اتنا مضبوط ہونا چاہیئے کہ آنکھوں دیکھی کے سوا کسی اور بات اور بھکاوے میں نہیں آئیں۔۔ آنکھوں دیکھی بھی وہ جو دکھایا نہ جارہا ہو۔ معاملے کی تفشیش کرنی چاہیئے۔۔۔ بٹھا کر سب معاملے کلئیر کرنے چاہیئے جو آپ کے چاچو اور بھائی نے کیا نہیں۔ رمشا اتنی بری نہیں ہے ! برے آپ ہیں !اس نے کہا اور یقین کرلیا؟ تفشیش کیئے بغیر؟؟ کتنے سالوں کا اعتبار شانزہ نے نہیں توڑا بلکہ آپ کے گھر والوں اور عدیل نے مل کر شانزہ کا توڑا ہے !اس کا یقین نہ کرکے۔۔۔۔ !ایک تنہا صحرا میں بھٹکی لڑکی۔۔۔ اسے گھر سے اور دل سے نکال باہر کیا جو گھر والوں کے دل میں رہنا چاہتی تھی۔۔۔ "وہ مڑ گیا مگر فاطمہ کی آنکھیں بکھو گیا۔ وہ متحیر ہوئی تھی۔۔۔۔ وہ یہ سب کیسے جانتا تھا؟ رمشا، عدیل کا رویہ اور اس دن کا واقعہ جس دن شانزہ کو گھر سے نہیں بلکہ دل سے بھی بےدخل کردیا گیا تھا؟ ہاں وہ نہیں جانتی تھی کہ زمان شاہ بغیر کسی تحقیق کے کوئی بات نہیں کرتا تھا۔ فاطمہ اس کی پشت دیکھتی رہ

گئی۔۔۔ وہ جب گلاس ڈور سے نکلنے لگا تھا تو ایک نظر مڑ کر فاطمہ کو ضرور دیکھا تھا۔ فاطمہ نے لب بھینچے۔۔۔ وہ اتنا بھی برا نہیں تھا۔ اس کے الفاظ فاطمہ کو چھلنی ضورو کر گئے کیونکہ سچ سننا بھی ظرف کا کام ہے۔۔۔ مگر وہ ہر جھوٹ سے پاک بات کرنے کا عادی تھا۔ وہ فاطمہ کو مکمل نہیں جانتا تھا مگر اتنا ضرور جان گیا کہ وہ اس کی بات کو سوچے گی ضرور!

--

وہ نڈھال سی بستر پر لیٹی تھیں۔ بے سدھ۔۔۔ بیٹی کے بچھڑنے کا دکھ انہیں ہاگل کررہا تھا۔

"ناصر میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں۔۔۔ اچھے بیٹے اچھے شوہر بن سکتے تو اچھے باپ کیوں نہیں بن پائے؟ جب بیٹی سے پوری زندگی برا رویہ رکھنا تھا تو اسے پیدا کیوں کیا تھا؟ مار دیتے کم از کم یوں وہ رسوا نہ ہورہی ہوتی۔۔ آپ کا کلیجہ نہیں منہ کو آتا کیا؟؟؟ "وہ روتے ہوئے خود سے کہہ رہی تھیں۔ کمرے میں تنہا دروازے کا تالا لگائے وہ روتی

جارہی تھیں۔ وہ بیٹی جو ان کے جسم کا حصہ تھی اور اب وہ لاپتا تھی۔ ہمیشہ آواز کو دباتی آئی تھیں مگر اب بیٹی کا معاملہ تھا۔۔ وہ ایک ایک کے گریبان پکڑیں گی انہوں نے خود سے تہیہ کیا تھا۔ خود پر ہر الفاظ سہہ سکتی تھیں مگر بیٹی پر نہیں۔

*---

*-

وہ گھر میں داخل ہو کر سیدھا لاؤنج کی جانب آیا۔ لاؤنج میں رکھے صوفے پر شانزہ بیٹھی گہری سوچ میں غرق تھی۔ زمان کی طرف اس کی پشت تھی۔ وہ اطمینان سے چلتا ہوا اس کی جانب آیا اور اس کے پیچھے کھڑا ہوگیا۔

اتنا مت سوچو ہمارا بل زیادہ آئے گا لڑکی "وہ شرارت سے بولا۔ وہ" ہڑبڑا اٹھی۔

آپ "وہ بس اتنا ہی کہہ پائی۔"

ہاں جی میں۔۔۔ "وہ ادب سے سر جھکا کر بولا۔ شانزہ اسے پہلی بار" قریب سے دیکھا تھا۔ وہ بنا بنایا امان تھا۔۔ دونوں کی صورتوں میں ذرہ برابر فرق نہ تھا۔ حتیٰ کہ اکثر آواز بھی ملی جلی لگتی۔

آپ ٹھیک ہیں "وہ صبح کے واقعہ کو مدنظر رکھ کر بولی"

"ہاں جی میں تو فٹ ہوں۔۔ ویسے میرا کیوں حال پوچھا جارہا ہے؟"

وہ مسکراتا ہوا دور رکھے صوفے پر بیٹھ گیا اور شانزہ کو بیٹھنے کا اشارہ بھی دیدیا۔

دونوں کے درمیاں دو تین صوفوں کا فاصلہ تھا۔

نہیں وہ آپ کک۔کو۔۔۔ وہ اوپر پپ۔پنکھا "اس سے الفاظ ادا نہیں" ہوپائے۔۔

اس میں کون سی بڑی بات ہے۔۔۔ یہ تو روز کی ہی بات ہے "وہ" کندھا اچکا کر بولا جیسے یہ بات کوئی معنی ہی نہیں رکھتی۔ شانزہ تو چونک ہی اٹھی۔

روز ؟ "لہجے میں حیرانگی تھی۔"

نہیں لیکن ہفتے میں دو روز لازمی "وہ مسکرا کر بولا"

"آپ کو تکلیف۔۔۔؟"

تو کیا ہوا۔۔ بس نیند آتی ہے باقی سب برداشت کے قابل ہے "وہ کتنی حیران کن باتیں کرتا ہے۔۔ شانزہ سوچ کہ ہی رہ گئی۔

آپ کو الٹا لٹک کر نیند بھی آجاتی ہے؟؟؟ "یہ سب اس کے لئے نیا" تھا۔

نیند تو ہر جگہ آجاتی ہے۔۔۔ ایک دفعہ میں الٹا لٹکے لٹکے تھک گیا تھا" تو نیند آگئی تھی۔ جب تک امان واپس آیا تاکہ رسی کھول تب تک میں "نیند لے کر اٹھ بھی چکا تھا۔۔۔۔

اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹ رہی تھیں۔۔۔

تم حیران مت ہو زیادہ۔۔ یہ اس گھر میں نارمل ہے شانزہ۔۔ "شانزہ" نے اسے عجیب نظروں سے دیکھا۔

غریب بھی بہت ہوں میں۔۔بہت غریب آدمی ہوں میں تم نہیں" جانتی "ایک وہی پرانا رونا۔ شانزہ کو اس پر رحم آیا۔

مجھے پتا ہے تمہیں بھی یقین نہیں آئے گا، میں تمہیں اپنا والٹ دکھا" دیتا ہوں ایک پیسہ بھی نہیں اس میں "اس نے سرعت سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر نکالنا بھول گیا۔

میرا والٹ "وہ چیخا۔۔۔اس کے یوں چیخنے پر شانزہ ڈر گئی۔۔"

میرا والٹ کہاں گیا "اپنی تمام جیبیں کھنگالنے لگا۔"

-

آپ نے کہا تھا اس میں پیسے نہیں تھے تو آپ زیادہ پریشان نہ ہوں" شکر ہے اس میں پیسے نہیں تھے "شانزہ نے اسے تسلی دی اور زمان کو اپنے دس دس اور پانچ ہزار کی نوٹیں یاد آنے لگیں۔

ہاں بیپ۔پیسے تو بلکل نہیں تھے مگر والٹ بہت عزیز تھا مجھے "وہ دل" کو تھامتے صوفے پر صدمے کی حالت میں۔۔۔

ہاں اب بتاؤ۔۔۔ اچھا ہوا تمہارا "خالی "والٹ چوری ہوگیا شکر کہ اس" میں پیسے نہیں تھے "امان لاؤنج میں داخل ہوتا ہوا ایک ایک لفظ کو چبا کر ادا کرتا ہوا اندر آیا۔

تمہاری بددعا میرے والٹ کو کھاگئی امان "وہ روہانسا ہوا۔"

خالی والٹ یا بھرے ہوئے "وہ اسے غور سے دیکھتا ہوا بولا۔"

ایک تو والٹ چوری ہوگیا شانزہ اوپر سے تمہارا شوہر مجھے زچ کررہا" ہے "شانزہ جو امان کو دیکھتے ہی سہم سی گئی تھی اس کی بات پر لب بھینچ گئی۔

میرا دل !ہائے میرا دل امان "وہ دل کو تھامتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔"

کیوں دل بھی چوری کرلیا کمال صاحب کی بیٹی نے؟ "وہ طنزیہ بولا۔"

میرے ادھڑے ہوئے زخموں کو اور مت ادھیڑوں امان۔۔ میں اپنے" والٹ کے لئے ویسے ہی دکھی ہوں "وہ دل تھامتا سیڑھیاں چڑھنے لگا۔

امان بھائی "وہ مڑا اور اس کے گلے لگ گیا۔"

امان نے شانزہ کو دیکھا اور آنکھوں سے لپٹے زمان کی طرف اشارہ کیا جیسے کہہ رہا ہو کہ دیکھ رہی ہو زمان کو۔۔۔ شانزہ تو دونوں کو ہی عجیب نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

کون سی والی چھوڑ گئی زمان؟ "وہ اس کے بال سہلاتا ہوا بولا۔"

ہاں صرف چار لڑکیوں سے ہی محبت کرتا تھا۔۔۔ ایک ہی ساتھ چاروں چھوڑ گئی۔۔ یہ لڑکیاں لویل کیوں نہیں ہوتیں "وہ مصنوعی تاثرات بنائے روتا ہوا اپنی ناک اس کی شرٹ پر رگڑنے لگا۔۔ امان کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔ زمان کا ایک ہاتھ امان کے کندھے پر تھا اور دوسرا ہاتھ امان کی پینٹ کی جیب میں جو اس کا پرس ٹٹول رہا تھا۔

"بائی دا وے اتنا مکھن کیوں لگایا جارہا ہے؟"

کیونکہ مکھن کے ساتھ ساتھ والٹ بھی نکالا جارہا ہے "وہ کامیاب ہوگیا تھا۔ امان کی مسکراہٹ سمٹی۔۔۔

میرا والٹ دو مجھے "وہ چیخا۔"

کیوں دوں؟؟؟ بس اب میرا ہوگیا ہے "وہ بھاگتا ہوا ایسی جگہ جا کر" کھڑا جہاں سے بھاگنے میں آسانی ہو۔

میرا والٹ لوٹاؤ مجھے "وہ دانت پیس کر غصہ کی آخری حدوں پر پہنچ" گیا۔ زمان نے اثبات میں سرہلایا اور اس کا والٹ کھولنے لگا۔

افو ہو اتنی نوٹیں۔۔۔۔ گرم نوٹیں "وہ ایک ایک کو سونگھ رہا تھا۔"

میں بتا رہا ہوں زمان والٹ میں پیسے رکھ دو اور مجھے پکڑادو ورنہ بہت" برا ہوگا "امان وارن کرتا ہوا بولا۔

شانزہ دور کھڑی ہوگئ تھی اور اب تماشہ ہوتے دیکھ رہی تھی۔

آہا چلو لوٹادیتے ہیں۔۔ "ساری نوٹیں والٹ سے نکال کر جیب میں" رکھ لیں او خالی والٹ اس کی جانب اچھ دیا۔

لے لو۔۔ اور ہاں میں کسی کا احسان نہیں رکھتا !لوٹا دوں گا اگر کبھی" زندگی میں اتنی نوٹیں آئیں ہاتھ میں "امان اب لب بھینچے اس دیکھ رہا تھا۔ "احسان "کا لفظ یہ جان کر بھی ادا کیا تھا کہ صبح کسی کے پیسوں کا حلق میں اتار کر احسان رکھ آیا

صبح کی سزا بھول گئے ہو لگتا ہے "وہ دانت پیس کر بولا۔"

نہیں نہیں بھولا نہیں میرے بھائی۔۔ اور ویسے بھی تم بھول رہے ہو"
اگر میری عنایت نہ ہوتی تو تم مجھے الٹا نہ لٹکا پاتے۔۔۔ اپنے پاؤں
"رسی میں نے خود باندھی تھی کیونکہ تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں تھی
شانزہ کا منہ کھل گیا حیرت سے۔

وہ شانزہ کے پاس سے گزرنے لگا تو اسے حیران دیکھ کر رک گیا
تم کیوں حیران ہورہی ہو؟ اچھا ہے تمہارے شوہر کی مدد کردی ورنہ"
بہت وقت لگتا اسے مجھے قابو کرنے میں۔ میں نے صرف مدد کی تھی
اور اس بہانے رسی بھی ڈھیلی باندھی تھی کہ اس کے جانے کے بعد
"اتار لوں گا

آج میں نے نہیں باندھی تھی رسی ورنہ۔۔۔ "آنکھیں چھوٹی کرکے"
کہا۔

ہاں تو احسان نہیں کیا "اس نے دوبدو جواب دیا۔"

احسان ہی کیا زمان "آواز بلند تھی کہ زمان بھی چپ ہوگیا۔۔"

خیر ٹھیک ہی کہہ رہا ہو۔۔ اور یہ پیسے میں اپنے عیش و عشرت کے" لئے نہیں بلکہ صرف والٹ لینے کے لئے لےرہا ہوں "وہ سر جھٹک کر بولا۔

سونے کا والٹ لینا ہے کیا؟ "امان طنزیہ بولا۔"

نہیں کینیڈا کا پاسپورٹ بنانا ہے۔۔ پھر دیکھنا تمہیں چھوڑ جاؤں گا "وہ" خفا خفا سا بولا۔

امان نے ارد گرد نظریں دوڑائیں اور صوفے سے چھوٹا ملائم تکیہ اٹھا کر اسے کھینچ کر دے مارا۔

ابھی دفع ہو کینیڈا "!وہ جو اسے دیکھتے ہی بھاگ رہا تھا اچانک زمین پر" گر گیا۔

ہائے اتنی زور سے مارا تم نے۔۔۔ یا اللہ میری کمر۔۔ ہائے میں " مرگیا۔۔۔۔ "شانزہ اسے یوں گرتے دیکھ کر بھاگتے ہوئے اس کے جانب آئی۔

آپ کو زور سے لگی کیا؟ "مدھم آواز میں کہتی وہ اس کے گرنے پر" واقعی ڈر گئی تھی جبکہ امان دور کھڑا اپنے آپ کو ضبط کررہا تھا۔

ہائے لڑکی تمہارے شوہر اتنی زور سے تکیہ مارا میری کمر ٹوٹ گئی" ریےےےے۔۔۔۔ ہائے مجھے موت کے فرشتے نظر آرہے ہیں۔۔۔۔ یا خدایا ابھی تو میری شادی بھی نہیں ہوئی۔۔۔۔ "وہ کمر پکڑے زمین پر لیٹا دہائیاں دے رہی تھی۔
انہیں تکلیف ہورہی ہے "وہ امان کی طرف مڑ کر پریشانی سے بولی۔" زمان نے ایک آنکھ تھوڑی سی کھول کر امان کو دیکھا جو اسے خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا۔

وہ نرم تکیہ ہے زمان۔ اٹھ کر کھڑے ہوجاؤ ورنہ میں نے وہ حشر کرنا" ہے جو زندگی بھر نہیں بھول پاؤ گے۔۔۔ اٹنشن سیکر "وہ اتنی زور سے چیخا کہ زمان اٹھ کر کھڑا ہوگیا۔ شانزہ نے پلٹ کر امان کو دیکھا اور اس کے برابر رکھے ملائم چھوٹے تکیہ کو۔۔۔ وہ بھی بھول گئی تھی کہ وہ نرم سا تکیہ ہے۔

تکیہ ہے مگر زور سے لگا ہے اور میں تکیہ لگنے کے بعد جھٹکے سے" زمین پر گرا ہوں۔۔۔ ہاں نہیں تو اور کیا "زمان اپنی صفائی میں بولا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم جان بوجھ کر گرے ہو میں نے خود دیکھا ہے۔۔۔ تکیہ لگنے سے" پہلے ہی تم زمین پر گر گئے تھے"

بس بس۔۔۔ جارہا ہوں میں یہ گھر چھوڑ کر کینیڈا !کسی کو میری فکر" نہیں ہنہہ "وہ منہ پھیر کر پلٹ گیا۔۔ امان کی غصے سے دماغ کی رگیں پھول گئی۔ وہ اس کی جانب بڑھا اور گردن سے پکڑتا باہر لے آیا۔

ہائے اللہ وہ اب نہیں چھوڑیں گے زمان بھائی کو "شانزہ دل پر ہاتھ رکھ کر خود سے کہتی ان کے پیچھے گئی۔

اب میں نے کیا کردیا امان "وہ جھکی گردن کو چھڑاتا ہوا بول رہا تھا۔" گھر چھوڑنے کی دھمکیاں دی جارہی ہیں۔ اب دیکھو میں کیا کرتا" ہوں "گارڈن سے ہوتے ہوئے وہ حیران میں آنے لگا۔

ہاں ہاں وہ ٹھیک ہے مگر پنکھا کمرے میں ہوتا ہے گیراج میں نہیں۔۔" اور رسی آج میں نہیں باندھوں گا۔۔۔ اب بھلا خود کو بھی الٹا میں ہی لگاؤں۔ ایک دفعہ کرلیا بار بار نہیں "وہ امان کو زچ کررہا تھا۔

امان نے باہر کا دروازہ کھول کر اسے باہر نکالا اور دروازہ بند کردیا۔

اسلم کرسی لے آؤ اندر سے میرے لئے "امان نے آواز لگائی۔۔"

ہاں اور میری لئے بھی "زمان نے دروازے کے پار کھڑے ہوکر" ہانک لگائی۔

زہر لادو اس کے لئے "امان نے دانت پیسے۔"

ہاں اور امان کے لئے بھی۔۔ "ایک اور ہانک لاگئی گئی۔۔ امان" دروازے کو گھورتے رہ گیا۔۔۔ اسلم کا دل چاہا دل کھول کر ہنسے۔

اسلم دو کرسیاں لے آؤ "امان نے آواز لگائی۔ باہر کھڑے دروازے" سے چپکے زمان کی آنکھیں چمکیں۔

اب میرے لئے بھی منگوا ہی رہے ہو تو دروازہ ہی کھول دو تاکہ ایک" دوسرے کو دور سے دیکھ سکیں۔۔۔ پورے دو منٹ ہوگئے تمہاری شکل نہیں دیکھی "ساتھ مشورہ بھی دیا گیا۔

اپنی بیوی کے لئے منگوائی ہے ایک کرسی "امان نے منہ دروازے کی" جانب موڑ کر کہا۔ شانزہ لب چبائے اسے دیکھ رہی تھی۔

زن مرید "زمان بڑبڑا کر رہ گیا۔ آتے جاتے لوگ اسے دیکھ رہے" تھے۔ وہ ان کے چہروں پر حیرانی نہیں بلکہ دکھ تھا کیونکہ وہ امان کو جانتے تھے۔ وہ بیزاری سے آس پاس دیکھتا ہوا گیٹ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

اسلم اندر سے دو کرسیاں لے آیا اور آمنے سامنے رکھ گیا۔ امان نے شانزہ کا ہاتھ تھاما اور کرسی پر لا بٹھادیا جبکہ دوسری کرسی پر خود بیٹھ گیا۔ موبائل پر بپ ہوئی تو وہ آن کرکے نوٹیفیکیشنس چیک کرنے لگا۔۔۔۔

میرے دل کے تار بجے بار بار "تھوڑی دیر بعد زمان کے گنگنانے سے" وہ دونوں چونکے۔۔ یہ شخص ایسے بھی تنگ کریگا اب!؟

میرے دماغ کے تار بجے بار بار "زمان نے قسم کھائی ہوئی تھی پورا" گانا برباد کرنے میں۔

تھوڑی حیا رکھ لو زمان "امان نے منہ موڑ کر دروازے کی سمت دیکھ" کر کہا۔

تھوڑی کیوں؟ پوری رکھوں گا !!بلایا تھا اسے آئی ہی نہیں لگتا ہے ابا" گھر پر ہیں اس کے ورنہ ریسٹورینٹ میں ملاقات ہی کرلیتا "وہ دانتوں سے ناخن اکھیڑنے لگا۔ امان نے بمشکل خود ضبط کیا۔

گرمی ویسے بہت ہے باہر "زمان تھکے لہجے میں بولا۔"

اندر آنا ہے؟ "امان نے نرمی سے پوچھا۔ زمان ٹھٹھک کر اٹھ کھڑا" ہوا۔

ہاں آنا تو ہے "بند دروازے کی سمت منہ کرکے جواب دیا گیا۔"

"ٹھیک ہے آجاؤ مگر میں دروازہ نہیں کھولوں گا۔۔۔"

تو کیا ہیلی کاپٹر اندر لینڈ کراؤں؟؟ "وہ دروازے کو گھور کر رہ گیا۔"

"پھلانگ کر آجاؤ"

صبح بھی پھلانگنے کے چکر میں گرتے گرتے بچا ہوں میں "وہ بڑبڑاتا" ہوا گیٹ پھلانگنے لگا۔ دروازے کی اوپری طرف کھڑا ہوا تو اسے امان موبائل میں جھکا نظر آیا اور سامنے بیٹھی شانزہ اسے ہی فکرمندی سے دیکھ رہی تھی۔۔ جب سے آیا تھا تب سے اس پر ظلم ہوتا ہی دیکھ رہی تھی اسی لئے دل میں اس کے لئے ہمدردی بھی پیدا ہوئی تھی۔ اس کی طرف مسکراہٹ اچھالتا ہوا زمین پر کودا۔۔۔

ہائے میں مرگیا۔۔۔ ہائے میں مرگیا میری کمر "اس کی دہائیوں پر امان" بغیر اٹھ کھڑا ہوا۔

ہسپتال جانے کی ضرورت ہے تو چل سکتے ہیں مجھے اچھا لگے واپسی پر" مستیاں کرنے میں "امان کے یوں کہنے پر وہ پوری آنکھیں کھول کر بیٹھ گیا۔۔

لگتا ہے ٹھیک ہورہا ہوں۔۔۔ "زمان نے اٹھنے کے لئے امان کی جانب" ہاتھ بڑھایا جسے امان نے تھام کر اسے اٹھایا۔

"ویسے لگی بڑی زور کی تھی امان"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زور سے تو لگنی ہی تھی۔۔۔ آخر تمہاری کمر نہیں کمرہ ہے "ایک ہاتھ سے اس کی کمر سہلاتے ہوئے ساتھ ساتھ وہ وار بھی کررہا تھا۔

ٹھیک ٹھیک اب میں جارہا ہوں "وہ کمر سہلاتے ہوئے کمرے میں" چلاگیا۔ شانزہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔ عصر کی آذان نے اسے متوجہ کیا اور وہ نماز ہڑھنے چلی گئ۔

عصر کی آذان پر اس کی آنکھ کھلی تو وہ اٹھ بیٹھی۔ تھوڑی دیر اور لیٹی رہتی تو نیند پھر آلیتی۔ وہ تھک بھی بہت گئی تھی آج !زمان کی گفتگو کا ہر لفظ اسے دل پر لگ رہا تھا۔ اس نے سوفیصد ٹھیک بات کی تھی۔۔ ہضم اس لئے نہیں ہورہا تھا کیونکہ وہ سچ تھا۔ وضو کرکے کمرے کی وسط سے نکلتی ہوئی وہ ڈرائنگ روم میں آئی۔ جائے نماز بچھا کر نماز پڑھی۔۔ بے حد اطمینان اور سکون سے۔۔۔ ہر لفظ کو ایسے ادا کرتی جیسے وہ اپنے دل پر اتار رہی ہو۔ نماز پڑھ کر دعائیں مانگیں جس میں

شانزہ ہمیشہ سے شامل تھی۔ اس کی خود کی بہن نہیں تھی مگر شانزہ میں ہی اسے اپنی بہن دکھا کرتی تھی۔

فاطمہ نماز پڑھ کر چائے بنادو، میں بھی پکوڑے تل رہی ہوں "کچن سے صبور نے آواز لگائی تھی۔ تقریباً دس منٹ بعد فاطمہ کچن میں تھی۔

عدیل بھائی کدھر ہیں؟ "سرسری سا پوچھا۔"

جاب ہر ہے۔۔ ابھی آئے گا آفس سے تھوڑی ہی دیر میں، میں نے" سوچا پکوڑے بنالوں اس کے لئے "فاطمہ نے رخ موڑ کر صبور کو دیکھا جو پکوڑے تل رہی تھی

ایک بات کہوں اماں؟ "کیبینٹ سے پتی نکال کر کھولنے لگی۔"

"ہاں بولو"

شانزہ یاد آتی ہے مجھے بہت "ہلکا ہلکا بھیگا لہجہ۔"

صبور نے دکھ سے گہری سانس لی

ہم لیکن دیکھو وہ چھوڑ گئی ہمیں "وہ بے چارگی سے نفی میں سرہلاتا" ہوئے بولیں۔

وہ چھوڑ گئی یا ہم منہ موڑ گئے اس سے؟ "دونوں سلیپ پر ہاتھ رکھ" کر وہ تھوڑا سا اچھل کر بیٹھ گئی۔

اگر کوئی لڑکی کسی لڑکے کے ساتھ یوں تنہا اتنی قریب کھڑے دکھتی" پائی جائے گی تو کیا مطلب ہوتا ہے اس کا فاطمہ؟ یہی نا کہ وہ ہم سے " مخلص نہیں تھی

"مگر اماں ایسا تو آپ کہتی ہیں نا؟ اللہ تو سب جانتا ہے"

بے شک۔۔۔ لیکن جب ایک لڑکی تن تنہا ایک لڑکے کے ساتھ پائی" جاتی ہے تو معاشرے میں غلط ہی سمجھا جاتا ہے، اب دیکھو سوالات کیسے ہوتے ہیں۔ اگر ایسا کچھ نہیں تھا تو لڑکی کالج کے پیچھے گئی ہی کیوں؟ اس لڑکے ایسا کیوں کہا کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے؟ رمشا نے جو کہا اس کی بات پر شانزہ کا چہرہ فق کیوں ہوا؟ اور جب ناصر بھائی نے اسے گھر سے نکالا تو وہ اسی مرد کی گاڑی میں کیوں گئی؟ تم صرف یہ بتاؤ وہ اپنا مستقبل سنوارنے کے لئے ہمیں اجاڑ گئی۔۔۔ عدیل صدمے میں ہے اب تک محبت! کتنی کرتا تھا اس سے؟ اور محلے میں ہم بدنام

ہوتے ہوتے رہ گئے کہ شکر ہے دوپہر کا وقت تھا اور گرمی کے باعث ،سڑکوں پر رش نہیں تھا تو کسی نے نہیں دیکھا۔ نفیسہ کتنے غم میں ہے پاگل ہورہی ہے وہ اس کی جدائی سے۔۔۔ عدیل کا محبت نام کے لفظ سے اعتبار اٹھ رہا ہے، وہ پاگل ہوتا جارہا ہے۔۔۔ کیا وہ یہی چاہتی تھی؟؟؟؟ اگر مجھے پہلے پتا ہوتا اس کی حرکتوں کا تو میں اس سے کبھی بھی عدیل کا رشتہ نہیں جوڑتی۔ اب دیکھو عدیل اب کچھ سنبھلا ہے! اور میں اب اسے دوبارا غم میں نہیں دیکھ سکتی۔۔۔ "وہ نفی میں سر ہلاتیں کڑاہی میں اور تیل ڈالنے لگیں۔

اسے زمان کی باتیں یاد آنے لگیں۔

اماں مجھ سے کسی نے کہا تھا کہ محبت کی پہلی سیڑھی ہی اعتبار کی" ہوتی ہے۔۔۔ اگر رشتے میں اعتبار نہ ہو تو وہ محبت نہیں بلکہ کھوکھلا رشتہ کہلاتا ہے۔۔۔ کیا شانزہ نے اپنی صفائی میں کچھ کہا تھا؟ نہیں نا؟ کیونکہ اسے اپنی صفائی میں بولنے کا موقع ہی نہیں دیا گیا۔۔ صرف حکم سنائے گئے۔۔۔ کیا محبت اتنی کمزور تھی عدیل بھائی کی جو ایک تیسری

لڑکی کی باتوں میں آکر کتنے سالوں کا اعتبار کھودیا؟ اماں محبوب سے عشق ایسا ہو کہ اس کی باتوں کے علاوہ کسی بات پر یقین نہ آئے۔ کیا وہ شانزہ کی محبت بھول گئے؟ انہیں صرف یاد رہا تو صرف اپنا چاہنا۔۔۔ وہ سوگ منارہے ہیں کہ ان کا چاہنا برباد گیا !تو شانزہ کی محبت کیا دھواں بن کر ہوا میں اڑ گئی؟ یا کسی دریا میں بہہ گئی؟ اماں یہ محبت تو نہیں تھی؟ حقیقت تو یہ ہے کہ انسان صرف اپنے مفاد کا ہی سوچتا ہے !اب دیکھے ذرا میں سمجھتی ہوں کہ میں شانزہ سے بہنوں والی محبت کرتی ہوں مگر جس وقت مجھے بہن بن کر ساتھ دینا چاہئے تھا۔۔۔ کیا میں نے دیا؟؟؟ نہیں اماں !مجھے اب خبر ہوئی ہے کہ میرا بھی مفاد ہی تھا۔۔ مجھے اس وقت اپنے بھائی کی پڑی تھی اس کا نہیں سوچا میں نے کہ وہ کس درد سے گزر رہی ہے۔۔ نہیں دیکھا جاتا اماں مجھ سے چچی جان کی آنکھوں میں اداسی کا سمندر۔۔۔۔ چاچو کی تو آنکھ بھی نہ روئی۔۔ مگر میں اس بات کا وعدہ کرتی ہوں کہ کبھی اگر شانزہ لوٹتی ہے اپنا ہر رشتہ اس شخص سے ختم کرکے جو زبردستی جوڑا گیا تھا، میں اسے عدیل بھائی کا نہیں ہونے دوں گی۔۔۔ شانزہ کو اس شخص کی جس

وقت ضرورت تھی اس وقت عدیل جاوید کی آنکھوں میں بے یقینی ہی بے یقینی تھی۔ رہنے دیں اماں۔۔۔ اب سب کچھ خود کھل کر سامنے آئے گا۔ اب میں ماضی نہیں دہراؤں گی۔۔۔ اور اللہ سب کے سامنے سچ عیاں کریگا"وہ سلیپ سے اتری اور دودھ لینے فرج کی جانب بڑھ گئی۔ صبور چمچ ہلاتے ہوئے سوچ پر پڑ گئی تھیں۔۔ وہ کچھ بولی نہ تھیں۔ مگر فاطمہ اتنا ضرور سمجھ گئی تھی کہ وہ اس بارے میں سوچیں گی ضرور!

--

کھانا لگادیا ہے اماں دادا "کلثوم نے انہیں خبر دی۔۔"

تم کب آئی؟ "اسے حیرت ہوئی۔"

یہی کوئی ایک گھنٹے پہلے، شہنواز لالا کے ساتھ آئی ہوں۔۔۔ وہ اماں" کی طبیعت تھوڑی بگڑی ہوئی تھی تو تاخیر ہوگئی۔۔ معاف کردے گا دادا "اس کے یوں کہنے پر شانزہ نے اسے مسکرا کر دیکھا۔

کوئی بات نہیں کلثوم۔۔ جاؤ اور زمان کو بھی بلا لاؤ "وہ بیڈ سے اٹھا۔"

"وہ سو رہے ہیں دادا۔۔۔"

ابھی تک؟ "ماتھے پر بل آئے۔"

پتا نہیں دادا مگر میں نے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹا کر کھولا تو وہ سو رہے تھے "امان نے حیرت ظاہر کی اور اپنا لیپ ٹاپ بند کر دیا۔ کلثوم بتا کر چلی گئی۔

وہ اس قریب آیا اور ہاتھ تھامنے کو ہاتھ بڑھایا۔

م۔مجھے بھوک نہیں" وہ منمنائی۔۔۔ امان نے ایک آئبرو اچکا کر اسے" دیکھا۔۔۔ اس نے دوپہر میں بھی کچھ نہیں کھایا تھا۔

دوپہر سے کچھ نہیں کھایا تم نے "امان نے ایک ہاتھ سے اس کی" زلفیں پیچھے کیں۔

مجھے گھر جانا ہے۔۔۔ "وہ ایک بار پھر منمنائی۔ امان کے تیور" چڑھے۔۔

گھر جانا ہے؟ "وہ دانت پیس کر بولا۔ سختی سے اس کا بازو پکڑ کر اپنی" طرف کیا۔

آپ مجھے گھر والوں سے ملوا تو سکتے ہیں نا؟ "وہ تکلیف سے بولی۔"

زمان جو کمرے کے پاس سے گزرہا تھا اس کی آواز پر چونکا۔

میں مجبور ہوں شانزہ۔۔ محبت کرتا ہوں تم سے تو کچھ کر نہیں" پاتا۔۔۔ میری مجبوری کا فائدہ نہ اٹھاؤ، میں نے تم سے کہا بھی تھا کہ میں غصہ میں بہت کچھ کرجاتا ہوں اور بعد میں پچھتانا پڑتا ہے "خون آلود آنکھوں سے اس کی ڈری سہمی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ اسے گھور رہا تھا۔۔ لہجہ بلا کا سخت۔۔

باہر کھڑا زمان جلدی سے آگے بڑھ زور سے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا۔

وہ کچھ وقت اور ٹھہر کر شانزہ کو مشکل میں نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔

"امان آجاؤ کھانا کھانے۔۔۔ مجھے بھوک بھی لگی ہے"

امان نے چونک کر بند دروازے کو دیکھا۔ شانزہ کی سانسیں اب بھی اٹکی ہوئی تھیں البتہ وہ بھی چونکی تھی۔

نیچے چلو "اس نے آہستہ مگر الفاظ چبا کر بولتے ہوئے اس کا ہاتھ" چھوڑا۔ بیڈ سے موبائل اٹھا کر جیب میں رکھا اور دروازے کی جانب بڑھ کر دروازہ کھولا۔

میں تمہیں ہی اٹھانے آرہا تھا، کلثوم نے بتایا تم اب تک سورہے تھے "تیور اب بھی چڑھے ہوئے تھے۔

ہاں بھوک لگ رہی تھی تو اٹھ گیا۔۔۔ اب چل لو بھائی "امان کے" کندھے پر ہاتھ رکھ کر وہ آگے بڑھنے لگا۔ امان شانزہ کو پکارنے کے لئے مڑنے لگا تو زمان نے اسے آگے کی طرف موڑ دیا۔
ایک دفعہ کہہ دیا ہے تو آجائے گی وہ۔۔۔ بار بار کہنا اچھا نہیں ہوتا" امان۔۔۔ آجاؤ "کانوں میں سرگوشی کرتا ہوا وہ اس لے کر سیڑھیاں اترنے لگا۔ امان نے کوئی جواب نہیں دیا۔ زمان نے گردن موڑ کر شانزہ کو نرمی سے نیچے آنے کا اشارہ کیا اور امان کی طرف منہ موڑ لیا۔
ایزی رہو۔۔۔ تمہیں ٹینشن لینے سے ڈاکٹرز نے منع کیا ہے یار۔ اپنا" نہیں تو میرا ہی خیال رکھ لو "اس کی کمر سہلاتا ہوا وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ سپاٹ چہرہ لیا امان بھی کرسی کھینچتا اس پر دراز ہوا۔ زمان اپنا کھانا نکالنے لگا۔ تھوڑے ہی دیر بعد شانزہ دھیرے دھیرے قدم اٹھا کر نیچے آگئی۔

آؤ شانزہ بہنا کھانا نکال لو پلیٹ میں "زمان نے مسکرا کر کہا"

شانزہ کی آنکھیں بھیگ گئیں۔ گھر کی یاد آنا فطری بات ہے۔ رونا سا آنے لگا اور اس کے گال بھیگ گئے۔ امان نے بغور اس کے چہرے کو دیکھا۔

یہ لو ٹشو اور آؤ میں کھانا نکال دوں تمہیں "میز پر سے ٹشو اٹھا کر"

اسے دیکھ کر وہ ایک خالی صاف پلیٹ میں اسے کھانا نکالنے لگا۔

آنسو پونچھ کر وہ امان کے برابر ہی بیٹھ گئی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کتنا نکالوں؟ "زمان نے تھوڑے چاول ڈال کر پوچھا ۔۔"

ا۔اتنا ہی کافی ہے "وہ ہچکیوں کے درمیان بولی۔"

شوربا ڈالتے ہوئے اس نے یہ بھی ثابت کردیا تھا کہ وہ ایک بہن کا اچھا بھائی بھی بن سکتا ہے۔ اب اس کھانے کی میز پر اس کی ذمہ داری بڑھ چکی۔۔

امان کا رویہ بھی دیکھنا تھا اور ساتھ ساتھ شانزہ کو چپ بھی کروانا تھا۔

"زمان میں کل سے آفس جوائن کررہا ہوں تیار رہنا تم بھی کل"

کھانے کا لقمہ منہ ڈالتے ہوئے امان نے بات کا آغاز کیا

ہم ڈیٹس گریٹ۔۔ اگر تمہیں لگتا ہے کہ تم اب ٹھیک ہوگئے ہو تو"

کرلو پھر جوائن "وہ اس کی بات کو سراہتا ہوا بولا۔ رات کے گیارہ بج

گئے تھے۔۔ باقی وقت بھی باتوں میں گزر گیا۔ وہ آخری لقمہ منہ میں

ڈال کر اٹھ کھڑا ہوا۔

شب بخیر "کہتا ساتھ ہاتھ دھونے اپنے کمرے میں چلا گیا۔ آج وہ"

تمام رات جاگنے والا تھا۔ ٹیرس کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ ٹھنڈی ہوا اس

کے کمرے کے ماحول کو سرد کررہی تھیں۔ ایک دو کام سے فارغ ہوتا

وہ تسلی سے اپنے وارڈروب کی جانب بڑھا۔ ایک کتاب نکالی اور پلٹ کر

بیڈ پر آگیا۔۔۔

کمرے کی بتیاں بجھائیں اور ٹیرس کا دروازہ مکمل کھول کر تمام کھڑکیاں

بھی کھول دیں۔ کمرے میں اندھیرہ ہوگیا تھا۔ تمام گارڈز اب تک

جاچکے تھے۔ گھڑی کی طرف نگاہیں دوڑائیں تو بارہ بج رہے تھے۔ یہ

ماحول اچھا تھا اس ڈائری کو پڑھنے کے لئے۔ سائڈ ٹیبل پر رکھے لیمپ

کو روشن کیا۔ اسے یقین تھا کہ آج وہ یہ ڈائری ختم کرلے گا۔ ڈائری کے صفحات کھولے اور پلٹنے لگا۔ آخر کار وہ وہاں پہنچ گیا جہاں سے اس نے چھوڑا تھا۔

"ایک شخص کی وجہ سے یوں نسلیں ہوئی برباد۔۔۔"

"مئی ٦"

"عمر بڑھ رہی ہے اور بابا کی یاد دماغ پر حاوی ہورہی ہے"

اس نے صفحہ پلٹا۔ ٦ مئی کے بعد ١٦ جون کی ڈائری تھی۔ لگتا تھا کہ وقفہ وقفہ سے لکھی گئی ہے۔ شاید روز روز ڈائری لکھنا چھوڑ دیا تھا۔

"جون ١٦"

اپنی اور ماہ نور کی تصویر کے ساتھ بابا کی تصویر بھی لگادی"۔"

"فروری ۴"

ہمیشہ کی طرح ماہی کو جسمانی تکلیف دے کر اپنی روح کو اذیت" پہنچائی"۔

"مارچ ۱۵"
"یہ نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے".

"مارچ ۲۱"
"اب جینا ہے تو ان اذیتوں کے ساتھ"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اپریل ۱"
کیا کوئی اپنی ماں سے بھی نفرت کرسکتا ہے؟ کیا کوئی ہے اس دنیا میں" جو یہ کہے کہ وہ اپنی ماں سے نفرت کرتا ہے؟ میں ان سے نفرت کرتا ہوں مگر۔۔۔۔۔۔ خیر چھوڑو سب ٹھیک ہے، ایسا تو ہو ہی جاتا ہے" اور آگے ایک مسکراتا ہوا فیس۔

"جون ۱۳"

امان اور زمان !میری زندگی میری دنیا۔۔۔ !اس ڈائری سے انہیں" ایک اور سبق مل سکتا ہے !یہ کہ ان کے باپ بہت بے وقوف تھا جس نے اپنے باپ کی زندگی کو دیکھ کر اپنی زندگی برباد کر ڈالی۔ ہر عورت ایک سی نہیں ہوتی اور سب مرد ایک فطرت کے نہیں ہوتے۔ اپنی زندگی اپنے باپ کی وجہ سے برباد مت کرنا۔ خدارا۔۔۔۔ !یہ غلطی مت دہرانا۔ مستقبل تم دونوں کے ہاتھ میں ہے ورنہ یہ نسل در نسل یونہی چلتا رہے گا۔ بڑھتی عمر میری سوچ تبدیل کررہی ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ تم دونوں میرے جگر کے ٹکڑے میرے ماضی کو کوجھنے میں اپنی زندگی برباد کرو اور نہ میری وجہ سے اپنا ذہنی سکون متاثر "کرو۔ محبت کی دنیا کے بے تاج بادشاہ بن جاؤ

"جولائی ۱۷"

آج پھر مارا اور اتنا مارا کہ نیل پڑ گئے۔ میرے آنسو بہہ رہے ہیں اور" اتنے بہہ رہے ہیں گویا اپنی آنکھوں میں سمندر چھپا رکھا ہے۔۔۔ درد

کے بنا دل ہو تو بھی کیا دل ہو؟ وہ باہر گئی مجھے بتائے بغیر۔ میں ہمیشہ کہتا ہوں کہ میرے بغیر وہ کہیں نہیں جائے گی! مجھے ڈر لگتا ہے وہ مجھے چھوڑ کر بھاگ جائے گی۔۔۔ اس لئے ہمیشہ سے ہی میں چاہتا ہوں "کہ وہ میری بغیر گھر سے باہر قدم نہ نکالے

"ستمبر ١٦"

میں منہاج سمیع شاہ۔۔۔ مجھے اپنے نام کے آگے "سمیع" لگانا بہت "پسند ہے

زمان نے لب بھینچ کر صفحہ پلٹا۔

"ستمبر ١٨"

میں ہی غلط تھا مگر کوئی یہ بھی تو جانے کہ غلط تھا مگر کیوں؟ ایک" شرارتی اور زندگی جینے والا بچہ کب سنجیدہ ہوگیا؟ کب دل میں کھلونے کے شوق سے چاقو اور بلیڈ سے کھیلنے کا شوق پیدا ہوا؟ مجھے لگتا ہے کہ مجھے سمجھنا مشکل ہے! بس ایک ہی ہے جو مجھے سمجھ سکتا ہے اور وہ

صرف "تم" ہو۔ مجھے ماہ نور تو سمجھے گی جب میں اسے ڈائری پڑھنے کا
موقع دوں گا۔ اس کو دیکھ کر مجھے محسوس ہوتا ہے کہ وہ میری کہانی
جاننا چاہتی ہے مگر پھر لگتا ہے کہ یہ میرا وہم ہے"۔

"جنوری ۳۰"

میری زندگی کا دوسرا خوشی کا دن! پہلا خوشی کا دن جب ماہی میری"
ہوئی اور دوسرا خوشی کا دن جو آج ہے۔ میرے بچے آج میری آنکھوں
"کی چمک کی وجہ بنے تھے۔ وہ دونوں چودہ کے ہوگئے ہیں۔ ماشاءاللہ
اور یہ پڑھتے پڑھتے زمان کو احساس ہوا کہ وہ اپنی زندگی کے چودہ سال
بھی پڑھ چکا ہے
میرا دل، میری جان۔۔ یہ دنیا میں میرے نام سے جانے جائیں گے"
اس سے بڑی اور کیا خوشی ہو
گی؟ میری مسکراہٹ کی وجہ!ہوسکتا ہے مجھے مستقبل میں میرے بچے
اچھی سوچ اور اچھے لقبوں سے نہ پکاریں مگر۔۔۔ !بس یہ یاد کرنا ایک
باپ تھا جو صرف تمہارا تھا۔ ایک باپ تھا جو تمہاری ایک مسکراہٹ پر

جی اٹھتا تھا اور جب تم روتے تھے دل چھلنی ہوجاتا تھا۔ آنسو ہیں کہ بہے جارہے ہیں۔۔۔ مگر یہ نہیں معلوم کہ خوشی سے یا دکھ سے۔۔!"

"جون ۷"

"ماہی تم میری ہو"

*--
--*

وہ اس پر ایک آخری نظر غصہ کی ڈالتے ہوئے پیر پٹختا دوسرے کمرے میں داخل ہوا۔ اس کا لہجہ سخت اور آنکھیں جو غصہ سے خون آلود تھیں یدکدم بدل گئیں۔ آنکھیں نم ہو گئیں اور لہجہ کپکپایا۔ دائیں ہاتھ میں تھامی بیلٹ ہاتھ سے چھوٹ کر زمین ہر گر گئی۔ آنکھیں اشک بہانے لگی۔ دوسرے کمرے میں موجود زخموں سے چور اس عورت کو ہر بار یوں مارنے کے بعد وہ اس کمرے میں بیٹھ کر زاروقطار رویا کرتا۔ بائیں ہاتھ سے دروازہ بند کرکے وہ کپکپاتے ہونٹوں کے ساتھ دروازے سے ٹیک لگائے وہ نیچے بیٹھتا چلا گیا۔ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بالوں میں

پھنسا کر وہ ہچکیوں سے رورہا تھا۔ آج بھی اسے بےدردی سے تکلیف کے حوالے کرکے وہ یہاں بیٹھا رورہا تھا۔ مگر وہ جانتا تھا اب وہ عورت وہ کام نہیں کریگی جس کی وجہ سے اسے تکلیف دی ہے۔ وہ بےوجہ نہیں مارتا تھا۔ مگر اس شخص کا ظلم اس عورت باغی بھی بنارہا تھا۔ دوسرے کمرے میں بیٹھی عورت کو اس بات کا علم نہیں تھا کہ وہ اسے جسمانی تکلیف دے کر بعد میں خود بھی روتا ہے۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کو خوف سے دیکھا۔ یہ وہ ہاتھ تھے جو ہر بار اس پر اٹھے۔ ہاتھ کپکپانے لگے اور آنسوؤں میں تیزی آگئی۔۔۔ اور ہر بار کی طرح یہ رات بھی برباد۔۔۔۔ افسوس سے! دکھ سے ! چھلنی ہوا دل اسے ساری رات سزا دینے والا تھا۔

*---
--*

"اگست ۱۸"

وہ مرگئی۔۔۔ مرگئی۔۔۔ میری ماہ نور۔۔ میں نے اس ماردیا۔۔ وہ میں" نے نہیں مارا۔۔ میں بھلا اسے کیسے مار سکتا ہوں؟ میں نے اسے ماردیا

ڈیئر ڈائری "زمان کے آنسو تیزی سے بہے۔ ڈائری میں آس پاس خون کے چھینٹے تھے جیسے منہاج نے اپنے ہاتھ کو زخمی کیا ہوا .اسے اپنی ماں کی موت کا دن آیا۔ جب وہ چیخ چیخ کر رویا تھا۔ اس کی دل عزیز ماں موت کو لگاگئی تھی!

اتنے سالوں بعد ایک بار پھر اس نے گھر جانے کی ضد کی اور میں " اپنا ہاتھ نہیں روک پایا۔ وہ میں نے اسے بیلٹ سے مارا اور پتا نہیں۔۔ مگر میں نے نہیں مارا اسے۔۔۔ وہ بیلٹ اسے بہت زور سے لگی اور۔۔۔ وہ میں نے نہیں مارا ڈائری۔۔۔ میرے بچے مجھ سے نفرت کرنے لگے ہیں۔ مجھے میری ماہ نور چاہیے۔۔ مجھے میری محبت چاہیے۔۔۔ میں کیسے رہوں گا اس کے بغیر؟؟؟ نہیں مجھے وہ چاہیے۔۔ چھوڑ گئی مجھے۔ میں اسے بیلٹ سے مارتا رہا ہے اس لئے کہ وہ مجھے زندگی میں چھوڑ کر نہ چلی جائے مگر وہ مجھے دنیا میں اکیلا چھوڑ گئی۔ میں تڑپ رہا ہوں ! یہ میں نے کیا کردیا۔ ۱۱ اگست کی رات جب میں نے اس کو بیلٹ سے مارا تھا اس کے بعد میں چلا گیا تھا۔ مگر میں نے نہیں مارا اسے جان سے۔ پھر جب میں واپس آیا تو وہ بے جان ہوئے وجود کے ساتھ زمین

پر ہی پڑی تھی۔ منہاج کی ماہ نور مر گئی ڈیئر ڈائری۔ میری زندگی کا نور ختم ہوگیا۔ میری ماہ نور ختم ہوگئی۔ میں اب اپنے آپ کو بھی ماردوں گا۔ ختم کردوں گا۔ میرے بچے مجھ سے نفرت کرنے لگے ہیں اور مجھے دھمکیاں دیتے ہیں کہ وہ مجھے چھوڑ جائیں گے۔ امان۔۔ امان میں مجھے اپنا عکس لگتا ہے کہیں وہ میری طرح تو نہیں بن جائے گا؟ نہیں نہیں۔۔۔ ایسا نہ ہو کبھی۔ میں نے پہلی دفعہ ان دونوں پر ہاتھ اٹھایا۔۔۔ ہمیشہ ایسے ہی تو ہوا ہے !جب جب جس پر ہاتھ اٹھایا وہ میرا ہی رہا مگر ماہ نور چھوڑ گئی اور اب بچے۔۔ وہ کہتا ہے وہ مجھ سے زمان کو دور لے جائے گا اگر میں نے اب زمان کو ہاتھ بھی لگایا ڈیئر ڈائری !میرے بچے۔۔۔ مجھے ماہ نور چاہیئے۔۔ وہ مجھے چھوڑ گئی۔ میں نہیں رہ سکتا اپنی ماہی کے بغیر اس لئے میں نے تہیہ کیا ہے کہ میں مرجاؤنگا۔ ۱۸ اگست یے آج اور آج کے دن منہاج شاہ کا وجود مٹ جائے گا۔۔۔ اور یادیں؟ یادیں اس کے بچوں پر منحصر ہیں کہ وہ یاد کریں یا پھر ۔۔۔ بس ان باتوں کے آگے کچھ سوچنے کی ہمت بھی نہیں۔ ماہ نور کے بنا آج آٹھواں دن ہے ڈیئر ڈائری۔ میں یہ نہیں

کہوں گا کہ میں مرنے کے بعد اس سے ملوں گا !تم خود ہی بتاؤ میں ایسا کیوں کہوں؟ خودکشی حرام ہے !اور میں یہ حرام کام کرنے جارہا ہوں۔ "زمان کا ضبط بکھر گیا۔ گویا وقت پلٹ آیا ہو اور وہ اپنے باپ کے مرنے کا منظر دیکھ رہا ہو۔۔ آہ کیا اذیت ناک وقت تھا۔

"میری زندگی تم پر تمام کردی میں نے ڈیئر ڈائری۔ میری داستان اگر کوئی پڑھنا چاہے تو وہ تمہیں پڑھ کر میرا ماضی جان سکتا ہے مگر بدقسمتی یہ کہ کوئی جاننا ہی نہیں چاہتا۔ آنسو بہہ رہے ہیں اور ہاتھ ہر بلیڈ مارنے کی وجہ خون بہہ رہا ہے۔۔ سوری ڈائری میرے ہاتھ سے بہتا خون تمہیں گندا کررہا ہے نا؟ مگر تم فکر نہ کرو یہ سب ختم نہیں ہوگا مگر میں ہوجاؤں گا۔ میں مٹ جاؤں گا اور تم میرے ہر الفظ کو اپنے صفحوں میں ہی چھپا کر رکھنا۔ میں نے ماہ نور کو ماردیا۔ اسلام نے عورت کو بہت بڑا مقام دیا ہے مگر ہیں کچھ معاشرے میں میرے جیسے مرد! !!!!جو عورت کو مار پیٹ کر خود کو تسکین پہنچاتے ہیں۔۔۔ مگر۔۔۔ مگر میں کبھی اس پر ہاتھ اٹھا کر خوش تو نہیں ہوا؟۔ ہر ہر بار رویا ہوں اسے تکلیف دے کر۔ وہ جب جب تڑپی ساتھ میں بھی تڑپا۔

میں مررہا ہوں میرے بچوں۔۔۔ میری یادوں کو مٹادینا اگر تم چاہو
تو۔۔۔ ڈیئر ڈائری اپنے صفحوں پر میرا نام اور ایک ایک لفظ محفوظ
رکھنا۔ میں جانتا ہوں کہ خود کشی حرام ہے مگر یہ حرام کام میں کرنے
والا ہوِ۔ تمہاری ماں سے ملنا چاہتا ہوں میرے بچوں۔ کیا پتا میں جہنم
میں جاؤں اور ماہی سے نہ مل پاؤں۔ میری نقشِ قدم پر مت چلنا۔ ورنہ
اپنی زندگیوں کے ساتھ ساتھ اپنی نسلیں بھی تباہ کردو گے ! کبھی اپنے
جسم کو بھی ایذا مت دینا۔ یہ جسم اللہ کی امانت ہے جو ہمیں لوٹانا ہے۔
تمہارے باپ نے خود کے ساتھ ساتھ اپنی محبوب بیوی کو بھی اذیت
دی۔ عورت پر ہاتھ اٹھاتے وقت یہ ضرور سوچ لینا کہ وہ کسی کی کانچ
کی گڑیا ہے۔ کسی کے آنچل میں کھلنے والا پھول ہے جسے بیاہ کر تم لے
گئے۔ اسے پیار سے رکھو۔ بہت پیار سے۔ وہ مضبوط عورت جو تمہاری
ماں تھی وہ ہار گئی میرے لئے خود کو تکلیف پہنچاتے پہنچاتے۔ وہ تھی تو
میں تھا۔ میں ہی غلط تھا ڈیئر ڈائری ! کیا اللہ مجھے معاف کریگا؟ میں نے
اس پر ظلم کیا ہے جس کو اسلام نے بلند مقام دیا۔ وہ ایک اچھی

ازدواجی زندگی کی خواہش رکھتی تھی ہر عورتوں کی طرح۔ اچھی ازدواجی زندگی جس میں شوہر محبت کرے اور شک نہ کرے۔

محبت کی پہلی سیڑھی ہی تو اعتبار کی ہوتی ہے مگر۔۔۔ یہ میں نے کیا کردیا۔ اپنے ماضی کی وجہ سے اپنا مستقبل برباد کردیا، کسی کی زندگی برباد کردی۔ اسے ماردیا میں نے۔ کیا ہر ماں کی طرح اس کے دل میں خواہش نہیں ہوگی کہ وہ اپنے بچوں کو بڑھتے دیکھے، جب وہ ڈگریاں لے کر پلٹیں تو اپنے ماں باپ کی سمت آئیں۔ ہر ماں کی طرح کیا اس کا خواب نہیں ہوگا کہ وہ اپنے بچوں کے لاڈ اٹھائے ساری عمر؟ ان کی اچھی تربیت کرے؟ لیکن میں نے تو اسے ماردیا۔۔۔ میں نے اپنی محبوب بیوی کو ماردیا۔ میری ماں مجھ سے دور چلی گئی اور میں نے اپنے بچوں کی ماں کو ان سے دور کردیا۔۔ کیا فرق رہ گیا گھر برباد کرنے میں؟؟؟ میں نے اس کے خواب کچل دیئے ڈیئر ڈائری۔ میں نے اپنی محبت دیکھی صرف مگر وہ۔۔۔ مجھے اس سے بے حد محبت ہے۔ یہ وہ عورت تھی جو میری محبت میں ایک دفعہ کہنے پر اپنے گھر والوں چھوڑ آئی۔ یہ بات مجھے عمر کی اس دہلیز میں سمجھ آئی ہے کہ عورت اگر

آپ کو چھوڑنے کا تہیہ کرلے تو اسے جانے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ اگر ماہی کی نیت ہوتی تو وہ مجھے کسی بھی طرح بلکہ ہر طرح سے چھوڑ سکتی تھی۔ وہ میرے ساتھ رہی !میرا ظلم سہتی رہی۔ میری ایک مسکراہٹ پر جی اٹھتی۔۔۔ اسے موت کے گلے میں نے لگایا ہے ڈیئر ڈائری۔ میں تڑپ رہا ہوں۔ میرا ماضی مجھے برباد کرگیا !مگر میں نے اپنی بیوی کا زندہ دل بھی ماردیا۔ میں قاتل ہوں۔ مجھے تم سے محبت ہے ماہی۔ تمہارے بغیر میرا گزارا نہیں ماہی۔ میں نے ایک عورت پر ظلم کیا۔۔عورت بھی وہ جو میری محبت تھی۔ جو میری تھی صرف میری۔ وجود اور روح دونوں سے۔ میں غلط تھا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اس داستان میں غلط میں تھا۔ میں نے اس کے خواب چکنا چور کردیئے۔۔ غلط میں تھا۔میرے بچے بھی مجھ سے منہ موڑ گئے تو اب میرا دنیا میں کوئی نہیں۔ میری ماں سے کہنا مجھے اس سے محبت تھی۔ مجھے اس کی ضرورت تھی مگر۔۔۔۔ خیر چھوڑو اب سب ٹھیک ہونے جارہا ہے۔۔ کیونکہ میں دنیا سے جارہا ہوں۔۔ پستول میرے ہاتھ میں

ہے اور بس یہ چلنے والی ہے۔۔۔ منہاج شاہ اپنے بچوں سے محبت کرتا ہے۔۔۔ اللہ حافظ ڈیئر !شکریہ اتنے سال میرے ساتھ رہنے کے لئے۔

منہاج شاہ "۔~

اور آخری میں ایک لائین درج تھا جو منہاج نے ہی لکھی تھی۔

تم تھک گئ ہوگی اپنے صفحوں پر میرا"

"قلم رگڑتے رگڑتے۔۔۔ تم بھی اب آرام کرو

، صفحوں پر خون تھا۔ آخری میں بس ایک بڑا دل تھا جس میں ماہ نور امان اور زمان کا نام درج تھا۔

زمان کو صدمہ کی حالت میں تھا۔ دل چھلنی، روح چھلنی، جسم چھلنی اور تکلیف بےجا !آنسو بے ربط، سانسیں بےربط۔ سسکیاں اور ہچکیاں۔ فجر کی آذان اس کے امدر غبار ختم کرنے لگی۔ قدم اٹھے تو بے اختیار وضو کے لئے۔۔۔ میں اور میرا اللہ !اور میرے ماں باپ کی یادیں۔

*---

--*

ٹھنڈی ہوا اس شخص کے چہرے کو چھو رہی تھی۔ کپکپاتے ہاتھوں کے ساتھ وہ قلم پکڑے کچھ لکھ رہا تھا۔ ایک ہاتھ سے چہرے رگڑا تاکہ آنسو مٹ جائیں مگر پھر سے وہ آنکھیں بہنے لگیں۔ وہ تیزی سے قلم اس کتاب پر چلانے کی کوشش کررہا تھا۔ مگر ہاتھ اس قدر کپکپارہے تھے کہ وہ قلم اس سے چھوٹ رہا تھا۔ ہاتھ کی گرفت مضبوط نہیں ہورہی تھی۔ بائیں ہاتھ میں پستول پکڑ لی تھی اور اب دائیں ہاتھ کتاب پر چل رہے تھے۔ سامنے دیوار پر بہت سی تصویریں تھیں۔ ایک اس کی شادی کی بھی تھی اور ایک اس کے باپ کی۔ بستر کی چادر بگڑی ہوئی حالت میں تھی۔ سفید پردے ہوا کی باعث ہل رہے تھے۔ وہ شخص نڈھال سا بہتے آنسو اور کپکپاتے ہوئے ہاتھوں کے ساتھ اب بھی لکھنے میں مصروف تھا۔ کبھی نظریں اٹھا کر سائیڈ ٹیبل پر رکھی تصویر پر دیکھتا جس میں ایک خوش شکل اور مسکراتی ہوئی لڑکی تھی اور کبھی نگاہیں جھکا کر لکھنے لگتا۔ دائیں ہاتھ سے خون بھی بہا جارہا تھا جو اب اسکے صفحوں پر جذب ہورہا تھا۔ عجیب وحشی سے خاموشی تھی بس گونج رہی تھیں تو سسکیاں۔ اس کے دونوں بچے دوسرے کمرے میں اندر

سے دروازہ لاک کئے بیٹھے تھے تاکہ باپ نہ آسکے۔ آنسو اس کتاب میں گر کر اس کتاب کو اب گیلا کررہے تھے۔ اس نے جھٹکے سے ڈائری بند کی اور اسے چوم کر لبوں سے لگائے رکھا۔ بیڈ پر اس ڈائری کو رکھ کر وہ قلم بیڈ پر پھینک کر کھڑا ہوگیا۔ بائیں ہاتھ کی گرفت پستول پر مضبوط ہوئی۔ اس نے موبائل اٹھایا اور کال ملائی۔

ہیلو معظم۔۔۔ "دو لفظ ادا ہوئے۔ دوسری طرف موجود کو اس کا لہجہ" بھیگا ہوا محسوس ہوا۔ وہ چونکا۔

"کیا ہوا منہاج دادا؟"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سس۔سب گارڈز کہاں ہ۔۔ "لفظ ادا نہیں ہو پائے۔"

سب چلے گئے ہیں مگر میں یہیں آج ٹھہرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔۔۔" میں نیچے ہی گیراج میں اپنی ڈیوٹی کررہا ہوں۔ اپنے بیٹے کو گھر بجھوادیا ہے۔۔ میری بیوی کی کال آئی تھی کہ شہنواز کو گھر بھیج دوں تو میں نے اسے بجھوادیا۔ آپ فکر نہ کریں میں نیچے ہی ہوں"۔

ہمم "یہ لفظ ادا کرتے ہوئے وہ اپنے دونوں بیٹوں کے بارے میں" سوچنے لگا۔

آپ کو کوئی کام ہے تو میں اوپر آؤں دادا؟ "وہ جانتا تھا کہ وہ ٹھیک" نہیں ہوگا۔ اس کی بیوی کو مرے دن ہی کتنے ہوئے تھے۔

میرا ایک کام کرینگے؟ بابا سائیں "!وہ ٹھہر کر بولا۔ پہلی بار اس نے" انہیں بابا سائیں کہا تھا۔ وہ خوشی سے جہاں نہال ہوئے تھے وہاں کئی اندیشے بھی نمودار ہوئے تھے۔

"جی دادا."

میں مررہا ہوں بابا سائیں۔ میرے بائیں ہاتھ میں پستول ہے جو میں" خود پر چلارہا ہوں۔ آپ تو جب سے اس گھر میں تب سے کام کررہے ہیں نا جب میں پیدا بھی نہیں ہوا تھا۔۔۔"

نہیں میرا بچہ ایسا نہیں کرتے۔۔۔ خودکشی نہیں۔۔ ایسا نہیں بیٹے "اس" کے الفاظ انہیں چھلنی کرگئے۔

بابا سائیں میری بات مت کاٹیں۔۔ مجھے آج کہہ دینے دیں۔۔۔ بس" سمجھیں کہ وہ بچہ جو آپ کے سامنے کھیلا کودا، بولنا سیکھا وہ مررہا ہے ۔۔ اس کا۔۔ اس کا وہ۔وجود باقی ہے بس، روح تو کب کی مر چکی۔۔
بابا سائیں "وہ رونے لگا۔
نہیں میرا بچہ "وہ تڑپ اٹھے۔"
آپ کے سامنے کی بات ہے جب میں پیدا ہوا۔۔ ہے نا؟ آپ کے" سامنے کی بات ہوگی جب خود کو مارلوں گا۔ بس ایک۔۔ صرف ایک وصیت۔۔۔ بس ایک۔۔۔ میرے بچوں کا خیال رکھئے گا۔ ان کو بتایئے

گا میرے بارے میں۔ ان سے کہیئے گا ان کا باپ اتنا برا نہیں ہے خدارا آپ ایسا کہیں گے نا؟ آپ تو سب سمجھتے ہیں نا!؟ آپ تو اس گھر کے پرانے باسی ہیں نا۔۔۔ اور یہ کہ۔۔۔ ی۔یہ کہ وہ ماما۔۔۔ میری ماما۔۔ ان سے کہیئے گا میں ان سے بہت محبت کرتا ہوں۔ میں نے نفرت کبھی بھی نہیں کی مگر۔۔۔۔ ان سے کہیئے گا کہ انہوں نے جس بیٹے کو جنم دیا اس بیٹے کو خود ہی مار دیا۔ جیتے جی۔۔۔ تڑپتا ہوا چھوڑ گئیں وہ اسے۔۔۔ انہیں میرا چہرہ مت دکھایئے گا۔۔۔ میرے چہرے پر ان کی نظر بھی نہ پڑے۔ اس گھر کو جس جس وقت ان کی ضرورت تھی وہ میسر نہیں تھیں۔ وہ میرے باپ کو مفلوج کر گئیں۔ وجود سے دماغ سے۔ اپنے بیٹے کو وحشی بنا ڈالا۔ میرا باپ ان کی وجہ سے سسکتا سسکتا آخری وقتوں میں انہیں پکارتا مرگیا۔ ان کی وجہ سے میں نے اپنا باپ کھودیا اور۔۔۔۔ میں نے۔۔۔ وہ میں نے اپنی بیوی کو اتنی اذیت دی کہ وہ مرگئی۔۔ وہ مجھے چھوڑ گئی۔۔۔ میں مررہا ہوں بابا سائیں۔۔۔ جس گھر میں میری ہنسی گونجا کرتی تھی اسی گھر میں خون اچھلا ہے۔ چیخیں بلند ہوئی ہیں اور وحشتیں گونجی ہیں۔۔۔ وحشتِ آوارگی۔۔۔ اللہ

حافظ بابا سائیں۔۔ میری وصیت یاد رکھیئے گا "ہاتھ کانپنے لگے مگر بظاہر مظبوطی سے وہ اس کو کنپٹی پر رکھ کر آنکھیں بند کرگیا۔ بس تھوڑے وقت کی تکلیف ہے اور وجود سے روح الگ ہوجائے گی !اسی خاموش ماحول میں جہاں گھاٹیوں کا اندھیرہ چھایا ہوا تھا وہاں ایک زوردار آواز ،گونجی اور وہ کھڑا شخص زمین بوس ہوگیا۔ خون کے چھینٹیں دیواروں !پردوں اور زمین پر پڑیں۔ اور وہ دنیاوی تکلیف سے آزاد ہوگیا۔۔۔۔ دوسرے کمرے میں موجود بچوں کی رنگت فق ہوئی۔ مگر ان میں سے ایک نے سنبھل کر دوسرے کے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اس کا سر اپنی گود میں رکھ دیا۔ باہر کھڑے وہ معظم بابا ساکت ہوئے کان میں لگے فون سے آتی "ٹھاہ "کی آواز پر ششدر کھڑے تھے۔ گالوں پر آنسو بےربط بہہ رہے تھے۔۔

!یہ گھر ایک اور جان لے گیا۔ تیسری جان

ان للہ و ان الیہ راجعون "کہہ کر انہوں درد سے آنکھیں میچیں" تھیں۔

*---

--*

میت اندر کمرے میں رکھی تھی۔ وہ عورت بھی آئی تھی اپنی اولاد کی موت پر۔ اس کا چہرہ دیکھنے۔ صدمے سے چور۔۔۔

آپ اندر نہیں آسکتی۔۔ مجھے معاف کیجیئے گا" وہ جھکے سر سے اس" عورت کو اندر آنے سے انکار کررہے تھے۔

وہ میرا بیٹا ہے معظم صاحب "!وہ عورت درد سے چیخیں تھیں۔"

ہاں آپ کا ہی بیٹا تھا۔ آخری بار کہا تھا اس نے کہ میں بتادوں اس" کی ماں کو کہ وہ ان سے بہت محبت کرتا ہے مگر وہ چاہتا ہے کہ اس کا چہرہ اس کی ماں کو نہ دکھایا جائے۔۔۔ "کہتے ساتھ سر اٹھا کر اس عورت کو دیکھا جو ساکت کھڑی تھی۔

"اس نے۔۔ اس نے مجھے۔۔ یہ۔۔۔ "

جی انہوں نے یہی کہا ہے میڈم اب آپ جاسکتی ہیں "وہ جھکے سر کے" ساتھ بولا۔ بہت دیر گزر گئی مگر اس عورت کی آواز نہ آئی تو اس نے

سر اٹھا کر دیکھا۔ وہ دور لڑکھتے قدموں سے اسے جاتی دکھی تھی۔ جس کی نہ کوئی منزل تھی اور نہ کوئی ٹھکانہ۔۔۔

*---

ساری رات جاگ کر اس نے بلآخر وہ ڈائری مکمل پڑھ ہی لی تھی۔ نمازِ فجر کے بعد وہ سونے لیٹا تھا مگر نیند ہی نہ آئی۔ سب باتیں یاد آرہی تھی۔ انسان کا اپنی سوچوں پر بھی بس نہیں ہوتا۔ کافی دیر بعد بلآخر وہ نیند کی وادیوں میں اتر ہی گیا۔ قریب کوئی گیارہ بجے امان اس کے کمرے میں داخل ہوا۔ بستر آڑھا ترچھے لیٹے ہوئے زمان کے قریب آکر اس کی چادر درست کرکے اس کے اوپر اوڑھا دی۔ کوٹ پینٹ میں ملبوس وہ آفس جانے کو تیار کھڑا تھا۔ نکھرا نکھرا سا۔ وہ واقعی ایک ہینڈسم مرد تھا۔ آہستگی سے قدم بڑھاتے وہ بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ ہاتھوں کے پوروں سے سوتے زمان کا چہرہ چھو کر اب وہ اس کے بال سہلا رہا تھا۔ کسی کا لمس اپنے چہرے پر محسوس کرتے ہوئے وہ چھوٹی چھوٹی آنکھیں کھول کر اس کا چہرہ دیکھنے لگا۔ اس وقت زمان کے

گھنے بال اس کے منہ پر چھائے ہوئے تھے۔ اسے امان کچھ پہچانا پہچانا سا لگا تو اس نے اپنا سر اس کی گود میں رکھ دیا۔ امان مسکرادیا۔

اٹھ جاؤ زمان "وہ بہت پیار اور نرمی سے بولا۔"

نکاح خواں آگیا؟ "سوئے سوئے لہجے میں پوچھا گیا۔ امان الجھا۔"

"کیوں؟"

میرا نکاح؟ "معصومیت کی انتہاء ۔"

"!کروادیں گے۔۔۔ وہ بھی کروادیں گے !بہت جلد"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انشاءاللہ بول دو امان "سوتے ہوئے بھی شادی کی بے حد فکر کھائی" جارہی تھی۔

"انشاءاللہ تو میں بول دوں مگر تمہیں کوئی لڑکی پسند ہی نہیں کرتی" امان مسکراہٹ دباتے ہوئے چھیڑا۔ زمان بےساختہ مسکرایا۔ زمان نے اپنے سر کے ساتھ اپنے ہاتھ بھی اس کی گود میں رکھے ہوئے تھے۔

سنو! مجھے کمر میں بہت درد ہے۔۔۔تکلیف ختم ہی نہیں ہوئی "وہ" آنکھیں میچیں بتا رہا تھا۔ نیند حاوی تھی جس کے باعث آنکھیں کھولنے کا بھی دل نہیں کررہا تھا۔

کل کی وجہ سے؟ "امان کو اپنی غلطی کا احساس تھا۔"

"جی"

بہت زور سے لگ گئی لگی ہوگی !ڈاکٹر کے پاس چلو، اٹھو آؤ "اس نے" اٹھنا چاہا مگر زمان نے اسے مضبوطی سے پکڑ لیا۔

اتنا بھی درد نہیں ہے۔۔۔بس ٹھیک ہوں میں۔ لیٹا ہوا ہوں تو زیادہ" محسوس ہو رہا ہے"

"تو پھر اٹھو آفس چلو۔ تم نے ویسے ہی اب آنا چھوڑا ہوا ہے"

لاہور میں جھک مارنے گیا تھا؟ "نیند میں بھی جواب ہوتے پورے" تھے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آفس کب سے جوائن کرو گے زمان؟ "بالوں ہر ہاتھ پھیرتے ہوئے" پوچھا۔

"لاہور کی تھکن نہیں اتری ابھی"

"تو پھر کب تک آرام کرنے کا ارادہ ہے؟ "

ایک، دو ، تین، چار، پانچ، چھ ، سات، آٹھ، نو سال تک !اور اس" وقت بھی دیکھوں گا کہ تھکن اتری کہ نہیں "اس کی بات ختم ہوتے ہی امان نے اسے جھڑکا۔

اتنی غیر سنجیدگی اچھی نہیں ہوتی زمان۔۔ مجھے کل سے تم آفس جاتے" دکھو "وہ اٹھ کھڑا ہوا۔۔

کل سے جوائن کروں گا پکا "اس نے انگڑائی لیتے ہوئے جواب دیا۔"

جارہا ہوں میں "اثبات میں سرہلاتا وہ مڑا ہی تھا کہ زمان نے اسے" روک۔

خیال رکھنا !تم ویسے ہی بیمار تھے"تاکید کرکے پھر آنکھیں موند لیں۔"

امان کے لبوں پر مسکراہٹ رینگی اور وہ "ہمم "کرتا مڑگیا

کوٹ درست کرتا ایک آخری گہری نگاہ اس پر ڈال کر وہ پلٹ گیا۔ واچ دیکھتے ہوئے وہ اپنے کمرے میں داخل ہوا۔ شانزہ گہری نیند میں تھی۔ چابی میز سے اٹھا کر وہ اس کے قریب آیا۔ اس کا ہاتھ تھام کر لبوں سے لگایا اور پیار سے تکنے لگا۔ ہاتھوں سے اس کی چہرے کو چھپاتی زلفوں کو پیچھے کرکے اس کی پیشانی چوم کر کھڑا ہوگیا۔ وہ لیٹ ہورہا تھا۔ سنگھار میز کو ایک نظر دیکھا جہاں شیشہ اب تک نہیں لگا تھا۔ گہری سانس بھرتا وہ نیچے کی طرف ہو لیا۔

چائے لادو فاطمہ "عدیل کی آواز پر وہ دوبارا کچن کی سمت مڑی۔" عدیل نے گھڑی کی نظریں دوڑائیں۔ گیارہ بجنے لگے تھے۔ دھوپ تیز ہورہی تھی۔

تم آج نہیں گئی کالج؟ "فاطمہ نے اس کے آگے چائے رکھی۔"

!نہیں "مختصر جواب"

کیوں؟ "سرسری انداز۔"

اب صرف پریکٹیکل ہی لینے جاتی ہوں !شانزہ کے بغیر کالج جانے کا" بھی مزہ نہیں آتا۔ پہلے وہ ہوتی تھی تو ہم سارے سارے وقت مزے اور ہنستے ہی رہتے تھے "سنجیدہ چہرہ۔ عدیل کا مزاج سرد ہوا۔

اس لڑکی کا آئیندہ نام مت لینا "چائے کا گھونٹ بھر کر آواز کے" ساتھ کپ کو میز پر پٹخا۔

بہن کا نام لینا بھلا کیسے چھوڑا جاسکتا ہے "بریڈ پر مکھن لگاتے ہوئے" تحمل سے بولی۔

بہن والا ساتھ دیا ہے اس نے تمہارا؟ "کڑوا طنز۔"

آپ نے منگیتر والا ساتھ دیا اس کا؟۔۔۔میرا تو ہر بار پورا پورا ساتھ" دیا ہے "!بھنویں اچکا کر پوچھا تھا یا طنز کیا تھا۔۔ وہ سمجھ نہ پایا۔

"مطلب کیا ہے تمہارا"

مطلب جاننا اتنا مشکل نہیں آپ کے لئے "بریڈ کا ٹکڑا منہ میں ڈالتے" ہوئے کہا۔

چپ رہو فاطمہ !بکواس نہیں کرنا اب "!وہ غرایا۔"

میں نے کوئی اضافی بات نہیں کی !آپ نے جو پوچھا اسی کا جواب دیا"
ہے "فاطمہ چائے کا گھونٹ بھرا۔

تو کیا اس نے ٹھیک کیا میرا اعتبار توڑ کر؟"عدیل دانت پیسے۔"

"آپ کو کیسے پتا اس نے آپ کا اعتبار توڑا ہے؟"

عدیل کو اس کی دماغی حالت پر شک ہوا۔

کیا یہ واقعہ ہمارے سامنے پیش نہیں آیا تھا؟ جس نے اپنی ماں اور"
باپ کی عزت کی فکر نہیں کی کیا وہ میری بعد میں کرتی؟؟ کہہ دیتی
کہ مجھ سے کہ اسے کوئی اور پسند ہے؟ مجھ سے کیوں محبت کے
"ڈھونگ رچا رہی تھی

اب آپ غلطی پر ہیں بھائی !پہلی بات میں سب کی نہیں صرف آپ"
کی بات کررہی تھی !دوسری بات اگر وہ محبت کا صرف ڈھونگ رچا
رہی ہوتی تو آپ کی طرف پہلے امید سے اور پھر آپ کی آنکھوں میں
بےیقینی دیکھ کر ششدر نہ ہوجاتی !چہرے کے تاثرات سب بتادیتے

ہیں بھائی۔ نا انصافی اس کے ساتھ ہوئی ہے !ہر چیز آنکھوں کے سامنے عیاں ہے اگر آنکھیِ کھول کر دیکھیں !میرا ناشتہ خراب دیا "اپنا ناشتہ اٹھا کر نخوت سے کہتی کمرے طرف بڑھ گئی۔ کرسی پر بیٹھا عدیل نے غصہ سے لب بھینچے تھے۔

*---

--*

قریب ایک بجے وہ اس کی آنکھ کھلی تھی۔ انگڑائی لیتا ہوا وہ اٹھ بیٹھا۔ تیز دھوپ اس کی کھلی کھڑکی سے اندر آرہی تھی۔ کچھ وقت یونہی بیٹھنے کے بعد وہ واشروم سے فریش ہو آیا۔ سائیڈ ٹیبل سے موبائل اٹھا کر جیب میں رکھا۔ منہاج کی ڈائری بھی میز پر ہی پڑی تھی۔ ایک گہری نگاہ اس پر ڈال کر اسے تھام کر آرام سے وارڈروب میں محفوظ جگہ پر رکھ دیا۔ اسے شانزہ سے تفصیل سے بات کرنے کا یہ موقع اچھا لگا، اور امان بھی گھر پر نہیں تھا۔ وہ سیڑھیاں اترتا لاؤنج میں داخل ہوا۔ لاؤنج مکمل خالی تھا۔ ہوسکتا ہے شانزہ سورہی ہو یا اپنے کمرے میں

ہو۔۔ وہ اس کے کمرے میں نہیں جاسکتا کیونکہ یہ نامناسب تھا۔ کچن میں سے پتیلا گرنے کی آواز نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔ وہ دھیرے سے چلتا ہوا کچن میں آگیا۔ وہ کچن میں تھی اور اب گرا ہوا پتیلا واش کررہی تھی۔

ہیلو بہن "اس نے خوشدلی سے بات کا آغاز کیا۔ وہ اس کی یوں آمد" پر ہڑبڑا اٹھی۔

جی "شانزہ نے سنبھل کر جواب دیا۔"

کیا کررہی ہو؟ "اس نے دونوں بھنویں آچکا کر پوچھا۔"

میں۔۔وہ۔۔ چائے بنا رہی تھی۔۔۔ وہ کلثوم ابھی نہیں آئی تو خود ہی" آگئی "آواز ترتیب نہیں پارہے تھے۔

ہم۔۔۔ "کہتا ساتھ وہ چولہے کے قریب آیا جہاں ابھی پتی ڈال دی" گئی تھی۔

تمہاری اکیلے کی ہے؟ "چائے کا گھورتے ہوئے کنفرم کیا گیا۔"

جی زمان بھائی "حیرانی سے دونوں بھنویں اچکا کر جواب دیا۔"

"تمہارے بہن بھائی بھی آرہے ہیں؟"

نہیں زمان بھائی !میرا کوئی بہن بھائی نہیں میں اکلوتی ہوں "لہجے میں" بلا معصومیت.

چائے تو تین چار لوگوں کی لگ رہی ہے لڑکی !آؤ خود دیکھلو "وہ کچھ" قدم پیچھے ہٹا۔ شانزہ نے پتیلی میں جھانکا۔

مجھ سے ہر بار ایسا ہی ہوتا ہے !میں اندازاً ۲ کپ چڑھاتی ہوں مگر وہ" تین چار کپ چڑھ جاتی ہے "وہ روہانسی ہوئی۔ زمان نے نفی میں سرہلایا۔

چچچ اس میں تمہاری غلطی نہیں ہے شانزہ !اس میں چائے کی ہی غلطی" ہے !اب بھلا بتاؤ جب تم چڑھاتی ہی دو کپ ہو وہ چار کپ کیوں "ہوجاتی ہے!؟

ہے نا؟ دیکھا میری غلطی نہیں ہے !ماما کبھی مانتی ہی نہیں تھیں "اس" نے زمان کے مسکرائے چہرے کی جانب دیکھا جو اب سنجیدگی سے اسے دیکھ رہا تھا

تو لڑکی تم اندازاً پانی ڈالتی ہی کیوں ہو؟ کپ سے ناپ کر پتیلی میں" ڈالا کرو "ماتھے پر بل ڈال کر وہ اسے ہدایات بھی دے رہا تھا ساتھ ساتھ۔

"یعنی میری غلطی ہوئی؟ میں تو صرف دو کپ۔۔۔"

نہیں میری غلطی ہے۔ پہلے تم مجھے ایک بات بتاؤ !دو کپ چڑھاتی ہی" کیوں ہو چائے جب اکیلے پینی ہوتی ہے "سینے پر ہاتھ باندھ کر اب وہ پوچھ رہا تھا۔

وہ زمان بھائی پانی ابل کر کم ہوجاتا ہے !تو دو کپ چڑھاتی ہوں تو" ایک کپ پانی ختم ہوجاتا ہے اور ایک کپ مجھے مل جاتی ہے "دائیں ہاتھ کے ناخن بائیں ہاتھ سے اکھیڑے جارہے تھے۔ لہجے میں ہچکچاہٹ واضح تھی۔

"او اچھا اچھا تم چائے نہیں پائے بناتی ہو؟"

نہیں تو۔۔۔ پپ۔پتا نہیں "وہ جنجھلا اٹھی۔"

خیر چھوڑو میں دودھ ڈالتا ہوں !اور ہاں ایک کپ میرے لئے بھی" نکال لینا چائے "فریج سے دودھ نکال کر پتیلی میں ڈالنے لگا۔ جب تک وہ دم ہوتی رہی زمان نے دو چائے کے کپ اور چائے چھانے والی بھی سلیپ پر رکھ دی۔

لگتا ہے دم ہوگئی ہے، چھان لو !اور ہاں چائے لے کر گارڈن میں" آجانا "اسے تاکید کرتا ہوا وہ گارڈن کی طرف چلاگیا۔ اس نے سلیقے سے چائے چھان کر ٹرے میں رکھی۔ شکر کا پیالا اور چائے کا چمچہ رکھے وہ گارڈن میں آگئی۔ سلیپ سے اپنا موبائل اٹھانا نہیں بھولی۔ امان اس کی سم بدل چکا تھا۔ ایک نئی سم نکلوائی تھی اور اب وہی سم اس کے موبائل میں تھی۔ امان کے علاوہ کسی کا بھی نمبر سیو نہیں تھا۔ اس کی طرف سے سختی سے تاکید تھی کہ موبائل ہر دم پاس ہونا چاہیئے۔ کیونکہ وہ آفس ٹائم ہر بھی کال کیا کرتا تھا

زمان نے ہاتھ بڑھا کر چائے کی پیالی تھامی۔

آؤ بیٹھ جاؤ" سامنے والی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ کرسی آگے" کرکے بیٹھ گئی۔ زمان نے چائے لبوں سے لگالی۔ کیا ڈائقہ تھا چائے کا۔

واہ چائے کیا ذائقہ دار بنی ہے !بس اب اپنے بھائی سے کلنگ"
"کلاسس لیلو

شانزہ نے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا۔

"جی؟؟؟ یہ چائے میں نے بنائی ہے زمان بھائی۔۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن دودھ تو میں نے ڈالا ہے بھابھی جان! چائے میں سب سے" اہمیت دودھ رکھتا ہے !سوچو اگر میں دودھ صحیح سے نہ ڈالتا تو کیسے
"بدذائقہ بنتی چائے

"جی نہیں !چائے میں پتی بھی اہمیت رکھتی ہے"

شانزہ کو وہ اچھا لگنے لگا تھا۔ خود اس کا اپنا بھائی نہیں تھا اس لئے اسے زمان کو "بھائی "کہنا بھا گیا تھا۔ گفتگو ایسے کررہا تھا جیسے پرانے دوست ہوں۔

مگر میں نے اس سب میں زیادہ کام کیا ہے "وہ فرضی کالر جھاڑتے" ہوئے بولا۔

کیسے؟ "اس نے الجھی نگاہوں سے اسے دیکھ کر پوچھا۔"

میں نے دودھ ڈالا، پھر دو کپ بھی نکالے اور چائے چھانے والا بھی" "نکال کر سلیپ رکھا تاکہ تم چھان کر نکال سکو

میں نے بھی بہت کام کئے ہیں! میں نے پتیلی نکالی، اس میں پانی" بھرا، پھر چولہے پر چڑھایا، پھر ماچس بھی جلائی۔ پھر پتی بھی میں نے ہی ڈالی، چائے میں نے نکالی، اور شکر بھی میں نے ڈالا "شانزہ نے پوری کہانی سنائی۔ اور اس سب میں زمان اتنا تو جان گیا تھا کہ شانزہ واقعی اس کی بہن ہے۔ صرف رشتے سے نہیں بلکہ اس کی ایکٹنگ اتارنے میں بھی۔ وہ زبردستی مسکرایا۔ شاید بے عزتی سے۔

ہاں شاید تم نے زیادہ کام کیا ہے "وہ سر کھجاتا ہوا آخر مان ہی گیا۔"

تھینک یو "وہ مسکرا کر بولی۔"

تو کیسی گزررہی ہے زندگی؟ "کچھ وقفے کے بعد وہ اس سوال کی" جانب آیا جس کا جواب زمان اس کی آنکھوں میں اڈتے آنسو سے بھی پتا لگا سکتا تھا۔ وہ کچھ لمحوں میں ہی اپنی آنکھیں گیلی کر گئی۔ شانزہ کے تاثرات یکدم تبدیل ہوئے تھے۔ وہ جو تھوڑی دیر پہلے مسکرا رہی تھی اب اس کا چہرہ پیلا پڑرہا تھا۔

رونے سے کیا گھر چلی جاؤ گی؟ "چائے کو ٹرے میں رکھتا ہوا پوچھا۔"

وہ چپ رہی۔ وہ دونوں شیڈ کے نیچے بیٹھے تھے۔ پیلے رنگ کا پرنٹڈ جوڑا زیب تن کیا ہوا تھا جس پر لان کا پیلا ہی ڈوپٹہ تھا۔ وہ واقعی حسن کا کرشمہ۔۔ سادی سی خوبصورت لڑکی۔

روئے بغیر دل کو چین نہیں ملتا "آنکھیں رگڑتے ہوئے جواب دیا" گیا۔ زمان نے اس کی بات کو دل پر محسوس کیا۔

"کیا تم فاطمہ سے بات کرنا چاہو گی؟ اگر میں تمہاری بات کروادوں؟"

شانزہ اس کی پیشکش پر اچھل کر کھڑی ہوگئی۔

آپ۔۔ آپ میری۔۔میری اسے بات۔۔؟ "حیرت اور خوشی سے الفاظ" ادا بھی نہیں ہورہے تھے۔ زمان اس کی بچوں والے انداز پر کھل کر مسکرایا۔

اس سے زیادہ کچھ نہیں کرسکتا میں اپنی بہن کے لئے !بس اسی بات" کا دکھ بھی ہے "مسکراہٹ سمٹ گئی تھی۔ شانزہ نے اس کے چہرے کو بغور دیکھا۔

آپ دکھی نہ ہوں زمان بھائی۔۔ آپ میری واقعی میں بات کروائیں" گے نا فاطمہ سے؟ "وہ کرسی پر پھر سے بیٹھ گئی۔

ہاں کرواؤں گا یار !فون پر "وہ اسے یقین دلاتا ہوا بولا۔"

سچی !!!مجھے یقین نہیں آرہا ہے "وہ خوشی سے تالی بجاتی ہوئے بولی۔"

"اس یقین نہ آنے کے چکر میں تم اپنی چائے ٹھنڈی کررہی ہو لڑکی" وہ شرارت سے بولا۔

اوہ ہاں۔۔۔ "وہ چائے کی جانب متوجہ ہوا۔"

شانزہ ایک بات بتاؤ !اگر تمہیں یہاں سے جانے کا موقع مل جائے تو"
گھر جاؤ گی؟ "جان بوجھ کر یہ سوال کیا تھا۔ وہ اس کے خیالات جاننا
چاہتا تھا۔ وہ خاموش رہی۔ جیسے اس کا جواب اسے خود نہیں معلوم۔
نہیں۔۔ مم۔مگر مجھے ماما سے تو ملنا ہے نا "زمان کو لگا اس کو سننے میں"
غلطی ہوگئی ہے۔
نہیں؟؟؟ تم گھر نہیں جاؤ گی؟تو کہاں جاؤ گی؟ "لہجے میں حیرت واضح"
تھی۔۔
میں کہیں اور چلی جاؤں گی !بہت دور !اتنی دور جاؤ گی کہ کسی کو خبر"
نہیں ہوگی !ایسی جگہ جہاں مجھے شک کی نگاہ سے نہ دیکھا جائے۔۔۔
مجھ پر یقین کیا جائے اور میرے ہر سچ پر یقین کیا جائے۔ میں ماما کو
بھی ساتھ لے کر جانا چاہوں گی زمان بھائی !اگر ماما آنا چاہیں "وہ
سرجھکا کر بتا رہی تھی۔ زمان نے گہری سانس لی۔
معلوم کروایا تھا میں نے کہ تمہارے نکاح والے دن گھر میں کیا ہوا"
تھا "۔ وہ کہہ کر خاموش ہوا۔

کوئی اپنوں پر اعتبار کرنا کیسے چھوڑ سکتا ہے۔ جبکہ وہ آپ کا خون" ہو۔۔۔ وہ مجھے تو اسی وقت ہی بھول گئے تھے جب رمشا ہماری زندگیوں میں داخل ہوئی تھی یعنی جب تایا تائی کا وفات ہوئی تھی"۔ وہ اس معصوم لڑکی کو بہت پیار سے دیکھ رہا تھا۔ اس کی باتیں دل موہ لینے والی تھیں۔

اور عدیل؟ "جان بوجھ عدیل کا ذکر نکالا۔"

جو بھی ہو زمان بھائی۔۔۔ حقیقت جتنی کڑوی ہو اس بات کو کوئی" نہیں جھٹلا سکتا کہ میں اب امان کے نکاح میں ہوں !جو بھی ہو عدیل پہلے بھی میرے لئے نامحرم تھے۔ ہاں مگر ایک جذبات تھے اور اس بات کا یقین تھا کہ میری شادی انہیں سے ہوگی لیکن اب ظاہر ہے وہ بھی نہیں !جو بھی ہے نامحرم پہلے بھی تھا اور اب بھی ہے۔۔۔ محبت ختم نہیں ہوتی تو باقی بھی نہیں رہتی۔ دل تو تب کرچیاں بکھیرتا ہے جب آپ کا اپنا آپ پر اعتبار نہ کرکے منہ موڑ لیتا ہے۔۔ مجھے اس کی

" بہت زیادہ ضرورت تھی زمان بھائی !جب مجھے بابا مار رہے تھے۔۔۔

وہ رورہی تھی۔ پہلے ہچکیوں سے پھر بلک بلک کر۔۔ زمان نے اسے روکا نہیں۔ دل کا غبار نکل جانا ہی اچھا ہوتا ہے۔

بابا نے کہا کہ مجھ جیسی بیٹیوں کو مر ہی جانا چاہیئے۔۔ انہوں نے کہا" کاش تم پیدا ہوتے ہی مرگئی ہوتی۔۔ اعتبار بھی کوئی چیز ہوتی ہے زمان بھائی جو میرے بابا کو مجھ ہر کبھی نہیں تھا اور وہ عدیل !جب میں نے ان کو ہوش دلانا چاہا۔۔ کہ۔۔ کیا شانزہ ایسی ہوسکتی ہے عدیل؟۔۔۔ تمہاری شانزہ۔۔۔"ہچکیاں اسکی بات کو پورا نہیں ہونے دے رہی تھی۔

وہ اس لڑکی کو بکھرتے دیکھ رہا تھا۔

تو پتا ہے زمان بھائی اس نے۔۔۔ اس نے صرف مجھے دیکھا اور اپنا" چہرہ دوسری طرف پھیر لیا جیسے میں گندی سڑی لاش ہوں۔ اس وقت یقین آیا مجھے کہ محبت میں اعتبار نہ ہو تو وہ محبت نہیں ہوتی۔ اس وقت یہ وہ لمحہ تھا کہ مجھے خود پر ہی شک ہوگیا کہ کہیں میں ہی تو بدکردار نہیں؟ چار، چھ لوگ آپ پر ایک ساتھ الزام لگارہے رہے ہیں یقیناً آپ میں ہی کوئی نقص ہوگا۔ میں نکل گئی وہاں سے۔۔ کبھی نہ

واپس آنے کے لئے۔۔ میں اپنی ماں سے ملوں گی مگر اس گھر میں نہیں۔ کہیں باہر ہی مگر میرے قدم اس گھر میں دوبارہ نہیں اٹھیں گے۔۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔ "وہ نفی میں سرہلاتے ہوئے بولی۔

کتنی بےوقوف ہو تم "وہ بےچارگی سے نفی میں سرہلاتا ہوا بولا۔"

شانزہ نے نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا۔

"کیوں؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گھر چھوڑ گئی؟ حیرت ہے بھئی !ہاں چھوڑ دیتی گھر مگر اپنی بےگناہی" ثابت کرکے۔۔۔ میں ہمیشہ سے یہ کہتا ہوں کہ عورت کمزور نہیں ہوتی۔ بس اسے اپنی طاقت کا اندازہ نہیں ہوتا !اور جس دن اسے اپنی طاقت کا اندازہ ہوجائے تو وہ دنیا کو آگ لگادے۔ منہ بند کیوں رکھا؟ جب اپنی عزت پر بات آجائے تو لبوں کو سی لینے سے مظلوم نہیں بن جاتے۔ اپنی پوری بات کرتی اور گھر سے نکل جاتی۔۔۔ آدھی ادھوری

بات کون کرتا ہے؟ اپنے حصے کا کہو اور گھر سے نکل جاؤ۔۔ اگر انہیں
" تم پر اعتبار ہوگا تو وہ پلٹیں گے ضرور۔۔۔

"وہ میری بات سننے کو تیار نہ تھے۔۔ کیا کرتی میں؟"

"عدیل بھی نہیں تھا؟ رائٹ؟"
جی "سرجھکا کر جواب دیا"
"بس ایک کام کرتی"
"کیا؟"
اس کے قریب جاتی اور ایک زوردار تھپڑ جڑ دیتی۔ سارے جرم یاد"
"آجاتے اسے اپنے۔۔ آسان حل

"اس سے کیا ہوتا۔۔ میں اب بھی کون سا خوش ہوں"
تو تمہیں کس نے کہا زبان بند رکھنے کو شانزہ؟ ظلم کے خلاف آواز"
اٹھاؤ "وہ خاموش ہوگئی۔ اسی دم موبائل پر کال آنے لگی۔ اس نے نام

پڑھا تو بڑے بڑے لفظوں میں "امان "لکھا تھا۔ اس نے سر اٹھا کر زمان کو دیکھا۔

"کس کی کال ہے؟"

امان کی "اس نے جواب دے کر کال ریسو کی اور کان سے لگالیا۔"

"ہیلو شانزہ"

جی "اس نے مختصراً جواب دیا۔ زمان کو آواز نہیں آرہی تھی۔ اس" نے چائے کا گہرا گھونٹ بھر کر ٹرے میں کپ رکھ دیا۔

کیسی ہو؟ "اس کے یوں پوچھنے پر شانزہ حیران قدرے ہوئی تھی۔" اسے گئے صرف دو، تین گھنٹے ہی ہوئے تھے۔

"جی ٹھیک ہوں"

یاد آرہی ہے تمہاری۔۔۔ "وہ بچوں جیسے لہجے میں بولا۔ نہ چاہتے" ہوئے بھی شانزہ کی پلکیں جھک گئیں۔

"اچھا ایک بات تو بتائیں مسز امان"

"جی"

کیوں اتنی محبت ہے مجھے تم سے؟ کیوں پسند ہو اتنی زیادہ مجھے؟ "یہ" آج اس بندے کو ہو کیا گیا تھا؟ وہ حیرت سے موبائل کو تکنے لگی۔ موبائل پھر کان سے لگالیا۔ وہ خاموش رہی۔

"میرا دل نہیں لگ رہا ہے آفس میں۔۔۔ شام کو باہر چلیں گے" صاف لگ رہا تھا کہ امان آج بہت موڈ میں تھا۔

"باہر؟"

جی باہر۔۔۔ لانگ ڈرائیو پر۔۔۔ اور ہاں رات کا ڈنر بھی۔۔ ٹھیک ہے؟ اور ہاں ایک اور بات !تم آج ہرے رنگ والا سوٹ پہنا۔۔ گہرا ہرے رنگ والا۔ وہ جو میکسی خرید کے لایا تھا نا میں تمہارے لئے؟ وہی !بہت خوبصورت لگو گی تم ہمیشہ کی طرح "وہ خاموشی سے بس اسے سن رہی تھی۔ ایک نظر سامنے زمان پر ڈالی جو اپنے ناخن چباتا اسے دیکھ رہا تھا۔

کچھ بولو بھی شریک حیات "امان نے اسے چونکایا۔"

"جی۔۔۔وہ۔۔ میں۔۔۔ وہ۔۔ میں کہہ رہی تھی کہ کب؟"

شام میں !میں کچھ گھنٹوں میں آؤں گا۔ تم تیار ہوکر باہر آجانا۔۔"

"ٹھیک ہے؟

جی "کہہ کر ایک دو، باتیں کرکے کال رکھ دی۔"

اس نے لب بھینچے۔

وہ کہہ رہے ہیں کہ شام میں لانگ ڈراوئیو پر چلیں گے۔۔ مگر مجھے"

نہیں جانا زمان بھائی۔۔ "وہ روہانسی ہوگئی۔

کیوں نہیں جانا بھئی !جاؤ شانزہ۔۔۔ کتنے دنوں سے گھر میں ہی بیٹھی"

"ہو۔۔کب آرہے ہیں بھائی؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"شام تک یہی کوئی پانچ بجے تک۔۔۔ مگر مجھے۔۔۔"

آؤ چلو پھر تم تیار ہونے جاؤ ویسے بھی تم لڑکیاں بہت وقت لگاتی"

ہو۔۔۔ اٹھو "اس کی بات کاٹ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

مگر زمان بھائی۔۔ میں نہیں جانا چاہتی۔۔۔ "آنسو بہنے لگے۔۔"

میری بات سنو شانزہ !تم ضرور جاؤ امان کے ساتھ۔ وہ تم سے محبت"

کرتا ہے !ہاں اس نے جو کیا بہت غلط کیا !اسے ایسا کرنے کا کوئی حق

نہیں تھا۔ تم ہو کر آؤ رات تک پھر میں تمہاری فاطمہ سے کال پر بار بھی کرواؤں گا۔۔۔ شرط یہ ہے کہ تمہیں جانا ہوگا۔ ہاں اور ایک کام کرنا رات کو جب امان سوجائے تو گارڈن میں آجانا ہے مگر میرے لئے کافی بنا کر۔۔۔ کافی کو میری دوسری شرط پر رکھو۔۔ میں فاطمہ کو پہلے ہی اطلاع کردوں گا کہ سوئے نہیں۔۔۔ ٹھیک ہے؟؟ "وہ اسے فاطمہ سے بات کروانے والا تھا۔ اس سے بڑھ کر اور کون سی ہوسکتی تھی۔

ٹھیک ہے بھائی !میں جارہی ہوں۔۔۔ "وہ چہکتی ہوئے اٹھ کھڑی" ہوئی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں جاؤ تیار ہونے جاؤ جلدی اب "اس کو مسکراتا دیکھ کر وہ بھی" مسکرایا۔

وہ بھاگتی ہوئی جانے لگی۔ ابھی تھوڑا دور ہی گئی تھی کہ رک گئی اور پلٹ کر زمان کو دیکھا۔

آپ بہت اچھے ہیں زمان بھائی "اس کے لبوں کے ساتھ اس کی" آنکھیں بھی مسکرا رہی تھیں۔ وہ کہہ کر رکی نہیں بلکہ بھاگ گئی۔ زمان کچھ سوچ کر مسکرایا۔

*--

*

ہیلو نفیسہ چاچی۔۔۔ کیسی ہیں آپ؟ "وہ ان کے گرد بانہیں ڈالتے"

ہوئے لاڈ سے بولی۔۔

میں تو ٹھیک ہون میری جان "انہوں نے مسکرا کر اس کا گال چوما۔۔"

ہائے یہ نیا نیا مارکیٹ میں آیا ہے پیار کرنے کا انداز یا میں آج زیادہ"

اچھی لگ رہی ہوں؟ "وہ مسکرا کر بولی۔

"میں تمہیں ہمیشہ سے اتنا ہی پیار کرتی ہوں میرا بچہ"

وہ آٹا گوندھ کر روٹیاں بنا رہی تھیں۔

ہاں مگر چومتی تو نہیں تھیں مجھے "وہ اب انہیں چھیڑنے لگی تھی۔"

ہاں اب تو چوم لیا نا "وہ ایک بار پھر اس کا گال چوم کر بولیں۔"

ایسا مت کریں مجھے آپ سے محبت ہوجائے گی "وہ شرما کر بولی تو وہ"

ہنس دیں۔

"کھانا کھاؤ گی؟"

"کھالیا چچی جان میں نے"

پتا نہیں شانزہ کس حال میں ہوگی "اداسی پورے چہرے پر پھیل گئی۔"

فاطمہ بھی ان کی گفتگو سن کر چپ ہوگئی۔

"یاد آرہی ہے نا آپ کو؟"

ہر لمحے، ہر گھڑی آتی ہے یاد اس کی "آنسو بہنے لگے۔ "

میرا وعدہ ہے چچی جان آپ سے۔۔ میں اسے آپ سے ضرور ملواؤں گی۔۔۔ میں اسے ڈھونڈ رہی ہوں اور مجھے وہ جلد مل جائے گی۔۔ ان شاء اللہ۔۔ آپ بس دعا کرتی رہیں "وہ انہیں تھپکنے لگی۔

ہر وقت زبان صرف اس کا ورد کرتی ہے۔۔ اللہ اسے اپنے حفظ و امان میں رکھے "انہوں نے انگلیوں کے پوروں سے آنسو صاف کئے

آمین "فاطمہ نے دل پر محسوس کرتے ہوئے کہا۔"

*--
--*

وہ لاؤنج میں اخبار پڑھ رہا تھا۔ گھڑی اب چار بجا رہی تھی۔ ایک نگاہ گھڑی پر ڈال کر کلثوم کو آواز دی۔

جی زمان دادا" وہ ہاتھ پونچتے ہوئے آئی۔"

تم نے بھوکا مارنے کا ارادہ کر رکھا ہے کیا لڑکی؟ "وہ مصنوعی غصے" سے بولا۔

"نہیں تو۔ آپ نے بتایا ہی نہیں کیا کھانا ہے آپ نے"

"ہاں ہاں اب جاؤ لڑکی کھانا لے کر آؤ جلدی سے"

"کیا بناؤں آپ کے لئے؟"

کچھ بھی بنادو میری ماں "وہ جنجھلا اٹھا۔"

انڈہ تل دوں آپ کے لئے؟ "زمان نے ہاتھ اپنے منہ مارا۔"

لڑکی ناشتہ نہیں کرنا میں نے کھانا کھانا ہے۔۔ کچھ اور بنالو۔۔ اور اگر"

"بہت مہربان ہورہی ہو تو بریانی بنالو

نہیں نہیں میں سادے چاول کے ساتھ شوربہ بنادیتی ہوں "وہ کتراتے" ہوئے بھاگ گئی۔ زمان اس کی اس حرکت پر مسکرایا۔ اس نے اپنی

نگاہیں پھر سے اخبار پر مرکوز کرلیں۔ پندرہ منٹ بعد شانزہ نیچے اتری۔ گہرے ہرے رنگ کی میکسی پر ہرے رنگ کا ہی ڈوپٹہ تھا جسے اچھی طرح سر پر پھیلایا ہوا تھا۔

"زمان بھائی ہوگئی ہوں میں تیار !اب آپ اپنے وعدے پر پورا اتریئے گا"

زمان نے اسے دیکھا۔

"تمہارے چہرے سے پتا چل گیا کہ میرا بھائی تمہیں دیکھ کر چیخ اٹھے گا"

"نہ چاہتے ہوئے بھی اس کی پلکیں جھکیں۔ وہ زمان سے اس بات کی توقع نہیں کررہی تھی۔

"خوشی سے نہیں خوف سے لڑکی اتنا شرمانے کی ضرورت نہیں"۔

شانزہ نے حیرانی سے منہ کھولا۔

"کیوں؟"

"یہ میک اپ کیا ہے تم نے؟"

مجھے میک اپ نہیں کرنا آتا "زمان نے اس کے جواب پر افسوس سے "
سر ہلایا۔

یوٹیوب پر کوئی ٹٹوریل ہی دیکھ لیتی۔۔۔ خیر جاؤ اور یہ لال کم کرو"
"چہرے سے

یہ بلش ہے "اس نے اپنے گال چھوتے ہوئے بتایا۔"

جو بھی ہے اسے کم کرو اور وہ کیا ہوتا جو تم لڑکیاں آنکھوں میں"
"تھوپتی ہو؟

"آئی میک اپ؟"

"نہیں لڑکی وہ کالی کالی ڈنڈیاں جو مارتے ہو آنکھوں میں؟"

"آئی لائیزر؟"

ہاں ہاں وہی وہی !سرمہ بھی لگالو آنکھوں میں تھوڑا سا اور جاؤ فرش کم کرو "وہ اسے تاکید کرتے ہوئے بولا۔

زمان بھائی فرش نہیں بلش "وہ ماتھے ہر ہاتھ مار کر بولی"

"ہاں ہاں وہی وہی۔۔۔ باقی ماشاء اللہ اچھی لگ رہی ہو"

افف اللہ اب میں نہیں جارہی کہیں "وہ دھپ سے سامنے والے صوفے پر بیٹھی۔

جاؤ شانزہ فرش صاف کرو اپنے چہرے سے ورنہ جو ویٹر آرڈر لینے آئے گا وہ بھی خوفزدہ ہوجائے گا "شانزہ زور سے ہنسی۔

پھر تو مجھے ایسے ہی جانا چاہئے" زمان نے اسے گھورا۔ اسی وقت امان" کی گاڑی کا ہارن بجا۔ سکون سے بیٹھی شانزہ اچھل کر کھڑی ہوگئی۔

جاؤ جاؤ اب ایسے ہی جاؤ "وہ طنز کرتا ہوا اخبار نگاہوں کے سامنے" پھیلا کر بیٹھ گیا۔

نہیں زمان بھائی۔۔۔ وہ۔۔میں جلدی سے ہوکر آئی "وہ کمرے کی جانب بھاگی۔۔ زمان اٹھ کر باہر آگیا۔

"سلیم امان سے کہو بی بی آرہی ہیں"

سلیم اثبات میں سر ہلاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

زمان کو شرارت سوجی۔ وہ پلٹ کر سیڑھیوں کی طرف آیا اور اوپر کی سمت منہ کرکے آوازیں لگانے لگا۔

ہاں ہاں امان !آجاؤ آجاؤ۔۔ لگتا ہے غصہ میں ہو بہت !تمہاری بیوی؟"

ہاں وہ ابھی ابھی تیار ہونے گئی ہے "اس کی آواز شانزہ اپنے بیڈروم میں آسان سے سن سکتی تھی۔ وہ سہم کر جلدی جلدی میک اپ کر کے نیچے کی جانب بھاگی۔۔

ایسا نہیں ہے !میں تیار ہوں "وہ تیز تیز آواز میں بولتی ہوئی" سیڑھیوں کی جانب دیکھتی ہوئی تیزی سے اتر رہی تھی۔

ہاں جی بہن جی !جاؤ تمہارا شوہر باہر انتظار کررہا ہے۔۔۔ اور ہاں اب" تم اچھی بھی لگ رہی ہو "وہ اسے چھیڑتے ہوئے بولا۔

آپ نے میرے بارے میں جھوٹ کہا۔۔ وہ کہاں ہیں؟ "وہ بنھویں" سکیڑ کر بولی۔

نہیں میں تمہاری بات تو نہیں کررہا تھا "وہ انجان بن گیا۔"

آپ نے کہا امان تمہاری بیوی ابھی تیار ہونے گئی ہے "وہ دونوں ہاتھ" کمر پر باندھے پوچھ اس کی خبر لے رہی تھی۔

اوہ تو تم بیوی ہو !لیکن میں امان کی دوسری بیوی کی بات کررہا" تھا۔۔ چلو آپ کے منہ سے سنتے ہوئے اچھا لگا کہ آپ امان کی بیوی "ہیں

اسے بے جا شرم آئی۔

میں جاؤں؟ "وہ باہر کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔"

اس کے اندر آنے کا انتظار کررہی ہو تو کرسکتی ہو "وہ بھرپور" مسکراہٹ کے ساتھ خطرے کی خبر بھی دے چکا تھا۔

ڈرائیں تو مت "وہ سہم کر باہر کی طرف ہولی۔"

وہ ہیچھے کھڑا ہنسنے دیا۔

*--
--*

سر پر ڈوپٹا ٹکائے وہ دروازے سے باہر نکلی تھی۔ اسے اپنی جانب آتا دیکھ کر وہ گاڑی سے اتر کر دوسری جانب آیا۔ ہاتھ بڑھا کر اس کے لئے دروازہ کھولا۔ آوارہ لٹیں اس کے چہرے کے چکر لگارہی تھیں۔ سر جھکاتے ہوئے اس کے قریب آئی۔ امان کو وہ سیدھا اپنے دل میں اترتی محسوس ہورہی تھی۔ اپنی پلین میکسی اٹھائے گاڑی میں بیٹھی۔ امان کو دیکھنے سے گریز کررہی تھی۔ امان گھومتا ہوا ڈرائیونگ سیٹ پر آبیٹھا۔ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اب کیا کرے اس لئے سر جھکائے وہ اپنے ناخنوں کو تک رہی تھی اور امان اس کو۔ سر اسٹیرینگ پر ٹکائے اب وہ اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ گھنی پلکوں پر مسکارا لگا ہوا تھا، گہرا کاجل اس کی آنکھوں کو اور زیادہ خوبصورت بنا رہا تھا۔ ترشے ہوئے ہونٹوں پر ہلکی لال لپ اسٹک !وہ واقعی امان کے ساتھ جچتی تھی۔ امان نے خود کو بیک مرر میں دیکھا اور تیزی سے بالوں پر ہاتھ پھیر کر بال سنوارنے لگا۔ اتنا اتاولا ہوکر بھاگا بھاگا آیا تھا صرف اس کے لئے۔

کالے رنگ کا کوٹ اور ہاتھ میں واچ پہنا ہوا تھا۔ ہاتھ بڑھا کر نرمی سے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور جھک کر لبوں سے لگالیا۔ لمس پاکر شانزہ کو کرنٹ سا لگا۔ ہاتھ بےاختیار کانپ اٹھا۔

بہت خوبصورت "دل کی بات لبوں پر آگئی۔ وہ شانزہ امان تھی۔۔۔" اسے خوبصورت ہونا ہی تھا۔

گاڑی اسٹارٹ کی اور بائیں ہاتھ سے اس کا ہاتھ تھام کر گئیر چینج کیا۔ اس کا ہاتھ مستقل اسی کے ہاتھ میں تھا۔ وہ سارا راستہ اس سے باتیں کرتا طرح۔۔۔ آفس میں گزرے دن کا حال سنایا اور وہ سارے رستے خاموش رہی۔ شانزہ نے ذرا سای نگاہیں موڑ کر اسے دیکھا۔ کالا کوٹ اور نکھرہ نکھرہ چہرہ اسے بے حد ہینڈسم بنارہا تھا۔ گھنے بال جو اس سے بات کرتے ہوئے اپنی جگہ سے ہل رہے تھے۔ ہلکی ہلکی مونچھیں اس کے چہرے کو اور خوبصورت بنارہی تھی۔ کھڑی ناک اس کے چہرے کی خوبصورتی تھی اور جب بھی وہ بھنویں اچکاتا تھا گویا قیامت لگتا تھا اور اس پر مسکراہٹ!

پہلے کچھ کھا لیتے ہیں !میں نے صبح سے ہی کچھ نہیں کھایا "اس نے مہنگے ریسٹورینٹ کے سامنے گاڑی روکتے ہوئے کہا۔ وہ تو کوئی بے جان مجسمہ بنی بیٹھی تھی۔۔ وہ گاڑی سے اترا تو وہ بھی ساتھ اتر گئی۔

میں ہر پانچ منٹ بعد خود کو یہ کہنے سے روک نہیں پارہا کہ میری" شانزہ بے حد خوبصورت لگ رہی ہے "مسکراہٹ بکھیرتے اسے شرارت سے دیکھنے لگا۔ اس کے یوں دیکھنے پر شانزہ بے اختیار جھینپی تھی۔ وہ اسے یوں تک رہا تھا جیسے کتنے سالوں سے اسے دیکھا نہ ہو۔ وہ اس کا شوہر تھا۔۔۔ وہ شانزہ ناصر نہیں تھی اب !شانزہ امان تھی۔ وہ اسے اچھا لگا تھا مگر وہ ظلم بھولی نہیں تھی اور نہ بھول سکتی تھی۔ وہ کہانیوں کے ان کرداروں جیسی بلکل نہیں تھی جو محبت کرکے خود پر ہوا ہر ظلم !بھلادیتے ہیں !وہ اسے تڑپانے والی تھی !بہت جلد !شوہر تھا تو کیا ہوا !بیوی بن کر تڑپائے گی۔۔۔

کیا آرڈر کروں تمہارے لئے؟ "مسکراتا ہوا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا مگر" وہ سوچوں میں غرق تھی۔

مسز ادھر بھی دیکھ لیں !آپ کا ہی شوہر بیٹھا ہے سامنے "اس کے" یوں شوخ ہونے پر وہ چونکی ۔

جی۔۔ وہ۔میں۔۔۔نہیں بس وہ۔۔۔ "الفاظ ترتیب سے ادا نہیں ہوئے۔"

ہاں ہاں زوجہ۔۔۔ اب جلدی سے آرڈر بتائیں کیا کروں آپ کے" لئے۔۔ساڑھے سات ہونے والے ہیں!"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ کرلیں اپنے لئے آرڈر !مجھے بھوک نہیں "وہ ارد گرد نظریں" دوڑاتی ہوئی بولی۔ وہ ٹھٹھک گیا۔ بھلا ایسا بھی کوئی کہتا ہے۔ اس کی آنکھوں کی پتلیاں ساکت ہوگئیں۔

میں تمہارے لئے جلدی آیا تاکہ ساتھ ڈنر کریں "چہرے پر دکھ واضح" تھا۔

جی مجھے بھوک نہیں لیکن "گود میں رکھے ہاتھوں پر نگاہیں مرکوز" تھیں۔ اس کا دل نہیں تھا آنے کا !امان کے اندر چھناکے سے کچھ ٹوٹا۔

کیا وہ اس کا دل رکھنے کے لئے بھی نہیں کرسکتی تھی؟ اوہ ہاں وہ بھول گیا تھا۔ یہ رشتہ تو زبردستی باندھا گیا تھا۔ اتنے سالوں بعد وہ پھر سے ہرٹ ہوا تھا۔ چوٹ اس بار ذیادہ گہری تھی۔ رنج و دکھ کی کیفیت میں کچھ لمحے یونہی اسے تکتا رہا۔ جیسے یہ سب ایکسیپٹ کررہا ہو۔۔ یہاں اس کی نہیں چل سکتی تھی۔ اس موقع پر وہ زبردستی کرنے کا خود بھی قائل نہیں تھا۔ اب دل اچاٹ ہوگیا تھا۔ شانزہ اگر اب خود بھی کہتی تو بھی اس کا دل نہیں چاہتا۔ وہ صرف اس کے لئے آیا تھا۔ صرف اس کے لئے! امان نے لب بھینچے اور اٹھ کھڑا ہوا۔ شانزہ نے آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا۔

چلو"قریب آکر اس کا ہاتھ نرمی سے اپنے ہاتھوں لیا اور باہر نکل گیا۔"

وہ اس کے یوں اٹھ جانے پر حیران تھی اور اب سہم بھی گئی تھی۔ اس کے چھوڑے ہوئے قدموں پر قدم رکھ رہی تھی۔ امان کا دایاں ہاتھ شانزہ کا ہاتھ تھاما ہوا تھا اور بایاں ہاتھ کوٹ کی جیب میں تھا۔ وہ دونوں پارکنگ ایریا میں داخل ہوچکے تھے۔ اکادکا لوگوں کے سوا یہ حصہ خالی تھا۔ تیز ہوا کی وجہ سے اس کا ڈوپٹہ سر سے کھسک گیا تھا

اور زلفیں لہرا رہی تھیں۔ وہ دوسرے ہاتھ سے ڈوپٹہ سر پر ڈالنے کی کوششوں میں لگی تھی .دن ڈھل رہا تھا۔۔ آس پاس اندھیرہ پھیل چکا تھا۔ شانزہ کو محسوس ہوا کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے۔ وہاں موجود ایک شخص اپنی گاڑی سے ٹیک لگائے اسے سر تا پیر دیکھ رہا تھا۔ اس شخص کی اس حرکت سے امان لاعلم تھا۔ شانزہ نے سہم کر غیر ارادی طور پر امان کے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کرلی۔ امان نے گاڑی کے قریب جاکر اس کا ہاتھ چھوڑا۔ اس کے لئے گاڑی کا دروازہ کھولا تو وہ سنبھل کر بیٹھ گئی۔ امان نے دروازہ لاک کیا اور دوسری طرف سے دروازہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ پورا راستہ سکوت کا عالم رہا۔ نہ وہ بولی اور نہ امان نے کچھ کہا۔ شانزہ کو لگا اس سے کچھ بہت غلط ہوگیا ہے۔ وہ سنجیدگی اور سپاٹ لہجے لئے ڈروائیو کررہا تھا۔ اسے امان سے اب خوف محسوس ہورہا تھا۔ اس کے تیور نارمل نہیں تھے۔ اس سب میں بھی وہ اس کی عزت کرنا نہیں بھولا تھا۔ وہ شوہر تھا۔اپنی عزت کی عزت کرنا جانتا تھا۔ گھر آنے پر اس نے ہارن دیا۔ چوکیدار نے بڑھ کر دروازہ کھولا۔ شاہ منزل میں گاڑی داخل کرکے گاڑی پارک کی۔ وہ

گاڑی سے اتری نہیں۔ وہ جانتی تھی وہ ہی اس کے لئے دروازہ کھولے گا۔ امان گاڑی سے اتر کر اس کی طرف آیا۔ دروازہ کھول کر اس کے اترنے کا انتظار کرنے لگا۔ اس نے اپنا ڈوپٹہ سنبھالا اور سہارا لے کر اتری۔ امان نے دروازہ بند کرکے اس کا ہاتھ تھاما اور جلدی سے اسے لے کر اندر بڑھا۔ شانزہ کے دل میں خوف پیدا ہوا۔ کیا وہ کمرے لے جاکر اس پر غصہ کریگا؟ چیخے گا؟ دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔ وہ اس کے پیچھے کھنچتی ہوئی جارہی تھی۔ ٹیرس پر کھڑے زمان نے امان کے تاثرات بھی دیکھے تھے اور شانزہ کا چہرہ۔ یقیناً یہ دن دونوں کا اچھا نہیں گزرا تھا وہ بھاگتے ہوئے نیچے کی جانب بڑھا۔ کہیں امان شانزہ سے برا رویہ اختیار نہ کرے۔ وہ سیڑھیاں اتر کر لاؤنج میں داخل ہوا۔ سامنے سے امان بھی شانزہ کو تھامے داخل ہوا تھا۔ وہ زمان کی موجودگی سے لاعلم تھا۔ شانزہ کا ہاتھ لاؤنج میں داخل ہوتے ہی چھوڑدیا تھا اور خود تیزی سے سیڑھیوں کی جانب بڑھا۔ زمان پر ایک نظر ڈال کر کر وہ اوپر چلاگیا۔ شانزہ اور زمان دونوں ہی حیران کھڑے تھے۔ وہ شانزہ کو کمرے میں لے کر نہیں گیا تھا ورنہ امان اسے اپنی موجوگی میں کمرے

سے بھی باہر نہیں نکلنے دیتا تھا۔ اپنی آنکھوں کے سامنے رکھتا تھا۔ رات کے وقت گارڈز اکادکا ہوا کرتے تھے ایسے میں شانزہ چاہے تو گھر سے جاسکتی تھی۔۔۔ یہی وجہ تھی جو وہ اسے اپنی آنکھوں کے سامنے ہی رکھا کرتا تھا اور آج نہ تو وہ اسے غصہ سے کمرے میں لے کر گیا۔ شانزہ کو پانچ منٹ پہلے تک اپنی جان بچانا مشکل لگ رہا تھا اب وہ خود لاؤنج میں ششدر کھڑی تھی۔ زمان نے سیڑھیوں کی طرف امان کو چڑھتے دیکھا جو اب کمرے میں جاچکا تھا۔ شانزہ کی پلکیں کانپیں اور وہ نظریں جھکا گئی۔ زمان نے اس کے تاثرات بھی بخوبی دیکھے تھے

کچھ بہت برا ہوا ہے یقیناً "زمان نے اسے گھورا۔ وہ جھکی ہوئی نظریں" اور جھکا گئی۔

.کیا ہوا ہے؟؟ "وہ کسی قسم کی رعایت نہیں کرنے والا تھا"

"زمان بھائی وہ۔۔۔"

کافی بنا کر گارڈن میں آؤ تم "زمان نے اس کی بات کاٹ کر اپنا حکم" جاری کیا اور ایک لمبی گھوری دے کر باہر نکل گیا۔ وہ لبوں کو چباتی کچن کی طرف بڑھ گئی۔

-*

کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے دروازہ بند کیا لیکن شانزہ کے لئے لاک نہیں لگایا۔ پورا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا تھا۔ دل کی تکلیف جان لے رہی تھی۔ رنج کی کیفیت سے کوٹ اتار کر پھینکا اور واچ نکال کر بیڈ پر اچھالی۔ ٹائی ڈھیلی کر وہ بیڈ پر گرنے کے انداز میں اوندھا لیٹ گیا۔ ہر چیز سے دل اوچاٹ ہورہا تھا۔ اس نے سختی سے آنکھیں موندلیں۔ تکیہ اٹھا کر اس کے نیچے سر رکھ لیا۔ کتنے ارمان لئے وہ سب کاموں کو پرے رکھ کر گھر آیا تھا۔ اچانک اسے کچھ یاد آیا تو اپنی جیب تلاشنے لگا۔ اس نے لال ڈبی جیب سے نکالی۔ لیٹے لیٹے ہی ہاتھ بڑھا کر لیمپ چلایا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ لیمپ کی پیلی لائٹ کے سامنے اس نے ڈبی کھول کر اندر موجود چمکتی رنگ دیکھی۔ یہ انگوٹھی

وہ اس کے لئے ہی لایا تھا۔ انگوٹھی میں چمکتا ہیرے کا نگ لگا تھا۔ مگر اب دل اتنا اوچاٹ ہوگیا تھا کہ اسے دیکھنے کا بھی دل نہیں کررہا تھا! اس لئے اس نے انگوٹھی واپس ڈبی میں رکھ دراز میں ڈال دی،لیمپ بند کیا اور کروٹ لیلیا۔ وہ آج کے دن کو پھر سے سوچنا چاہتا تھا۔

یہ لیں "احترام سے کافی گارڈن میں رکھی ٹیبل پر رکھی۔ چھوٹی ٹرے" میں دو کافی کے کپ سجے تھے

بیٹھو "سنجیدگی سے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ سامنے رکھی کرسی پر ٹک گئی۔" بالوں میں ہلکا سا کیچر لگا تھا۔ زلفیں چہرے پر آرہی تھیں۔ اس نے بالوں کو رول کرکے جوڑا بنالیا۔

اب بتائیں کیا ہوا تھا؟ "اس نے کافی اٹھا کر لبوں سے لگاتے ہوئے" پوچھا۔

زمان بھائی وہ۔۔۔ ایسا ہے کہ شاید میری ہی غلطی تھی "وہ پل بھر میں نگاہیں جھکا گئی۔

اچھا۔۔۔ تو بتاؤ ہوا کیا تھا "کافی ٹیبل پر رکھ کر سینے پر ہاتھ باندھے۔"

وہ انہوں نے مجھ سے پوچھا تھا کہ میں کیا آرڈر کرنا چاہوں گی !مگر" میں نے۔۔۔ میں نے کہا کہ مجھے بھوک نہیں لگی اور اگر وہ اپنے لئے آرڈر کرنا چاہیں تو کرسکتے ہیں۔۔۔"

"پھر؟"

انہوں نے کہا میں تمہارے لئے آیا تھا تاکہ ساتھ ڈنر کر سکیں۔ میری" ہی غلطی تھی !ان کا چہرہ مرجھا گیا تھا۔ وہ دلبرداشتہ ہوگئے تھے"۔

وہ تم سے محبت کرتا ہے شانزہ !اگر میں اپنی بات نہ کروں تو اس" شخص کو کبھی محبت نصیب ہی نہیں ہوئی۔ ہم نے اپنی ماں سے محبت کی مگر وہ مرگئی۔ ہم نے اپنے باپ سے محبت کی تو باپ نے خودکشی کرلی۔۔۔ کیا یہ سب نارمل ہے؟ دو جانیں گنوا بیٹھے ہم !اسے محبت پر سے ہی یقین اٹھ چکا تھا۔ لیکن اسے جب سے تم سے محبت ہوئی گویا رنگ ڈھنگ ہی بدل گئے !وہ ہنسنے لگا تھا !میں نے اسے بدلتے دیکھا ہے شانزہ "!وہ دکھ سے بولا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ کے ماما بابا کیا؟؟؟ "اس کی گفتگو سن کر ہی شسدر ہوگئی تھی" اور وہ خاموش۔

"ہم چودہ سال کے تھے جب ہماری ماں دم توڑ گئی اور اس کے آٹھ دن بعد بابا نے ان کے غم میں آکر خودکشی کرلی۔ اس وقت سے ہم دونوں ہی تنہا ہیں شانزہ "شانزہ کا ہاتھ بےاختیار دل پر گیا۔۔

"!مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا یے زمان بھائی"

کیا تم چاہتی ہو یہ داستان میں دہراؤں؟ "وہ تکلیف سے آنکھیں میچتا" ہوا بولا۔

میں جاننا چاہتی ہوں "وہ اثبات میں سرہلاتی ہوئی بولی۔ زمان نے" بےدلی سے سر جھٹکا۔

مجھ سے ماضی نہیں دہرایا جاتا بار بار شانزہ !لیکن میں تمہیں سب" بتاؤں گا !امان کو جاننے کے لئے تمہارہ یہ جاننا بھی بہت ضروری ہے "!وہ اس کے سامنے ہر بات رکھتا رہا۔ ہر اذیت اپنی زبان سے سنائی۔ جاننا اور سنانا الگ الگ کیفیت ہوتی ہیں۔ سنانے کے لئے ظرف بھی چاہیے ہوتا۔ آواز بھیگ جاتی ہے اور گال تر ہوجاتے ہیں۔ پھر دل میں ٹھیس بھی اٹھتی ہیں۔ اس نے سب اس کے گوش گزار کردیا۔ شانزہ کا دل ہول اٹھ رہا تھا۔ اس نے نظریں پھیر کر شاہ منزل کو دیکھا تھا۔ صبح کے وقت جتنی خوبصورت لگتی تھی رات کے وقت اتنی خوفناک لگ رہی تھی !شانزہ کے دل پر ایک بوجھ سا پڑا۔ اس نے واقع آج اچھا نہیں کیا تھا امان کے ساتھ!

بابا چلے گئے مگر ان کے خون کے چھینٹے اپنے نشان چھوڑ گئے۔ ماما" بھی چلی گئی !سب ہمیں چھوڑ گئے شانزہ !اب ہمارے پاس ہمیشہ کی طرح ہمارا خدا ہے "!۔

زمان بھائی "وہ ذرا رک بولی۔"

"جی"

اس ساری داستان میں آپ کے مطابق قصور کس کا تھا؟ اپنا خیال" ظاہر کریں "شانزہ نے آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کیا۔

شاید دادی کا !مسز سمیع "وہ کچھ سوچ کر بولا۔"

نہیں زمان بھائی !آپ نے جو کچھ مجھے سنایا ہے اس کے مطابق سب" کی غلطی برابر تھی !تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی !ایسا نہیں ہوسکتا کہ آپ کے دادا کی کوئی غلطی نہ ہو !ایک عورت کو گھر میں بیٹھے بیٹھے کیسے اپنے خوش حال گھر ،شوہر اور بچوں کو چھوڑنے خیال آسکتا ہے؟ کچھ ہوا ہوگا !ایسا کچھ جسکا علم منہاج بابا کو بھی نہیں معلوم ہوگا۔ انہوں نے ڈائری دس سال کی عمر میں گھر کی پریشانیوں اور ذہنی اذیتوں شروع ہونے کے بعد لکھنا شروع کی تھی !ایسا نہیں ہے !وہ کسی

وجہ کے تحت گئی ہونگیں !مگر اس سب کے بیچ وہ دس سال کا بچہ آگیا !وہ ذہنی اذیتوں اور تکلیفوں کا شکار ہوگیا !وہ خود بھی ذہنی بیمار ہوگیا !ماں باپ کی زندگی کا ایک غلط فیصلہ نسلیں بھی خراب کرسکتا ہے !منہاج بابا پر اپنے ماں باپ کے فیصلے اتنے بھاری پڑگئے کہ وہ سہہ نہیں پائے !اور پتا ہے کیا زمان بھائی؟ انہوں نے سمیع صاحب سے طلاق لے کر اپنی الگ دنیا تعمیر کی !یہ وہ جملہ ہے جو مجھے آپ کی بتائی ہوئی کہانی سے پتا چلا۔ لیکن ہمیں اس میں بھی ایک طرفہ کہانی پتا ہے !بغیر کسی وجہ کہ عورت گھر نہیں چھوڑ سکتی !اس صورت میں تو بلکل بھی نہیں جب لو میرج ہوئی ہو !ہوسکتا تھا کوئی وجہ ہو جس سے ان کا دل دکھا ہو !جس کا علم منہاج بابا کو نہ ہو "!اس کی بات ہر زمان واقعی سوچ میں پڑ گیا۔

ٹھیک کہہ رہی ہو "!وہ اعتراف کرتا ہوا بولا۔"

مجھ سے بہت بڑی غلطی ہوگئی زمان بھائی !مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے" تھا"وہ شرمندہ تھی۔

شانزہ !امان کی حالت ٹھیک نہیں ہے !وہ پیار کی زبان سمجھتا ہے !تم" جتنا شور مچالو یا اس پر چلا کر اسے بتاؤ کہ اس نے جو کیا غلط کیا تو وہ کبھی نہیں مانے گا !لیکن یہی کام محبت سے اپنی طرف ڈھالنے کے بعد کہو گی تو وہ شاید مان لے !وہ راتوں کو اٹھ کر تکلیفوں کا شکار ہوتا ہے !اسے خواب بہت تنگ کرتے ہیں۔ اسے بے جان چیزوں میں بابا کا عکس دکھتا ہے اور وہ ڈر جاتا ہے !بابا ایسے تو نہیں تھے جیسے اسے نظر آتے ہیں !مثال کے طور پر اگر میں تمہیں اچھا سمجھوں گا تو تم میری سوچوں میں اچھی آؤ گی !اور تمہیں غلط سمجھوں گا تو میری خیالوں میں بھی غلط ہی آؤ گی !میں اسے بہت جلد ڈائری دینے والا ہوں !تاکہ وہ پڑھے!"

آپ چاہتے ہیں میں ان سے محبت بھرے لہجے میں بات کروں؟" ہمدردی کروں؟ محبت کروں؟ اور اپنے اوپر کیا ہوا ان کا ہر ظلم بھول جاؤں؟ اپنے اوپر کیا د۔۔۔۔۔۔ "زمان نے جلدی سے اس کی بات کاٹی۔

کس نے کہا بھول جاؤ؟ آواز اٹھاؤ !ضرور اٹھاؤ !مگر ابھی اٹھانے کا" فائدہ نہیں !اسے پیار کی مار مارو شانزہ !اس کو تنگ کرو کہ تمہیں !گھمانے لے کر جائے !اسے محسوس کرواؤ کے تم محبت کرنے لگی ہو اسے ٹھیک تم ہی کرسکتی ہو !میں اس کا غصہ صرف قابو کرسکتا ہوِ مگر ٹھیک تم کرسکتی ہو !اور جب اسے یقین ہوجائے تو وہ تم سے ہر بات شیئر کرنے لگے لگا۔ اس سب کے درمیان مین اسے ڈائری پڑھنے کا بھی کہوں گا اور وہ ضرور پڑھے گا !وہ جلد ٹھیک ہوجائے گا !اس کے بعد اس کا گریبان پکڑلینا !الفاظوں سے آگ لگادینا۔ تب وہ واقعی بےبس ہوجائے گا اور کچھ نہیں کرپائے گا !وہ تمہارے آگے کمزور ہوجائے گا اور اگر جانا چاہو تو۔۔۔۔ "آگے کے الفاظ زمان کے لیے ادا کرنا مشکل ہورہا تھا۔

چلے جانا "بلآخر کہہ ہی دیا۔"

شانزہ نے اس کی بات غور سے سنی تھی۔

"کیا یہ سب کام کرے گا؟"

ہاں !اس سے وہ ٹھیک بھی ہوجائے گا !مجھے اس کے لئے دکھ ہے"

لیکن میں ایک لڑکی پر ظلم ہوتا بھی نہیں دیکھ سکتا !وہ ٹھیک ہوجائے گا

مگر تمہارے جانے کے بعد ٹوٹ بھی جائے گا !تم جانا چاہو تو جاسکتی

ہو! یہ زندگی تمہاری ہے"

شانزہ کو امان کے لئے تھوڑا اچھا بھی لگا کہ وہ ٹھیک ہوجائیں گے!

میں جارہی ہوں پھر !انہیں تنگ کرنے "وہ مسکرا کر کہتی ہوئی کمرے"

کی طرف بڑھ گئی۔

ابھی؟ اس وقت؟ "وہ قدرے حیران ہوا۔ زمان نے وقت دیکھا رات"

کے تین بج رہے تھے۔

جی زمان بھائی "زمان کے لبوں پر مسکراہٹ رینگی اور انگرائی لیتا ہوا"

اٹھ کھڑا ہوا۔

*--

*-

اس نے کمرے میں داخل ہوتے ہی لائیٹس جلائیں۔ وہ اوندھا منہ تکیہ

منہ پر رکھے گہری نیند میں تھا۔ شانزہ نے ہلکا سا تکیہ اوپر کیا۔ سوتے

ہوئے وہ کسی معصوم بچے کی مانند لگ رہا تھا۔ شانزہ کو اپنی غلطی کا پھر احساس ہوا۔ اس نے اپنے لب کچلے۔

ذرا ذرا ڈر بھی لگ رہا تھا لیکن اسے یقین تھا کہ وہ اسے کچھ نہیں کہہ سکتا!

اماں "اس نے اماں کے بازو سے ہلایا مگر وہ گہری نیند میں تھا۔ شانزہ" نے ہمت نہیں چھوڑی اور اسے اٹھانے لگی۔ تھوڑی دیر بعد اماں نے کسمسا کر آنکھ کھولی۔ آنکھ کے کھلتے ہی اسے شانزہ کا چہرہ نظر آیا تو وہ چونک اٹھا۔

تم؟ "لہجے میں صاف بے یقینی تھی۔"

جی میں "وہ اس کے قریب بستر پر بیٹھ گئی۔ وہ اب تک شاک تھا۔"

مجھے جانا ہے گھومنے "اماں کو لگا اسے سننے میں غلطی ہوگئی ہے۔"

"کیا کہا؟"

مجھے جانا ہے گھومنے "!وہ ضدی لہجے میں بولی۔ اماں متحیر ہوا اسے" دیکھ رہا تھا۔

تت۔تم ٹھیک ہو؟ "اس کا ماتھا چیک کیا جسے شانزہ نے جھٹک دیا۔"

مجھے جانا ہے باہر !لانگ ڈرائیو پر !مجھے لے کر چلیں !سمندر دیکھنے"
چلتے ہیں اٹھیں "شانزہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھانا چاہا۔
شانزہ وقت دیکھو بہت رات ہورہی ہے "وہ اب بھی بےیقین تھا۔"
"!مجھے نہیں پتا !آپ کو مجھے لے کر جانا ہی پڑے گا"
میں تمہیں لے کر گیا تھا لیکن۔۔۔۔ "اس نے رنج و دکھ کی کیفیت"
سے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔
ہاں لیکن مجھے ابھی جانا ہے امان !اگر آپ لے کر نہیں گئے تو میں"
ناراض ہوجاؤں گی"!اس نے امان کا ہاتھ ہر نرمی سے اپنا ہاتھ رکھا۔
امان کو لگا وہ یہ سب خواب دیکھ رہا ہے۔ اس نے آنکھیں پھاڑ کر اسے
دیکھا۔ یہ سب حقیقت میں ممکن نہیں تھا پھر کیسے؟ ایک رات اسے
کیسے تبدیل کرگئی؟
مجھے نہیں لے کر جائیں گے؟" آنکھوں میں چمکتے دو جگنو کے ساتھ"
کہتی وہ امان کا دل لوٹ گئی۔
جاؤ دو شالیں نکالو وارڈروب سے اور گاڑی کی چابی لادو مجھے "وہ خوشی"
سے چیخ پڑی اور وہ اسے دیکھ کر مسکراتا رہا۔

*--
--*

یہاں بہت ٹھنڈ ہے نا امان؟ "وہ سردی سے ٹھٹھرتی ہوئی بول رہی" تھی۔

شال صحیح سے اوڑھو تاکہ ٹھنڈ نہ لگے "وہ اس کی شال اس کے گرد" پھیلاتا ہوا بولا۔

ٹھیک ہی تو لیکن یہاں تو بہت سردی ہے! لگتا ہے شال سے کام" نہیں چلنے والا "وہ نفی میں سرہلاتی بولی۔ امان نے اسے یوں ٹھٹھرتے دیکھا تو اس سے رہا نہ گیا اور اپنی شال اتار کر اس کے گرد پھیلادی۔

کیا کررہے ہیں امان یہ آپ کی شال کے! آپ کو ٹھنڈ لگ جائے" گی "!وہ شال اتارنے لگی مگر امان نے سختی سے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ لئے۔

کیا کررہے ہیں یہ "وہ اس کی آنکھوں میں جاگتی اس کی کیفیت سمجھنے" لگی۔

"!تمہیں سردی لگ جائے گی شانزہ !میری فکر مت کرو"

"میرا ہاتھ چھوڑیں مجھے شال اتارنے دیں آپ بیمار ہوجائیں گے امان"
وہ اپنے ہاتھ چھڑانے لگی جسے امان نے مضبوطی پکڑ رکھا تھا۔
نہیں میں نہیں چھوڑوں گا !بس ایسی کھڑی رہو اور ویسے بھی مجھے" زیادہ سردی نہیں لگ رہی ہے "شانزہ کی آنکھیں دیکھ کر وہ اسے یقین دلارہا تھا۔ شانزہ اسے شاک ہوئی دیکھ رہی تھی۔ اس نے اثبات میں سرہلایا تو مسکرا کر امان نے اس کے ہاتھوں سے گرفت ڈھیلی کردی۔
یہ کتنا خوبصورت ہے نا امان؟ وہ دیکھو سورج ابھر رہا ہے۔۔۔ "وہ" بلکل سامنے ابھرتے سورج کو دیکھ رہی تھی جو آہستہ آہستہ اپنی شکل دکھا رہا تھا۔

ابھرہا ہے دل میں یہ خدشہ لے کر کہ اسے اب غروب بھی ہونا" ہے "وہ گہری نظروں سے سامنے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا
"ہر عروج کو زوال میسر ہے امان"

! صحیح کہتی ہو !مگر مجھے لگ رہا ہے میں زوال سے عروج پر جارہا ہوں"
میری بیوی مجھے لفٹ کروانے لگی ہے "امان نے شرارت کی۔ شانزہ کھل کر ہنسی۔

تو اس بیوی کی قدر کریں "وہ اس کا ہاتھ تھام کر اس کی کندھے سے" سر ٹکا گئی۔

وہ تو میں بہت کرتا ہوں "اس کی پیشانی کو چوم اس کی زلفیں پیچھے" کیں۔ شانزہ سرخ ہوگئی۔

میری زندگی ایک رات میں تبدیل ہوجائے گی مجھے اس کا علم نہیں" تھا "وہ حیران تھا!اب تک!۔

شانزی نے اس دیکھا اور مسکرادی۔

شانزہ کیسے؟ "اسے دونوں ہاتھوں سے تھام کر اپنے سامنے کھڑا کیا۔"

سورج کی طرف شانزہ کی پیٹھ ہوگئی۔

مجھے نہیں معلوم !میں نے ٹھیک نہیں کیا نہ کل؟ مجھے ایسا نہیں کرنا" چاہیئے تھا "چہرے پر دکھ واضح تھا۔

کوئی بات نہیں امان کی جان !کچھ نہیں ہوتا۔ تم امان کی بیوی ہو تم" پر یہ شوہر سے معافی تلافی جچتی نہیں "!امان نے اسے خود کے قریب کرکے سینے سے لگالیا۔ شانزہ کی پلکیں بےاختیار جھک گئیں۔ وہ محبت کرنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔ مگر محبت ہورہی تھی۔ محبت ہونے کا مطلب قطعی یہ نہیں تھا کہ ماضی بھلا گئی۔۔۔۔

شانزہ آسمان پر پھیلتی شفق دیکھو "امانے نے آسمان کی جانب اشارہ کیا۔"

بے حد خوبصورت "وہ خود کو کہنے سے روک نہ پائی۔"

بلکل تمہاری طرح "!امان بھی خود یہ بات کہنے سے روک نہیں پایا" تھا۔ شانزہ نے رخ موڑ کر امان کو دیکھا اور کھلکھلا دی۔ وہ الٹے قدموں سے اس سے ایک قدم پیچھے جا کھڑی ہوئی۔

تم پیچھے کیوں کھڑی ہو؟ "وہ مڑا۔"

ایسے ہی آپ کے پیچھے کھڑا ہونا اچھا لگا "امان کے لئے ایک خواب" سا ہی تھا۔ اس نے اس کا ہاتھ تھاما اور اپنے سے ایک قدم آگے کھڑا کردیا۔

تم میرے آگے کھڑے ہوا کرو !امان کی بیوی اس کے آگے کھڑے" ہوگی زندگی کے ہر میدان میں "!شانزہ نے مڑ کر شوہر کو دیکھا تھا۔ وہ محافظ تھا اس کا !کل وہ اس کے چھوڑے ہوئے قدموں پر قدم رکھ کر چل رہی تھی اور آج امان اپنی بیوی کے چھوڑے ہوئے قدموں کے !پیچھے چل رہا تھا۔ یہ کیا تھی؟ ایک لفظ محبت !اپنی زندگی یہیں تمام کی گھر چلنا ہے یا یہاں اپنا گھر بنالیں؟ "وہ آنکھ مارتا ہوا اب اسے چھیڑ" رہا تھا۔

"میرے دل چاہ رہا ہے کہ یہیں رہ جاؤں !اس منظر میں کھو جاؤں" وہ جھومتے ہوئے بولی۔ امان نے جو لفظ غور سے سنا وہ "کھونا" تھا۔ رنگت فق ہوگئی اور تیزی سے اس کے قریب آیا۔

آؤ شانزہ گھر چلتے ہیں "اس کی پیشانی چومتا ہوا بولا اور اس کا تھام کر" مڑنے لگا۔

ہم کل بھی آئیں گے؟ ٹھیک ہے؟ "اس کا چہرہ اپنی طرف کرتے" ہوئے وہ دھیرے سے بولی۔

"کل؟"

ہاں اگر آپ نے میری بات مانی تو ہی جاؤں گی میں ورنہ میں یہیں" کھڑی رہوں گی "وہ سینے پر ہاتھ باندھ کر بچوں کی طرح کھڑی ضد کرنے لگی۔

تم جہاں جہاں بولو گی ہم وہاں وہاں جائیں گے مسز شانزہ "اس نے" مڑ کر اسے دیکھا۔۔۔ ڈھیر ساری محبت اس کی آنکھوں میں صرف اس کے لئے تھی۔ اتنی محبت تھی تو یقیناً اعتبار بھی ہوگا۔ ایک دم اسے اس کا اعتبار کا آزمانے کا خیال آیا۔ وہ اس کے قریب آئی اور پیار سے دیکھنے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"امان؟"

"جی"

آج شاپنگ کرنا چاتی ہوں میں "اس کے کندھے کو کے ہاتھوں سے" جھاڑتے ہوئے بولی۔

او ہو آج شاید ممکن نہیں !آج میٹنگ ہے میری "وہ منہ لٹکا کر" بولا۔

مگر مجھے آج جانا ہے نا !میں خود چلی جاؤ پلیزز "وہ معصومیت سے"

اجازت مانگنے لگی۔

نہیں اکیلے نہیں "وہ تیزی سے نفی میں سر ہلانے لگا۔"

"آپ کو لگتا ہے میں بھاگ جاؤں گی؟ آپ کو اب بھی لگتا ہے؟"

امان نے نفی میں سرہلایا۔

نہیں شانزہ !اب کیوں لگے گا مجھے یہ ڈر!؟ "مسکراتے ہوئے اس کے"

رخسار چھوئے۔

یا مجھ پر اعتبار نہیں ہے؟ محبت کی تو پہلی شرط ہی اعتبار ہوتی ہے "

نا؟ "شانزہ کا دل یہ کہتے ہوئے سکڑا تھا یعنی وہ بھی اس پر اعتبار نہیں

کرتا تھا۔

مجھے تم پر اعتبار ہے شانزہ۔۔۔ میں اس لئے نہیں جانے دینا چاہتا"

"کیونکہ مجھے ڈر لگتا کہ تمہیں کچھ ہو نہ جائے ! تمہیں نقصان نہ پہنچے

شانزہ نے اس کے چہرے پر خوف کی لکیریں دیکھی تھیں۔ وہ اس پر

اعتبار کرتا تھا مگر اس کی طرف سے خوفزدہ بھی تھا کہ اسے کوئی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نقصان نہ پہنچادے !وہ اس کا شوہر تھا !یہ سب اسی پر ہی جچتا تھا۔

سورج آدھے سے زیادہ ابھر گیا تھا۔ روشنی ہر سمت پھیل چکی تھی۔

کچھ نہیں ہوگا مجھے امان !میں پہلے بھی جاتی تھی پلیزز !ڈرائیور کے" ساتھ ہی جاؤں گی !مجھے جانے دیں۔۔۔ "آنکھوں میں دو آنسو بھی آ گئے تو وہ ہار مان گیا۔

ٹھیک ہے !مگر جانے سے پہلے مجھے کال کر کے اطلاع دو گی کہ تم" جارہی ہو اور جگہ کا نام بھی بتاؤ گی !ٹھیک ہے "اس کے دونوں گال اس نے بہت پیار سے کھینچے۔۔ وہ خوش ہوگئی بلکل بچوں کی طرح!

تھینک کیو سو مچ امان !آئیں گھر چلتے آپ کو آفس بھی جانا ہوگا "وہ" اس کا ہاتھ تھامتی گاڑی کی جانب بڑھنے لگی اور اس کے پیچھے اسے پیار سے تکتا ہوا آنے لگا۔ زندگی اس کی یکدم بدل چکی تھی !اور اب اسے زندگی سے بھی محبت ہورہی تھی۔

*---
--*

میں جارہی ہوں یونیورسٹی "!نفیسہ کو سر تا پیر دیکھتے ہوئے اطلاع"
دے کر وہ ناصر صاحب کے ساتھ باہر نکل گئی۔
ہاں رمشا جاؤ اوپر فاطمہ سے بھی پوچھ آؤ کہ اگر اسے جانا ہے کالج تو"
میں اسے بھی چھوڑدوں !بیچاری اکیلی کہاں جائے گی "ناصر صاحب رمشا
کو تاکید کی۔

یہ پیشکش اپنی بیٹی کو بھی دیدیتے جو کبھی رکشہ یا کالج بس چھوٹ"
جانے ہر بسوں کے دھکے کھاتی تھی۔ وہ بھی تو اکیلے جاتی تھی جب
جب میں چھٹی کرتی تھی۔ میں بھی جاسکتی ہوں"۔ وہ جو بیگ تھامے
سیڑھیاں اتررہی تھی ان کی بات ہر طنز کرنے لگیم
کتنی بدتمیز ہوگئی ہو تم؟ بدلحاظ "وہ غصہ سے لال ہوئے۔ وہ خاموشی"
سے پاس سے گزر کر باہر نکل گئی۔ رمشا کچھ نہیں کہہ سکتی تھی۔
کیونکہ ابھی اسے فاطمہ کو جال میں پھنسانا تھا۔ اسے عدیل کا ہونا تھا اس
سب فاطمہ سے بڑھ کر اس کی مدد کوئی نہیں کرسکتا تھا۔

*--

--*

وہ نیند لے کر ابھی اٹھی تھی۔ کمرے میں کوئی نہیں تھا !امان آفس جاچکا تھا۔ موبائل کھول کر وقت دیکھا تو دوپہر کے تین بج رہے تھے۔

وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔

مجھے شاپنگ پر جانا ہے "اسے جھٹکے یاد آیا اور وہ وارڈروب کی جانب" بھاگی۔

یا خدایا۔۔ "وارڈ روب سے کپڑے نکالے اور ساتھ امان کی دی" ہوئی چادر بھی۔ شکر تھا کہ کپڑے پریس تھے۔ وہ کپڑے ہاتھ میں تھامے باتھ روم بھاگی۔

پندرہ منٹ بعد شاور لے کر نکلی اور جلدی سے بالوں کو تولیہ میں لپیٹے۔ وارڈ روب کی دراز میں سے ٹاپس اور پتلی سی چین نکال کر گلے میں پہنی۔ ڈرائیر سے بال خشک کیئے۔ وارڈ روب سے سینڈل نکال کر جلدی جلدی پہنی اور جب سنگھار میز کے سامنے کھڑی ہوئی تو یاد آیا کہ سنگھار کے لئے آئینہ نہیں لگا ہوا۔

اندازے سے فیس پاؤڈر ہلکا سا لگایا اور لپ اسٹک لگاتی چادر کو اچھی طرح پھیلا کر باہر نکلی۔۔۔

اتنی جلدی میں تھی کہ موبائل اور پرس لینا بھول گئی۔ یاد آنے ہر ماتھے پر ہاتھ مار کر کمرے سے موبائل اور پرس لینا امان کو کال ملائی۔

پہلی ہی بیل پر امان نے کال اٹھالی۔

"ہیلو مسز"

ہیلو امان !میں جارہی ہوں شاپنگ پر ٹھیک ہے اور میں مال کا نام"

"ایس ایم ایس کردیتی ہوں !ٹھیک ہے؟

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیوی جلدی میں لگ رہی ہے "وہ دوسری جانب ہنس رہا تھا۔"

ہاں میں بہت دیر سے اٹھی ہوں !اب میں جارہی ہوں !زمان بھائی"

"بھی آفس میں ہیں کیا؟

"جی ہاں اور ابھی میٹنگ چل رہی ہے تو سب کے ساتھ بیٹھا ہے"

میٹنگ چل رہی ہے؟ یا اللہ !سوری امان میں نے ڈسٹرب کردیا "اسے" افسوس ہوا۔

تمہاری وجہ سے امان شاہ ڈسٹرب کبھی نہیں ہوسکتا !دھیان سے جانا" " !اور کوئی مسلہ ہو تو مجھے کال کرنے میں کوئی دریغ نہیں کرنا

ٹھیک ہے ٹھیک ہے اللہ حافظ "وہ فون تھامے باہر کی طرف بھاگ" رہی تھی۔

اور ہاں سنو سنو !اپنی تصویر بھی بھیجنا کیسی لگ رہی "!شانزہ سرخ" ہوئی۔

استغفراللہ !ٹھیک یے ٹھیک ہے اللہ حافظ "اس نے کال کاٹ کر" موبائل پرس میں رکھا۔

شہنواز لالا ڈرائیور سے کہیں گاڑی نکال لے "اس نے چادر پہن کر" سر تا پیر خود کو مکمل ڈھانپا ہوا تھا۔

اچھا بی بی۔۔۔ اوئے سلیم گاڑی نکال بیگم صاحبہ کو جانا یے "شہنواز" نے سلیم کو آواز لگائی تو وہ اثبات میں سرہلاتا چابی لیتے ہوئے آیا۔

حیرت ہے آپ نے اس بار مجھے روکا نہیں شہنواز لالا "وہ ہنس کر" بولی۔

کیونکہ دادا بتا کر گئے تھے "وہ مسکرا کر بولا تو وہ بھی ہنس دی۔"

کچھ مسلہ ہو تو آپ گھر کے ٹیلیفون ہر کال کرلے گا "شہنواز نے" اسے تاکید کی

جی ضرور !اور ہاں شہنواز لالا وہ کمرے میں آئینہ تو لگوادیں بھائی" ہونگے !اب تک نہیں لگا "وہ کہتی ساتھ گاڑی میں پیچھے کا دروازہ کھول کر بیٹھی۔ شہنواز اس کے اس انداز پر زور سے ہنسا۔

جو آپ کا حکم !اب آپ کے آنے سے پہلے ہی یہ آئینہ لگ جائے گا" شانزہ بی بی "وہ ادب سے مسکرا کر بولا تو شانزہ کے چہرے ہر تبسم پھیلا۔ سلیم نے گاڑی اسٹارٹ کی۔ شہنواز نے قریب آکر دراوزہ مضبوطی سے بند کیا۔

اللہ حافظ "وہ زور زور سے شہنواز کو ہاتھ ہلانے لگی۔ شہنواز کا قہقہ" گونجا اور وہ بھی جواباً ہاتھ ہلانے لگا۔

یا خدایا یہ معصوم سی بچی "!وہ دل دل میں خود سے بولا اور ہنس دیا۔"

*---

-*

بجنے والے تھے۔ زمان وقت دیکھتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔ ۵

اماں میں ذرا باہر سے پیٹ کی آگ بجھا کر آرہا ہوں "!اماں نے اسے" گھورا۔

"!تین گھنٹے پہلے ہی بجھائی تھی"

تو وہ تو ناشتہ تھا نا اب کھانا کھاؤں گا "!وہ دانت دکھاتے ہوئے بولا۔"

"بجے ناشتہ پھر آفس آکر دو بجے ناشتہ پھر اب کھانا کھاؤ گے؟ ۹"

بھنویں اچکا کر پوچھا۔

جی بلکل !یہ میٹنگ میرے بغیر بھی اچھی چل رہی ہے خیر میں چلتا" ہوں !ایک آدھ گھنٹے تک آجاؤں گا "زبردستی اس کا ہاتھ ملاتا وہ باہر نکل گیا۔

*---

--*

اس نے ایک ہی دکان سے ڈھیر ساری چیزیں خریدیں۔ آج پہلی بار اسے جو پسند آیا وہ اسے ہاتھ میں رکھی ٹوکری میں ڈالتی رہی۔ کچھ پرنٹڈ جوڑے اور کاسمیٹیکس لئے۔ اسے لال رنگ کی لپ اسٹک کا ایک شیڈ بے حد پسند آیا۔ اس نے وہ اٹھا کر اپنی ٹوکری میں ڈال دیا۔ یہ دکان اتنی بڑی تھی کہ ضرورت کی سب چیزیں وہ یہاں سے لے سکتی تھی۔ اسے مردوں کے حصہ میں موجود ایک واچ بے حد پسند آئی۔ اس نے وہ اماں کے لئے خرید لی۔ کچھ پرفیومز اماں اور اپنے لئے اٹھائے اور کاؤنٹر پر آگئی۔ پیسے دینے کے لیے پرس کھولا تو یاد آیا کہ اماں سے پیسے تو لئے ہی نہیں تھے۔ اس کی جان نکل گئی۔ ایکسکیوز کرتی وہ سائیڈ پر آئی اور اماں کو کال ملائی۔۔

اماں پیسے تو دیئے ہی نہیں آپ نے !میں لینا بھول گئی پیسے "وہ" روہانسی ہوگئی۔

او مائی گاڈ اب کیا ہوگا چچچچ "اماں نے افسوس کیا۔"

ایسا مت کہیں بہت بے عزتی ہوگی ورنہ !میں کیا کروں اماں "!وہ رونا" شروع ہوگئی۔

شانزہ رومت پرس کھولو اور کریڈٹ نکال لو میری جان !میں نے صبح" آفس جانے سے پہلے ہی تمہارے ہینڈ بیگ میں ڈالدیا تھا اپنا کریڈٹ کارڈ "وہ شرارتی انداز میں کہتا ہنسا۔

افو ہو !مجھے ڈرا دیا۔۔ میرا دل حلق میں آگیا۔۔۔ "اس نے دل تھاما۔"

"ارے ارے آرام سے شانزہ امان !کچھ ہو نہ جائے آپ کو"

اچھا جی سنیں میں جارہی کاؤنٹر میں کریڈٹ دینے۔۔۔ اللہ حافظ فون" رکھ رہی ہوں "کہتے ساتھ فون رکھا اور کاؤنٹر میں پیسے جمع کروا کر باہر آگئی۔ جتنا سامان اس نے خرید لیا تھا اس کے بعد اور کی گنجائش نہیں تھی۔ ایک ہاتھ سے موبائل پر کچھ ٹائپ کرتے دوسرے ہاتھ میں سامان تھامے وہ مال کے واشروم والی سائیڈ سے نکل رہی تھی۔ یہاں رش نہیں تھا۔ ایک دو لوگ تھے جو جا چکے تھے۔ بس ایک لڑکا جو سامنے کھڑا تھا اس کی شانزہ کی طرف پیٹھ تھی۔

ایکسکیوزمی۔۔ ٹیک آ سائیڈ پلیز "!شانزہ نے اس لڑکے کو کہا تو وہ" پیچھے مڑا۔۔ اسے دیکھ کر شانزہ کی سانسیں تھم گئیں۔ رنگت تبدیل

ہونے وقت بھی نہیں لگا۔ وہ سامنے کھڑا شخص اسے خونخوار نظروں سے دیکھ رہا تھا، حقارت بھری نظروں سے

او ہو شانزہ امان کھڑی ہیں یہاں !کیسی ہیں محترمہ آپ کسی کی زندگی اجاڑ کر؟ ہاتھ میں تھامے بیگز دیکھ کر لگ رہا ہے بہت ساری شاپنگ بھی کی ہے "اس کے تھیلوں سے بھرے ہاتھ کو کٹیلی نظروں سے دیکھا۔

"تمہاری ہمت کیسی ہوئی میرے ساتھ محبت کا ڈھونگ رچانے کی؟ کسی اور کے ساتھ گلچھڑے اڑاتی پھر رہی تھی اور اب اس سے شادی بھی کرلی واہ !یو نو واٹ مجھے اب سمجھ آئی۔۔۔ وہی میں بولوں کہ کوئی لڑکی اس طرح بیوفائی تو نہیں کر سکتی۔۔ مجھے نہیں پتا تھا تم اتنی لالچی ہوگی کہ صرف پیسوں کے لئے کسی مرد کے ساتھ چکر چلاؤ گی "چٹاخ کی آواز شانزہ کے چہرے پر عدیل کا ہاتھ پڑنے سے آئی تھی۔ شانزہ ششدر ہوئی۔

بدکردار شانزہ "!یہ لفظ اسے چھلنی کرگئے۔ اس کے آنسو بہنے لگے۔"

وہ اس سے جان چھڑاکے بھاگی۔۔ بیگ ہاتھ سے چھوٹ گئے اور پرس وہیں پر گرگیا۔ رخسار پر ہاتھ رکھے وہ اندھا دھن بھاگ رہی تھی۔ وہاں پر موجود لوگ حیرانی سے اسے دیکھنے لگے۔ وہ کسی سے بری طرح ٹکرائی تھی۔ وہ جو کوئی بھی ہڑبڑا کر پیچھے مڑا۔ شانزہ اس سے ٹکرا کر اس کے قدموں میں گری تھی۔

تم؟ کیا ہوا ہے؟؟؟ رو کیوں رہی ہو شانزہ اٹھو "زمان نے اسے پکڑ کر اٹھایا۔

زمان بھائی "وہ چیخ چیخ کر رونے لگی۔"

کیا ہوا کچھ بتاؤ۔۔ رکو تم۔۔ تم اپنے چہرے پر کیوں ہاتھ رکھی ہوئی ہو؟ "اس نے کہہ کر اس کا ہاتھ اس کے چہرے سے ہٹایا۔ پانچ انگلیوں کے نقش اسکے چہرے پر چھپے ہوئے تھے۔

کس نے مارا ہے بتاؤ "وہ غصے میں دانت پیس کر بولا۔"

ع۔عدیل "وہ ہکلائی۔ لفظ بے ترتیب ہوئے۔ سانسیں ہچکیوں کی وجہ سے رکنے لگی تھیں۔ یکدم زمان کا چہرہ غضب ناک ہوا تھا۔ اس کا ہاتھ

پکڑ کر وہ اسے لے کر آگے چلنے لگا جہاں سے شانزہ آئی تھی۔ عدیل اب بھی وہی کھڑا تھا۔

ہاتھ کیسے لگایا شانزہ کو "اس کا گریبان پکڑتے ہوئے وہ چیخا تھا۔"

او تو امان صاحب آئیں ہیں "وہ استہزیہ انداز میں بولا۔"

میں زمان ہوں !اس کا جڑواں بھائی !شکر ادا کرنا چاہئے کہ امان نہیں "ہے ورنہ تو زمین سے دس فٹ نیچے ہوتا!"

او ہو تو اس کا ایک بھائی بھی ہے "لہجے میں طنز نظر آرہا تھا۔"

میری بہن کو ہاتھ کیسے لگایا "وہ دھاڑا تھا اور پیچھے کھڑی شانزہ سسکتے ہوئے زمان کو روک رہی تھی

"یہ لڑکی میری منگیتر تھی!"

یہ لڑکی میرے بھائی کی بیوی ہے "دانت پیس کر اس کا کالر کھینچا تھا۔"

.یہ پہلے میری تھی "!عدیل نے دانے پیس کر کہا"

!یہ کبھی بھی تیری نہیں تھی۔میرے بھائی نے نکاح کیا کے اس سے" تیرا نکاح ہوا تھا شانزہ سے جو کہہ رہا ہے تیری تھی؟ وہ امان سے پہلے اپنے باپ کی تھی !تو منگیتر تھا !اور منگیتر کوئی حق نہیں رکھتا جب

تک نکاح نہ ہوجائے !اور تیرا نکاح ہوا نہیں !وہ پہلے اپنے باپ کی عزت تھی اور اب میرے بھائی کی عزت ہے !ہاتھ کیسے لگایا میری بہن کو "وہ غرایا۔

ہاں مارا ہے میں نے وہ بھی اپنے دائیں ہاتھ سے "وہ زمان کا ظرف آزمارہا تھا۔ زمان کو تو گویا آگ لگ گئی۔

لگتا ہے تو مار بھول گیا ہے !ہمارے آدمیوں نے جس طرح کوٹا تھا نا" تجھے سب بھول گیا ہے تو !میرا دل چاہ رہا ہے تجھے یہیں پر مار مار کر ختم لیکن نہیں میں نہیں ماروں گا "شانزہ منہ پر ہاتھ رکھ رونے لگی۔

شانزہ مارے گی "اس نے کہا اور پیچھے ہٹ کر شانزہ کو آگے کیا۔ " مارو اسے "شانزہ ہکا بکا کھڑی زمان کو دیکھنے لگی جو عدیل کو مارنے کا کہہ رہا تھا۔

"زمان بھائی۔۔۔ "وہ یہ کیا کہہ رہا تھا۔ "گھر چلیں چھوڑدیں"

!کیا چھوڑدیں!؟؟؟؟؟ اگر تم نے نہیں مارا شانزہ تو میں ماروں گا اسے" اور امان کو بھی اطلاع دیدوں گا۔ میری بہن پر ہاتھ اٹھانے والا بچ کر

تو نہیں جائے گا "!اس کے تیور خطرناک حد بگڑے ہوئے تھے۔ وہ سہم گئی۔

جس گال پر مارا تھا اسی گال پر مارو !ابھی"وہ عدیل کو پکڑے ہوا تھا۔"

مگر عدیل جانتا تھا وہ ایسا نہیں کرسکتی۔ شانزہ نے ایک نظر ان کو دیکھا اور ایک نظر عدیل کو۔۔۔

اسے پانچ منٹ پہلے والا عدیل کا تھپڑ اپنے چہرے پر محسوس ہوا۔۔۔

اس کا الزام محسوس ہوا اس کی سانسیں غصے سے پھولنے لگی۔ اس کا ہاتھ اٹھا اور عدیل کے چہرے پر نشان چھوڑ گیا۔ ایک ٹھنڈ سی اترتی محسوس کی شانزہ نے اپنے دل میں۔۔۔ اب وہ واقعی امان شاہ کی بیوی بن گئی۔

عدیل بے یقینی سے اسے دیکھنے لگا۔

تم نے مجھے تھپڑ مارا شانزہ؟ "عدیل کی آنکھوں میں حیرانی۔"

ہاتھ کیسے اٹھا شانزہ امان پر "!وہ اتنی زور سے چیخی کہ مجمع جمع ہوگیا۔"

زمان کو تو واقعی شانزہ پر یقین نہ آیا۔

میں شانزہ ناصر نہیں ہوں !شانزہ امان ہوں اور سامنے والے بندے" کو اس کی اوقات دکھائی آتی ہے مجھے !یہ لڑکی سوائے اپنے شوہر کے کسی کے سامنے نگاہیں نہیں جھکاتی۔ اور کیا کہا تھا عدیل جاوید تم نے؟ میں بدکردار ہوں تو کیا تم مرد ہو جو لڑکی پر ہاتھ اٹھا کر اپنی مردانگی دکھا رہے ہو !مجھ پر میرے شوہر نے آج تک ہاتھ نہیں اٹھایا اور تم سمجھتے ہو میں کسی اور کا ہاتھ خود ہر برداشت کروں گی سوائے اپنے باپ کے؟؟؟ میں کسی اور کا ہاتھ کیسے برداشت کرسکتی ہوں؟ اگر تم مرد ہوتے تو امان شاہ سے پنگا لیتے امان شاہ کی شریکِ حیات سے نہیں !عورت کبھی بھی کمزور نہیں ہوتی عدیل جاوید !عورت کا منہ بند کروانے کی کوشش مت کرنا۔۔۔ اور ہاں مجھے بدکردار کہا تم نے؟ منہ سے میرے لئے بدکردار نکلا کیسے؟ "اس نے اپنا ہینڈ بیگ کھینچ کر اسے مارا۔ وہ بےیقین سا اب بھی اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ کھڑا تھا۔

!میں کیوں دوں صفائیاں؟ میں مجرم نہیں ہوں !چلیں زمان بھائی" ہمیں بہت کام بھی ہیں اور مجھے بھوک بھی لگی ہے !گھر میں کھانا تیار ہے !اور ہاں میرے دلعزیز شوہر کو بھی کال ملادیں کہ وہ بھی ساتھ

کھانا کھائیں۔ چھوڑدیں اس کو ہم کتوں کے منہ نہیں لگتے "منہ پھیر کر اسے ایسے دیکھا جیسے گندی سڑی لاش بلکل ویسے جیسے ماضی میں عدیل نے شانزہ کو دیکھا تھا۔ زمان خوشگوار حیرت سے اسے چھوڑ کر دور ہٹا۔ یہ بلکل بے یقینی والی بات تھی۔ زمان نے نیچے ہڑے شاپنگ بیگز کو اٹھایا اور اس کے ساتھ چلنے لگا۔ زہر بھری نظر عدیل پر ڈال کر وہ مڑ گئی۔

بائی دا وے زمان بھائی آپ کا یہاں کیسے آنا ہوا؟ "وہ ایسے پوچھ رہی" تھی جیسے کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔

میں تو کھانا کھایا آیا تھا۔۔ سوچا آفس سے قریب ہے یہاں سے کچھ "چھوٹا موٹا کھالوں"

اوہ اچھا !اور سنیں امان کو کال نہ ملادے گا خدا کا واسطہ ہے "اس کی" بات پر زمان زور سے ہنسا۔۔۔

ہائے میری بہنا کیا کام کر دکھایا۔ پراؤڈ آف یو شانزہ باجی "وہ ہنسا تو" وہ بھی کھلکھلادی۔

وہ دونوں پارکنگ ایریا میں آگئے۔ سلیم سامنے کھڑا تھا گاڑی کے پاس۔

میں آفس جارہا ہوں !اور دعا کرنا میرے منہ سے کچھ نہ نکلے !اپنے" منہ پر میرا بھی بس نہیں۔۔۔ اللہ حافظ "اسے گاڑی کے پاس چھوڑ کر وہ اپنی راہ ہولیا۔

اب تو شانزہ کو بھی یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ سب اس نے کیا کیسے۔۔۔ ایک خواشگوار حیرت نے اسے گھیرے رکھا تھا اور وہ سارے راستے اس واقعے کو سوچنے والی تھی۔

(جاری ہے)

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Songs|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پراپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کرواناچاہیں تواردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کااستعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریرایک ہفتے کے اندراندرویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئےاوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کااستعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews